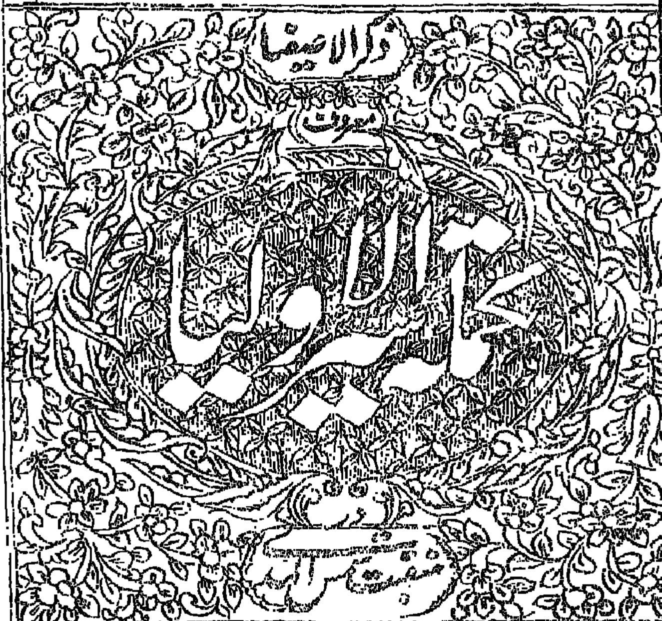
عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ

کتاب مجاہدانہ انتساب کہ بہ فیوض واہتداء نفع بخش طالبان باصدق وصفا الموسوم بہ



من تصنیف سید عارفان کامل قدوۂ محققان واصل مظہر اسرار احد حضرت شاہ محمد اکبر داناپوری

در مطبع رضوی واقع دہلی مطبوع شد

قیمت فی جلد

فہرست کتب نایاب موجودہ مطبع رضوی جنار خیر خواہ عالم دھلی

تفسیر معالمات الاسرار معروف تفسیر حضرت شاہ جی
تمام قرآن مجید کی عجیب غریب تفسیر للعہ

افضل الفوائد ملفوظ حضرت محبوب الٰہی جمع کردہ امیر خسرو

سیر العارفین مع نقشہجات مقامات متبرکہ حضرت جمالی رح
کی تصنیف ہے جو قبولیت میں نہایت معتبر و مشہور کتاب ہے اسمیں
بزرگان چشت و سہروردیہ کے حالات من ابتدائے حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رح تا بہ حضرت چراغ دہلی و دیگر
بزرگان مثل حضرت سید جلال بخاری و حضرت بہاؤالدین
زکریا ملتانی وغیرہ کی سوانح عمری مفصل طور پر درج ہے
اور مصنف نے اپنی سیر و سیاحت و ملاقات ہمعصر بزرگان کا ذکر
بھی ضمن میں کیا ہے اصل کتاب باضافہ ۲۲ نقشوں مقامات
متبرکہ کے طبع ہوئی ہے قیمت ۱۰؍

بحر الحیات مصنفہ حضرت محمد غوث رح مشتمل بر دہ باب فارسی
باب اول در معرفت عالم صغیر باب دوم در معرفت تاثیرات عالم
باب سوم در معرفت حقیقت وغیرہ و ملک باب چہارم در معرفت
ریاضت و جوگیوں کی حالات آں باب پنجم در معرفت ابیاء والنسائی
و ارواح وہم دراہیات آں باب ششم در معرفت جوگیوں کی جسد
و محافظت آں باب ہفتم در معرفت وہم باب ہشتم در معرفت فنا
جسد و ظاہر شدن علامات مرگ باب نہم در بیان تسخیرات
روحانیاں باب دہم در حکایات جوگیان عالم قیمت ۲ مجلد ۲؍

جواہر خمسہ مع حسن الاعمال مشتمل اعمال و ادعیہ مجربہ
حضرت محمد غوث گوالیاری رح و فوائد حسینیہ متکلہ جواہر خمسہ
جسمیں فوائد رباعیات حضرت سلطان ابو سعید ابو الخیر رح و
سلب امراض و استخراج کواکب متعلقہ اعمال وغیرہ درج ہیں ۱۲

مرقعہ شریف حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رح جسمیں جمالی
رحمانی اعمال و ادعیہ مجربہ و فوائد و نقوش عجیب و غریب اسرار حسنیٰ قیمت

مجموعہ رسائل متبرکہ یہ اردو کے بارہ رسالے ہیں جسمیں
معب النبی مولانا فخر الدین رح و صراط السالکین ترجمہ آداب الطالبین
حضرت شیخ محمد چشتی و سلسلہ بزرگان چشت معہ تذکرہ شمائل
سوانح حضرت خواجہ عبد الخالق عجدوانی رح و گلدستہ
غوثیہ فیوض القادری مشتمل بر چہل و یک فیض. تحقیق الارواح
حالات حضرت خواجہ بزرگ معہ خلفاء و اولاد آنحضرت
خواجہ مقامات فقر و گلدستہ قصائد بہار چشت وغیرہ شامل ہیں ۔
قیمت کل مجموعہ ۱۲؍

روح الارواح ترجمہ ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہارونی

مفتاح العاشقین ملفوظ حضرت روشن چراغ دہلی اور تفسیر

کلمات طیبات جسمیں حضرت غوث پاک و مظہر جان جاناں
شاہ ولی اللہ رح و شاہ غلام علی رح و قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے
مکتوبات ملفوظات وغیرہ درج ہیں قیمت عہ

اسرار ربانی ترجمہ نفس رحمانی قیمت ۳؍

لمعات حضرت قطب جمال ہانسوی قیمت ۲؍

صد کلمہ چہار یار چہار اصحاب رض کے سو سو کلمہ مع ترجمہ

غلط نامہ تکملہ شریف سیر الاولیاء مرتبہ فقیر نجم الدین احمد پوری ملتانی متولی خانقاہ شریف
و نبیرہ حضور حضرت مصنف صاحب کتاب ہذا مقام ملتان شریف محلہ قاضیاں ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۲ھ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵	۱۵	پس	بسن	۱۴۷	۸	مراد	مرد
۲۹	۱۸	دہن رہے	دہب رہے	۱۵۶	۲	فصل چہارم	وصل چہاردہم
۲۹	۱۹	شب خمیس	شب خمیس پنجشنبہ	۱۵۶ حاشیہ	۲۴	بوده	توجہ
۳۷	۱۳	ہشتاد و ہشت	ہشتاد و ہفت	۱۵۸	تا آیتہ		
۴۰	۷	میر	پیر	نشانی صفحہ	۱۶ ۱۳	وصل سیزدہم	وصل چہاردہم
۴۴	۱۳	بانکے	باندکے	تمام ۱۶۶ پر حاشیہ	تا آیتہ ۳	وصل سیزدہم	باب دوم
۵۱	۱۴	نستہ	بستہ	۱۷۰	۶	تکمل	مکمل
۵۷	۱۱	ستاباو	بلاد	۱۷۷	۱۰	تتی	نبھی
۵۹	۶	ست ہفتم	بیست ہفتم	۲۰۵	۱	تقوع	تطوع
۶۳	۳	خال	حال	۲۰۵	۱۵	ابن من	ربیب من
۷۰	۱۰	فیوض الحکم	فصوص الحکم	۲۰۶	۸	پچیرے شیب	چچیرے سے سط
۷۳	۶	کمایت بنی	کما یشتہی	۲۱۰	۱۸	پیداوہ	پیداوار
۹۶	۱۷	میدارد	میدار	۲۱۲	۱۰	پس	واپس
۱۰۰	۷	بود	نبود	۲۱۶	۱۴	بہ دار	پہ دار
۱۱۴	۱	کیبت	کنت	۲۱۶	۱۳	رنگلذار	زنگلذار
۱۲۶	۲۱	کہ فلاتی	کہ فلان	۲۲۱	۲	بنی غامر	بنی عامر
۱۳۴	۲۰	و ملافی	و ملاذی	۲۳۲	.	عرض حضرت ابو الحسین شیخ ابو القاسم عبید بتاریخ ۱۲ جمادی الثانی غلط درست صحیح ۲ جمادی الاول ۲۳۵-۲۳۲-رمضان شریف سنہ ۱۳۱۹ حضرت شیخ حضرت شیخ ابی عبد اللہ خفیف سہروردی تاریخ کردہ شود	
۱۴۰	۱	متعبر	متحیر				
۱۴۲	۳	پنجبار	پنجپار				

سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ نظامیہ

شجرہ گل محمدیہ

اللہ محمد

حق موجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علی محمدن الذی کان علیاً فی ذاتہ حسناً فی صفاتہ واحداً فی تجلیاتہ ابا الفضل
فی افادتہ ابراہیم فی تسلیمہ سدید الدین فی محبتہ امین الدین فی شریعتہ علو الدین
فی مقاربہ ابا اسحاق فی حقیقتہ قدوۃ الدین فی رسالتہ ناصر الدین فی ولایتہ ابا یوسف
فی وجاہتہ مودوداً فی خلقہ شریفاً فی نسبتہ مقتدی اہل عرفان فی معرفتہ
معین الدین فی صداقتہ قطب الدین فی احکامہ فرید الدین فی رضائہ۔
نظام الدین فی اسرارہ نصیر الدین فی ابرارہ کمال الدین فی تعظیمہ سراج الدین
فی رضائہ علم الدین فی امتہ محموداً فی سیرتہ جمالاً فی صورتہ حسناً فی افعالہ محمداً فی
احوالہ یحییٰ فی احیاء القلوب کلیم اللہ فی القلوب والطور نظام الاسلام والمسلمین
فی ارشادہ محمد فخر الدین فی خلقہ وجیہہ نور محمد فی انوارہ محمد عاقل فی احکام
شریعتہ سلطان محمود فی معرفتہ گل محمد فی صداقتہ محمد شریف فی ابرارہ
تاج محمود فی اسرارہ محمود بخش فی رضائہ۔ الٰہی بکرامت و عزت خاکپاء
دردمندان گل محمد و محمود بخش عاقبت و عافیت ابن الامین الیشان محمد
نجم الدین سجادہ نشین احمد پوری و محمد سیف الدین و جمیع پیرادران
و جمیع اہل اسلام گردان آمین ثم آمین۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۹۳ ہجری

سلسلهٔ عالیهٔ چشتیه نظامیه

شجرهٔ مکمل محمدیه منظوم

حق موجود

بسم الله الرحمن الرحیم

الهی نور ایمانم عطا کن / بآن نوری که بخشیدی وفا کن

طفیل خواجهٔ سردار عالم / محمد مصطفی بخشای گناهم

طفیل چار یاران پیمبر / ابوبکر و عمر عثمان حیدر

طفیل شاه عالم شاه مردان / علی المرتضی و شیر یزدان

حسن با لطف فرما رحم فرما / عطا کن دولت پاینده ما

بآن خواجه حسن بصری شه دین / دل و جان دیده ام را ساز روشن

طفیل خواجه عبد الواحد شاه / ذو [illegible] توحید [illegible] را

بآن خواجه فضیل ابن عیاض هم / کرم فرما بسان [illegible] ما هم

طفیل خواجه ابراهیم ادهم / اماتم بخشی اندر [illegible] هم

بآن خواجه سدید الدین صاحب / بهر یاری عطا [illegible] غائب

بآن خواجه امین الدین بصری / بهر یاری [illegible] بصری

طفیل خواجه ممشاد / تو سازی خاطرم را شاد و آباد

طفیل خواجه بو اسحاق شامی / هر [illegible] مشهور کن [illegible] نامی

طفیل خواجه [illegible] قدوة الدین / الهی [illegible] را ساز تزیین

طفیل [illegible] الدین ابی محمد / تو سازی [illegible] حسن [illegible]

طفیل خواجه [illegible] حق و الدین / الهی [illegible] خوش آئین

طفیل خواجه قطب الدین مودود — بزودی مطلب ما ساز موجود

طفیل خواجه حاجی شریفم — بدنیا آخرت باشی حریفم

طفیل شیخ عالم خواجه عثمان — منور کن دلم با نور عرفان

طفیل خواجه شیخ المشایخ — معین الدین بشرعم دار راسخ

معین من تو باشی یا الهی — نگاهم دار ز افلاس و تباهی

طفیل خواجه قطب الدین پیرم — تو باشی در دو عالم دستگیرم

بآن خواجه فرید الدین شکر گنج — مرا از راه خود گردان گهر سنج

طفیل خواجه محبوب الله — نظام الدین ز روز لطف را شاه

الهی سربلندی بخش ما را — ز حقیقت بهره مندی بخش یا را

طفیل خواجه روشن چراغ — نصیر الدین دهلی [illegible]

[illegible] — دما [illegible] گلشن

بآن شیخ کمال الحق والدین — [illegible] آئین

بآن شیخ سراج الدین دنیا — [illegible]

طفیل شیخ علم الحق والدین — [illegible]

طفیل شیخ راجن [illegible] — [illegible]

بآن شیخ جمال الدین [illegible] — [illegible]

طفیل شیخ حسن [illegible] — [illegible]

طفیل حضرت [illegible] — [illegible]

طفیل حضرت [illegible] — [illegible]

طفیل آنکه [illegible] الله — [illegible]

طفیل آن محب [illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] وصال بست و چهارم ربیع الاول [illegible] دهلی شریف [illegible]

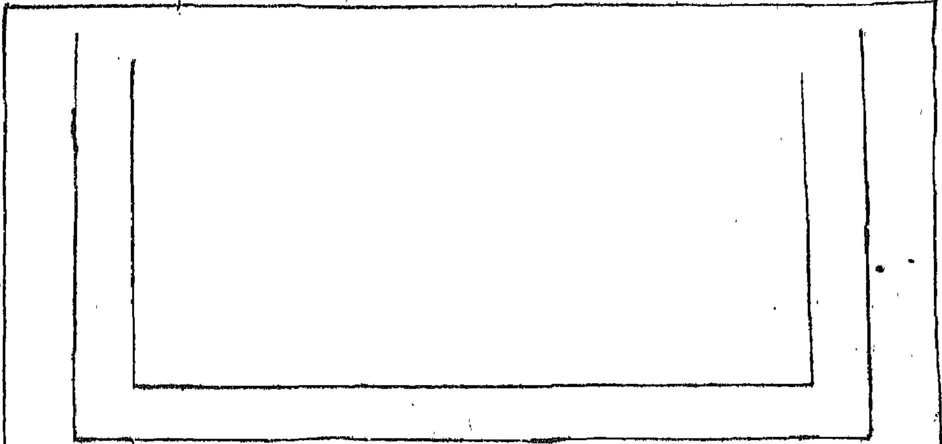
[illegible]

نظام الدین پیر اورنگ آبادی — الهی بخش مارا عیش و شادی
طفیل آنکه فخر عاشقان بود — دگر فخر زمن و فخر جهان بود
محمد شیخ فخر الدین غازی — بده در دو جهانم سرفرازی
طفیل آنکه شمس العارفین بود — دگر محبوب رب العالمین بود
همایون خواجه نور محمد — هر آن چیز منظور محمد
طفیل آنکه محبوب اله است — بملک مصر عرفان بادشاه است
چو یوسف معدن گنج معانی — همانا مخزن راز نهانی
حبیب بارگاه لایزالی — عزیز شاه و مصر لاابالی
همایون خواجه عاقل محمد — منور کن دلم از نور احمد
طفیل خواجه مقبول معبود — شه ملک بقا سلطان محمود
رفیقم باشی اندر هر دو کونین — نگه داری مرا از شر ثقلین
طفیل خواجه سلطان عشاق — ضیا بخش قلوب و نور آفاق
شه کامل محمد قطب عالم — که اسرار حقیقت راست اعلم
رهائی از خودی خود فنایم — بذات خویش گردانی بقایم
بمصباح شریعت هم طریقت — رسانی سوئے اسرار حقیقت
الهی عاقبت بالخیر گردان — طفیل انبیا و نیک مردان

الهی بکریمت و عزیت خاک راه دردمندان گل محمد و محمود بخش عاقبت و عافیت این الدین الیشان فقیر محمد نجم الدین سجاده نشین و جمیع اهل اسلام و پیر برادران پیرپهار سلسله منوریه بالخیر گردان آمین ثم آمین اللهم ارزق حبک وحب حبیبک محمد صلی الله علیه وسلم و الفقیر الکاتب خادم الفقرا محمد نجم الدین و للولد الصالحین غلام معین الدین و غلام نظام الدین زاد الله عمرهما و طلبهما آمین ثم آمین بحرمت سیدنا محمد و آله و اصحابه وسلم و مشائخین اجمعین

حضرت مولانا خواجه گل محمد صاحب رحمة الله علیه است

مطبع رضوی دهلی



بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

لا اله الّا اللّٰه المحمود فی کلّ لسان، لا اله الّا اللّٰه المعبود فی کلّ زمان، لا اله الّا اللّٰه الموجود فی کلّ مکان، لا اله الّا اللّٰه الذی لا یشغل شان عن شان، لا اله الّا اللّٰه الّذی یصلّی علی نوره السّاری فی کلّ شان بکل اٰن محمّد ن الّذی ریاض الملکوت بزهر جماله مؤنقة و حیاض الجبروت بفیض انواره متدفقة ولا شیٔ الا وهو به منوط اذ لولا الواسطة کما قیل لذهب موسوط

اوسط ایجاد جهان را واسطه / در میان خلق و خالق رابطه
شاه یا ز لامکانی جان او / رحمة للعالمین در شان او
عارف اطوار وجود جنبش کل / خلق اول روح اعظم عقل کل
علت غائی امر کن فکان / نیست غیر از ذات آن صاحب قران

صلوٰة یلیق به منه الیه و علی اٰله و اصحابه المتادبین باداب من لا یه اما بعد می گوید بے هیچ هیچمدان بے حد خاک راه دردمندان گل محمد که چون کتاب

سیر الاولیاء کالشمس فی الضیا تصنیف خلاصۂ اولاد مصطفیٰ نقاوۂ احفاد مرتضیٰ
سید محمد المعروف بامیر خورد بن سید کمال الدین احمد بن حضرت سید محمد
کرمانی قدس اللہ اسرارہم در بیان اسرار و احوال پیران چشت اہل بہشت خصوصاً
در مناقب حضرت سلطان المشائخ والاولیاء و خلفاء آن حضرت وافی و کافی
بود و زنگار وحشت و کلفت از سینۂ صافی دلان می زدود و ابواب فتوح بر روی
طالبان می کشود و سرد مزاجان را آتش شوق می افروخت و غش و کسل و کاہلی را
پاک می سوخت و سالکان گرم روندہ را بضاعت بوارق مقصود می اندوخت ؛
شعر — وصفش ز حد بیان من نیست ہا حسنش ہمہ بس دلیل و برہان ؛
و بعد ازان در ہر قرن شعبہائے شجرۂ معظمہ کہ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء است
سر فیضت و ارتفاع آنہا از اوج ثریا بلکہ از عرش اعلیٰ در گذشتہ ـ و دُرِ دریای
حقیقت گشتہ یعنی مشائخ خلف نامدار کہ از سلف کبار یادگار اند و ہر یک در محبت حق
جل و علا آفتابے بودہ است و در اتباع جناب حضرت رسالت مآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم از مقام محبت ترقی کردہ بمقام محبوبیت رسیدہ اند خصوصاً شیخنا
و مرشدنا مسند نشین صدق و صفا قطب المشائخ والاولیاء سلطان المشائخ ثانی کامل مکمل
حضرت شیخ قاضی محمد عاقل قدس اللہ سرہ کہ این خاک راہ دردمندان زمان
رحوق در سلک غلامان آن شاہنشاہ منسلک گشتہ و تا وصال آن شیخ کامل کہ
نہایت سن شباب غلام بود بہ نسیم صحبت صوری و معنوی ایشان غنچۂ دل پژمردہ
را آب حیات میداد و تا دور قیامت الٰہی جاری باد بالنون والصاد ـ خواست کہ
از فوائح و روائح نسیم ملفوظات آنحضرت دماغ مستفیدان را معطر گرداند و از شعلۂ
شوق آن قبلۃ الواصلین دودی با فلک ساند و احوال مشائخ سابقہ ازین
حضرت را تا حضرت شیخ کمال الدین علامہ برخے مذکور گرداند و تذکرہ خلفاء

شیخ خود خصوصاً سراج الواصلین قبلة العاشقین سید المحبوبین حضرت سلطان الملة
والدین محمود رضی الله تعالی عنه که این خاک راه دردمندان نواخته و از خاک برداشته
اوست نیز بر طلب از دلپس بسبب این داعیه و نزدے چند در گوشهٔ نشستم و اخ صالح
محمد یوسف بن محمد یعقوب بن محمد اسحاق بن ابراهیم عفی عنهم را برای ترقیم
همراه گرفتم و بعجالته هرچه عبارت از یاد خود یا از کتب معتبره می گفتم حرف بحرف
بے کم و کاست می نگاشت و در تهذیب ترکیب و تزیین سین و شین پرداختم و این رساله
را بذکر الاصفیا فی تکمله سیر الاولیاء در منقبت شمس الهدی موسوم ساختم و این
کتاب مشتمل است بر یک مقدمه و دو باب و یک خاتمه مقدمه متضمن است
بر دو تبصره تبصرهٔ اول در حلیه مبارک جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم
تبصرهٔ دوم در ذکر اسامی خواجگان چشتیه مع تاریخهای وصال آنها
تا حضرت چراغ دهلوی رضی الله تعالی عنهم
باب اول در ذکر چهارده مشائخ محفوظ الهی که قدم بر قدم چهارده معصوم اند
در چهارده وصل چون هریک شیخ را با دیگر اتصال هست بلکه بمنزلهٔ تفصیل و اجمال است
لهذا بجای فصل لفظ وصل مرقوم شده
باب دوم در ملفوظات حضرت قبله و شیخی رضی الله عنه
خاتمه در فوائد اعراس مع ذکر آنها در یکجا و بالله التوفیق و هو نعم الرفیق
مقدمه مشتمل بر دو تبصره تبصرهٔ اول در حلیه مبارک آن سرور کائنات
مفخر موجودات سید المرسلین محبوب رب العالمین احمد مصطفی محمد مجتبی صلی الله علیه وآله وسلم

شعر

بلغ العلی بکماله ٭ کشف الدجی بجماله ٭
حسنت جمیع خصاله ٭ صلوا علیه و آله ٭

کاسۂ سر مبارک آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ بود و موی سر مبارک دراز
مستوی و نہ سخت ملتوی یعنی پارۂ پیچیدگی و دوتائی داشت تا بناگوش تا مابین بناگوش
و دوش تا دوش ہر سہ مروی است و آن برحسب اختلاف در مقادیر قصر اختلاف
احوال است یعنی عدم دہان و امتشاط و عدم امتشاط است و حلق موی سر ازان سرور جز
در حج و عمرہ نیامدہ و آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم موئے سر را یک مدت سدل
کردہ بود یعنی فرو می ہشت از جوانب راس و من بعد فرق کرد و آن عبارت از
بر شگافتن موئہاست از پیشانی تا تارک چنانچہ خطے پیدا آید و آن خط را مفرق
نامند و نزد علماء ہر دو جائز است با مزید استحباب در جانب فرق و نزد
اکثر محدثین خضاب موی ازان سرور ثابت نشدہ وجہ تاول روایت ابن
عمر را کہ در صحیحین واقع شدہ است کہ دید موئہای آنسرور را ملون بلون زرد تا
تاویل کنند و گویند مراد ازان شستن موست بزعفران کہ در تنظیف مو دخل
دارد و بروایت انس آن چند موی سفید منقسم بود در راس و صدغین و عنفقہ و در
بروایت ابوجحیفہ عبیدہ منحصر در عنفقہ و بروایت دیگر از انس آن ہمہ موئے
سفید زیادہ از ہفدہ و ہیژدہ موی نبودہ است و بروایت امیر المومنین عمر رض
قریب بیست و بروایت جابر رض برزیادتی از بیست کان اذا دہن لم
یتبین و وجہ مو آن سرور صلعم گرد بود یا نحوے از استطالۃ کہ ناشی از سیلان
خدین و نافی تکلثم و اطہام است تکلثم عبارت از قصر ذقن است کہ مستوجب حال
تدویر و اطہام پر برآمدن رخسارہا را گویند و این ہر دو از قاعدہ حسن بیرون
اند و روی مبارک آنحضرت صلعم را سطوت و لمعان و لطافت و ملاحت بر کمال بود

شعر

قرین الملاحۃ حسنۃ | و الشمس صار قرینۃ

صلی علیہا النہا صاحب مواهب اللدنیه می گوید که چون سر و رسینه آنحضرت
نمود ه میشد وجه منور او مانند آئینه و نموده میشد تمثال در و دیوار در روی آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم ؎ برون آورسراز بردیمانی ٭ که روی تست صبح
زندگانی ٭ و بر جبین مبین آن سرور کائنات هرگاه شکن مے افتاد هر شکن چون ماه نو
مینمود ؎ مهوشان چون نه بدیدار تو حیران باشند ٭ هست روشن بجهان آئینه
سیمائے تو - اما لون شریف وے باتفاق جمهور سپید بود مشرب بحمرة و امّت
وحمرت که در بعض روایات آمده مراد از آن همان حمرت است و اطلاق اسمر بر
ابیض مشرب در عرب شائع است اذا کانت الحمرة مشبعًا و جبین مبارک
روشن و وسیع بود و حواجب دراز و کشیده و خمیده و موہائے حواجب ابلج
مجتمع و بین الحاجبین برہنه مطلق نبود موے چند داشت بنظر بدان اگر
مقرون الحاجبین گویند گنجایش دارد و در مفصل حاجبین رگے بود باریک
که بنگام خشمناکی متحرک میگشت چشمان منوره مبارک آنحضرت منور نمود و بتر
و کشیده تر بود و برآمدگی و فرورفتگی و تد و یر از چشمان منور آنحضرت منفی
است و سپیدی چشم مایل بحمرت بود مراد از آن حمرة رگهای سرخ است که در
سپیدی چشم نمودار باشد و آن را بزبان عرب اشکل العین خوانند و سیاهی
چشم مبارک بر کمال بود مژگان دراز و لبها و پلک سرمه ناک مینمود با عدم
استعمال سرمه و یکسان مے دید آنحضرت در شب تاریک و در روز روشن
نیز از قدام و خلف و مے دید آنحضرت در ره و ترکواکب ثریا را ؎
دران نرگسین حرف کان مازاغ داشت ٭ نگه چشم او کحل ما زاغ داشت
و نظر مبارک او بسوئے تحت بیشتر می بود که آن بحیا و تواضع اقرب
است و نظر بسوے آسمان مخصوص زمان ورود وحی می بود و سامعه شریف

او نیز احکام بصر داشت و انف شریف آنحضرت از مجمع الحاجبین هموار و سائل بود
با نوعی ارتفاع در وسط و دهن شریف آنحضرت وسیع و ملیح بود و دندان مبارک
درست و تمام تابان و درخشان بودند در میان دندانهای پیش فرجهای دقیق
بود که لون و ضیاء دندانهای شریف دران لامع می بود و لبهای مبارک باریک و نرم
بود و بشاشت و انبساط و تبسم بر چهرهٔ مبارک آنحضرت همیشه ملازم بود و لحیهٔ مبارک
آنحضرت انبوه دار و بزرگ بود و چنانکه فرو میگرفت سینه را و از طول و عرض موی
که خارج ضبط میبود میگرفت و در جانب طول مائل بارسال بود این چنین محفوظ و
مشهور آمده است از شوارب آنچه بر لب میرسید میگرفت و سبالها را معترض
نمیشد و در حلق و ترک عنفقه که مراد ازین موی لب زیرین است چیزی بصریح معلوم
نشد ولیکن ظاهر ترک آنست و هم چنین موی گلو اذنین شریفین آنحضرت تام بودند
گلو و گردن مبارک افراخته و هموار و مصفا بود چنانکه گوئی گردن آهو بره مابین
منکبین آن سرور دراز بود و سینهٔ مبارک عریض مصرعه رسته سینه اش
جامی الم نشرح لک بر خوان و شکم مبارک با سینه برابر و یک لخت بود و چون
می نشست چین در شکم می افتاد و خطی بود از فوق سینه تا ناف از موی ریزه ها
و جز این خط مذکور در شکم و سینه موئی دیگر نداشت و ساعدین و کتفین و ساقین
شریف آنحضرت موی دراز بود اما نچندانکه سواد موی بیاض بدن مبارک را بپوشاند
[illegible] مفاصل آنحضرت لطیف و مطهر و مصفا بود و در بغل منور موئی چند بود
که بعد از مدتی نظف میکردند یعنی بر میکشیدند پشت مبارک پاک و صاف و
روشن مانند نقره گداخته بود در میان کتفین نزدیک کتف چپ بر غضروف
کتف چپ خاتم نبوت بود براندازه مروارید بزرگ و بعضی بیضهٔ کبوتر نیز
گفته اند لون خاتم النبوت علی الصحیح سرخ و سفید بود و گلوگون بدنه صلی الله علیه وسلم

مکتوب درو سے اللہ وحدہ لاشریک لہ و در روایتے از ترمذی آمده که بران
عضو شریف موئیها هم بود استخوانها جمیع مفاصل آنحضرت بزرگ بود دست و بازو
و ساق و ران شریف همه درست و تمام مخم و لحم بوده است و نرم و خوش بدن
که مساس را راحت می بخشید و کفهای دست و پا نرم و پر گوشت و وسیع
بود و انگشتان مبارک دراز و نرم بود و کفهائے پائے عرش سائے آنحضرت صلی
الله علیه وسلم در برابری و همواری مثل کف دست بود تا یا قسمے از خلو در میان کف پای
مبارک بود که چون بطور خود میگذاشت خلو مذکور ظاهر می شد و چون بر زمین قدم مبارک
می نهاد و می استاد آن خلو نیز نمی ماند و تمام بر زمین می چسپید لهذا در وصف شریف
مسیح القدمین نوشته اند و سبابه اصابع قدمین شریفین برآمده تر و دراز تر بود و هر دو
ساقین مبارک نسبت با عضاء کم گوشت و باریک و قامت زیبای آن سرور در
کمال اعتدال بود نه کوتاه و نه دراز و مع ذلک با هر دراز قد که برابر می استاد
یا برابر می نشست بلند و رفیع می نمود و سایه آنحضرت را نبود چنانکه حکیم ترمذی
در نوادر الاصول آورده و در رفتار آنحضرت قدم بقوت بر می گرفت و تمام
بر میداشت و هنگام وضع قدم میلان می فرمود مثل شمائل سرو در وزیدن نسیم
عرق آن سرور بحدے خوشبوئے بود که در عروسها می بردند و قطره از ان در
عطرهای آمیخته بکار می بردند و آن عطر بوے خاص میداد که هیچ شامه بخوبی و
دلپذیری آن نه بوئیده باشد و بهر خانه و کوچه که آنحضرت صلعم می گذشت تا دیر
بوئے خوش دران موضع می آمد و بول و غائط آنحضرت صلعم را زمین فرو می برد و از ان
موضع بوئے خوش خارج میشد و تناول بول و خون آن سرور بطریق تبرک از بعضے
صحابه بثبوت پیوسته است و نیز بثبوت پیوسته که شارب آن فضلات
طیبه مبارک از امراض مامون گشته و فوائح طیبه از و تا چند بطن محسوس عالمی خلق

بوده است اکثر علماء شافعیه قائل اند بطهارت فضلات آنحضرت و هکذا بعض الحنفیه و هکذا قال فی المواهب اللدنیه عرس مبارک آنجناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم را حضرت شیخ غریب پرور بتاریخ دوازدهم ماه ربیع الاول میکردند باقی تحقیق در سلسلهٔ قادریه مذکور خواهد شد ॥

تبصرهٔ دوم در ذکر خواجگان - از جناب مرتضوی تا حضرت چراغ دهلوی بطریق اجمال مع تاریخ الوصال حضرت جناب مرتضوی

شعر

مرتضائی که کرد یزدانش	همره جان مصطفی جانش ॥
هر دو یک قبله و خودشان دو	هر دو یک روح کالبدشان دو
هر دو یک در یک صدف بودند	هر دو پیرایهٔ شرف بودند
دو رونده چو اختر گردون	دو برادر چو موسی و هارون

ذکر وصال ایشان نیز در سلسلهٔ قادریه مذکور خواهد شد ॥ ॥ ॥ ॥

دیگر آن پرورده نبوت آن کان فتوت بحر علم گنج حلم متفق علیه اصحاب صدری حضرت خواجه حسن بصری رضی الله تعالی عنه وصال ایشان پنجم ماه رجب و قیل در غرهٔ ماه رجب و در آداب الطالبین تاریخ چهارم محرم نوشته اند والله اعلم بالصواب در سال یکصد و ده ۱۱۰ هجری و مرقد ایشان در بصره است دیگر آن رئیس افراد آن پیشوای اوتاد آن گنج هدایت کان ولایت قطب زمانه زاهد ماجد حضرت خواجه عبد الواحد رضی الله عنه وصال ایشان در بیست هفتم ماه صفر در سال یکصد و هفتاد و هفت هجری بود دیگر آفتاب کرم و احسان ابر نیسان جود و امتنان دُرِّ دریای حقیقة و عرفان حضرت مرتاض و فیاض خواجه فضیل بن عیاض رضی الله عنه

کنیت او ابوعلی وصال ایشان درماه محرم سال یکصد وهشتاد وهفت هجری بود [١٨٧]
مقری سوره قارعه میخواند خواجه نعره زد وجان بحق تسلیم کرد و دیگر سلطان السالکین مقرب حضرة
رب العالمین خلیفة الله فی العالم خواجه خواجگان خواجه ابراهیم ادهم رضی الله عنه کنیت
ایشان ابواسحاق ونام ایشان ادهم بن سلیمان بن منصور بلخی است ووصال ایشان در
شانزدهم [١٦] جمادی الاول وبقولے درغره شوال ونزد بعضے بتاریخ بست [٢٠] وششم ماه جمادی
الاول درسنه [١٦٢] یکصد وشصت و دو ویا بقولے یکصد وهشتاد وهفت [١٨٧] و دیگر مالک الملک
امام الفقرا سلطان الاصفیا خواجه خواجگان حضرت خواجه حذیفه مرعشی رضی الله عنه
مرعش شهریست از توابع شام کذا فی الرشیدی وصال ایشان بتاریخ چهاردهم [١٤] ماه شوال است
ودر آداب الطالبین تاریخ بست [٢٠] وپنجم ماه مذکور دیگر سلطان اهل طریقة سر حلقه واصلان
حقیقة تاج العارفین مقتدای دین ومناهج مناهج رهبری حضرت خواجه هبیره بصری
رضی الله عنه وصال ایشان در شهر دهم ماه شوال است ونزد بعضے هفتم ماه شوال وهذا
هو الصحیح دیگر شمس الفقرا بدر الاتقیا سید الواصلین سند الکاملین معزز بخلعت سروری خواجه
ابو ممشاد علو دینوری رضی الله عنه دینوری بکسر دال وفتح نون منسوب است بدینور که نام
شهریست بکوهستان درمیان همدان وبغداد وبعضی نوشته علو مختصر علاؤ الدین است بدانکه
بعضے نوشته اند که ممشاد دینوری وشیخ علو دینوری که درسلسله چشتیا است یکیاست کذا
فی تذکرة الاصفیا لیکن از نفحات شریف وسفینة الاولیا ومرآة الاسرار بتحقیق پیوسته
که حضرت شیخ علو دینوری غیر ممشاد دینوری است وصاحب سیر الاولیا علو دینوری را
کنیت ابو ممشاد نوشته است **فائده** ممشاد دینوری از اصحاب شیخ جنید است رضی الله عنه
وصال ایشان یعنی علو دینوری بتاریخ چهاردهم ماه محرم است دیگر تاج الاولیا سراج الاصفیا
ملک المشایخ بالاتفاق قطب الآفاق خواجه ابواسحاق رضی الله عنه اصل ایشان از شام
است در لطایف اشرفی آورده که حضرت خواجه علو دینوری از ایشان پرسید چه نام داری

نفحات شریف
سفینة الاصفیا
مرآة الاسرار
لطائف اشرفی

گفتند ابو اسحاق شامی گویند خواجہ فرمود ترا از امروز ابو اسحاق چشتی خوانند کہ خلایق چشت
و آن دیار از تو ہدایت یابند و ہر کہ در سلسلۂ تو خواہد آمد او را نیز چشتی خوانند کذا فی مراۃ الاسرار
وصال ایشان در چہاردہم ربیع الآخر بلذا فی السفینۃ و مراۃ الاسرار و آداب الطالبین دیگر آن
سید الابرار قدوۃ الاخیار ملک الاولیاء سلطان الاتقیاء برہان الاصفیاء محبوب بارگاہ صمد
خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رضی اللہ عنہ سرحلقۂ سلسلۂ چشتیان اند و والد شریف ایشان
سلطان فرسنافہ است مولوی صاحب مکرم امجد مولوی محمد حسین سلمہ اللہ تعالی بحقیق این لفظ
ناقل از حضرت قبلۂ عالم و عالمیان قطب دائرۂ زمان حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہاروی
رضی اللہ عنہ این چنین می آرد کہ خود بدولت فرمود کہ از حضرت مولوی صاحب و قبلہ رضی اللہ
عنہ فرسنافہ بفتح فاء و کسر راء مہملہ و سکون شین معجمہ و تاء فوقانیہ مثناۃ و فا در آخر سند
رسیدہ است و در عبد الغفور نفحات بفتح فاء اولی و فتح راء و سکون سین مہملہ و نون استادہ و فا
تحقیق مرقوم است منقول است کہ پدر ایشان را خم خانہ بود روزی فرصت یافتہ خواجہ ابو محمد
عفیف
دران درآمد و در آبستہ خمہا را شکستن گرفتند پدر ایشان را خبر کردند بہ بام بر آمد و از غایت
سنگ بزرگ بر داشت کہ از روزنہ بالای بام بر ایشان زند روزنہ فراہم آمد و سنگ بگرفت
و سنگ در ہوا معلق بایستاد چون پدر آن حالت را مشاہدہ نمود بر دست ایشان توبہ
۳۵۵
کرد و وصال ایشان در دہم جمادی الآخر کذا فی السفینۃ سال سیصد و پنجاہ و پنج ہجری قدم
مبنور ایشان در چشت است دیگر قطب المشایخ والفقراء ملک الائمہ والعلماء ملجاء اوتاد
اولیاء پیشوای خلق خدا محبوب ملک الاحد خواجہ ابو محمد بن خواجہ ابو احمد ابدال چشتی وصال
۴۱۱
ایشان در غرہ رجب سال چہار صد و یازدہ ہجری کذا فی السفینۃ دیگر اعلم العلماء سند
الاولیاء سید الاتقیاء پیشوای اہل تصوف حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ
ابن محمد سمعان است خواہرزادہ حضرت خواجہ ابو محمد بن خواجہ ابو احمد چشتی است لقب
۴۵۹
ایشان ناصر الدین وصال ایشان چہارم ربیع الآخر کذا فی السفینۃ در سن چہار صد پنجاہ و نہ

دیگر سرور مشایخ کبار بادشاه اولیاء نامدار ظل الله فی الخلائق والعالمین خواجه خواجگان
خواجه قطب الدین مودود چشتی رضی الله عنه بن حضرت ابو یوسف چشتی رضی الله عنه فرزند
ایشان حضرت خواجه احمد است که سجاده نشین ایشان شده و میگویند تا حال سجادگی در
خاندان ایشان مسلسل مے آید و در هر طبقه یک صاحب معنی از فرزندان ایشان ظاهر میشود
الحمد لله علی ذلک وصال ایشان در غره رجب سال پانصد و بست و هفت هجری و مرقد جمیع صاحبان
در چشت است دیگر قطب الاولیاء قدوة الاصفیاء ملک المشایخ والعلماء خواجه حاجی شریف
زندنی رضی الله عنه ایشان خلیفه حضرت خواجه مودود چشتی اند و سلسله چشتیه حضرت خواجه
بزرگ بایشواسطه بحضرت خواجه مودود چشتی پیوسته وصال ایشان در ششم رجب است
کذا فی سفینة و در مرآة الاسرار بتاریخ سوم و در آداب الطالبین تاریخ سیزدهم ماه مذکوره
دیگر صاحب کشف و کرامات بادشاه عالم مشاهدات خلیفه کامل حاجی شریف زندنی
حضرت خواجه عثمان هارونی هارون بفتح راء مهمله و واو مفتوحه نام مولد حضرت خواجه عثمان
است کذا نقله مولوی صاحب اکرم امجد مولوی محمد حسن حضرت قبله مهاروی رضی الله عنهم و در
اخبار الاخیار نقل از حضرت چراغ دهلوی می آرد که مولد آنحضرت هروَن است بفتح ها و افتاده
و سکون راء و فتح واو وصال ایشان در شانزدهم شوال و مرقد مبارک در مکه معظمه است کذا فی
السفینة و در مرآة الاسرار می آرد تاریخ ششم ماه شوال است در سن ششصد و بست ماه و در
آداب الطالبین پنجم ماه شوال است دیگر شیخ الشیوخ طریقة راه نمای حقیقة غوث العالمین وارث
الانبیاء والمرسلین خواجه بزرگ غریب نواز ظل الله فی الارضین حضرت خواجه معین الدین سنجری
مولد و اصل ایشان سجستان است و نشو و نمای ایشان در خراسان و پدر بزرگوار ایشان
خواجه غیاث الدین حسن است که از سادات حسینی بود و ظلمت دیار هندوستان از ماه طلعت
ایشان بنور اسلام منور گشته که حضرت غریب پرور شیخی می فرمودند که هر سالیکه بدرگاه سلسله
ایشان برود خالی نمی آید ضرور از آن حال پر ملال تبدیل می یابد این نکته از خواص مجربست

وصال ایشان روز دوشنبہ ششم ماہ رجب المرجب ششصد و سی و سہ یا دو ہجری واقع
شدہ کذا فی مراۃ الاسرار و در سفینہ می آرد کہ روز وصال ایشان شنبہ بود لیکن بفکر این خاکراہ
در ذمنداں ہمان روز دوشنبہ درست مینماید کہ وصال حضرت غریب نواز شیخی نیز بروز دوشنبہ تاریخ
ہشتم ماہ رجب و چون ذات شریف غریب پرور اقدام بر قدم آنحضرت خواجہ بزرگ است و در
اکثر امور ظاہری وصال التطابق واقع شدہ در روز نیز مطابقۃ خواہد بود واللہ اعلم بالصواب +
دیگر آن شیخ علی الاطلاق قطب آفاق بالاتفاق منبع اسرار مطلع انوار شمع عالم پادشاہ بنی آدم شیخ
الاسلام نامدار قطب الحق والشرع والدین بختیار اوشی الکاکی و کمیل الباب رضی اللہ عنہ بن کمال الدین
احمد بن موسی اوشی آوش قصبہ الیست در ماوراء النہر و بعضی گویند اوش در دیار فرغانہ است مولوی فقیر
الرحیم مولوی محمد حسین نوشتہ کہ حضرت قبلہ عالم مہاروی صاحب رضی اللہ عنہ معنی کمیل الباب
چنین فرمودہ ای کمیل باب العلم والمعرفۃ و باب الرحمۃ و باب الجنۃ بل کمیل جمیع الفیوضات و جہ کاکی معروف
و مشہور است وصال آنحضرت روز دوشنبہ چہاردہم ماہ ربیع الاول سال ششصد و سی و سہ ہجری
برین بیت ؎ کشتگان خنجر تسلیم را ✤ ہر زمان از غیب جان دیگر است + دیگر سلطان العارفین
برہان المحققین پیشوای اصحاب یقین مقتدای ارباب یقین قطب الاقطاب فرد الاحباب شیخ شیوخ العالم
فرید الحق والشرع والدین ملجاء الفقراء والمساکین حضرت خواجہ مسعود شکرگنج بن سلیمان رضی اللہ عنہما
وصال ایشان روز سہ شنبہ پنجم ماہ محرم سال ششصد و شصت و چہارم بقولے ۶۶۴ ہجری واقع شد
و بقولے ششصد و شصت و ہشت یا نہ ہجری دیگر قطب العالم نظام ملت و دین ✤ کافتاب
کمال شد رخ او + از جنید و ز شبلی معروف ✤ یادگار است ذات فرخ او + شیخ ایشان
اگر حسینین بودند + ورنہ بودند ایچنین شیخ او ...... حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت
خواجہ محمد بن احمد بن علی البخاری رضی اللہ عنہ و بقولے جد بزرگوار ایشان خواجہ دانیال بخاری است
و جد مادری آنحضرت خواجہ عرب بخاری ہر دو باتفاق از بخارا بغزنین رسیدند و از غزنین
در لاہور اقامت کردند و بعد ازان ہر دو صاحبان در بلدہ بداؤن من بلاد شرقیۃ الدہلی

جا گرفتند حضرت حق جل و علا حضرت خواجه احمد را در سن ششصد و سی و شش ۶۳۶ پسر عالی گوهر یعنی
سلطان المشایخ عطا فرموده حضرت خواجه عبید الله المعروف کلان بن خواجه محمد الباقی
در رساله انساب قریش نسب حضرت سلطان المشایخ رضی الله عنه را از حضرت خالد بن الولید
رضی الله عنه که از کبار قریش و خیار اصحابه است ثابت نموده است و اشتهار نزد بعضی مشایخ نسبا
آنحضرت است بهر کیف ذات شریف حضرت سلطان المشایخ رضی الله عنه سید الاولین والآخرین
است که اینجا نکته از ملفوظ حضرت شیخ برهان الدین برهان پوری که اوستاد شیخ شیوخنا حضرت
کلیم الله جهان آبادی است مناسب مقام آورده میشود نکته مذکوره در ملفوظ اینست که
مرید را رسوخ و اعتقاد به پیر خالی از واسطه حسب و نسب باید که نظر بر حسب و نسب شرکت در اعتقاد
بود که اعتقاد او بواسطه حسب و نسب با پیر نیست نمی بینی که چون حضرت علی کرم الله وجهه در عهد نامه
رسالت مآب صلی الله علیه وسلم با کفار قریش نوشت اسم مبارک آنحضرت محمد رسول الله نوشت
عمر بن سهیل گفت که محمد بن عبد الله بنویس جناب مصطفوی فرمود من محمد بن عبد الله هم
که او را محمد رسول الله محو اتمم آنحضرت محمد بن عبد الله بنوشت وصال آنحضرت سلطان المشایخ
هیژدهم ماه ربیع الآخر روز چهارشنبه بعد طلوع آفتاب در سن خمس و عشرین و سبعمایه ۷۲۵ عمر شریف ایشان
هشتاد و نه ۸۹ دیگر آن شیخ المشایخ طریقه آن بادشاه عالم حقیقه آن ظاهر و باطن با صدقا آن
کان محبت و وفا که در علم و عقل و عشق و ورع و مکارم اخلاق و ایثار و تحمل جفا رسیدگان خدا
و مکافات آن برای دریافت دلها بدرم و دینار در عصر خویش مثل نداشت نهی ذات پسندیده
او رضا گزیده که در عالم از فحول علما و مشایخ روزگار و سط خلق از صغار و کبار همه منقاد و معتقد او بودند
اعنی شیخ خواجه نصیر الملة والدین محمود دهلوی رضی الله عنه در وصف ایشان حضرت سید محمد میفرماید
میان جمله اصحاب همچو ماهی بود * چه نسبت بلکه بادشاهی بود * اسم والد بزرگوار ایشان
شیخ یحیی اودهی است رضی الله عنه و لقب ایشان چراغ دهلوی است نکته حضرت مظهر جلال
الهی میفرمودند که وجه لقب چراغ دهلوی آنست که روزی برای زیارت پیر خود حضرت *

سلطان المشایخ آمدند و از ازدحام خلقت جای نشست در صف نیافت

پس حضرت سلطان المشایخ رضی اللہ عنہ فرمود کہ بیا پیش من بنشین حضرت چراغ دہلوی عرض کردند کہ بہ برادران مسلمانان پشت میشود سلطان المشایخ فرمود بنشین کہ پشت تو کسی نخواہد شد بتصرف حضرت سلطان المشایخ ہیچکس را پشت ایشان نبود باوجود آنکہ درمیان محفل نشستند از آن روز ایشان را لقب چراغ دہلوی شد و بعضے بطور دیگر مینویسند واللہ اعلم بالصواب وصال ایشان ہژدہم ماہ مبارک رمضان وقت چاشت در سن سبع و خمسین و سبعمائہ واقع شد **باید دانست** کہ لفظ شمس العارفین کہ درین کتاب در کلام حضرت مولوی صاحب فخر الاولین والآخرین شیخ فخر الدین محمد رضی اللہ عنہ واقع است مراد از آن حضرت چراغ دہلوی است مراد از لفظ شکر بار حضرت خواجہ مسعود اجودہنی و خواجہ بزرگ غریب نواز مراد از خواجہ معین الدین حسن سنجری است و سلطان المشایخ کنایہ از خواجہ نظام الدین محمد بداونی است و لفظ غریب پرور و لفظ مظہر قاضی الحاجات و لفظ سلطان المشایخ ثانی و سلطان الاولیاء درین رسالہ تعبیر از حضرت شیخی و مرشدی و مولائی قطب الاولیاء شیخ محمد عاقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ و لفظ مظہر جمال الٰہی مراد حافظ صاحب قبلۃ العاشقین سند الکاملین حافظ محمد جمال ملتانی است رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب اوّل مشتمل است بر چہاردہ وصل در ذکر چہاردہ مشایخ رضوان اللہ علیہم **وصل اوّل** در ذکر آن مجمع فیوض سبحانی و منبع علوم روحانی دُر دریای معرفت گوہر کان حقیقت حاجی الحرمین الشریفین حضرت خواجہ شیخ کمال الحق والدین علامہ رضی اللہ عنہ و ہو المستفید ظاہرا و باطنا من خلیفۃ الحقیقی قطب الاقطاب علم بے زوال محبوب حضرت لایزال وارث رسول رب العالمین حضرت شیخ نصیر الدین محمود اودہی چراغ دہلی رضی اللہ عنہ و الافضلیت و دین و دول کہ راست ؛؛ لقب النصیر از پس یزدان بدو سزا است ؛؛ **نقل است** از مجالس حسنیہ تصنیف حضرت شیخ المشایخ مظہر اللہ التام الصمد حضرت شیخ محمد بن حضرت شیخ حسن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ شیخ کمال الدین از حضرت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین محمد باو سلے

رضی اللہ عنہم خلافت داشت واز حضرت شیخ نصیر الحق والدین ہم خلافت داشت برکت
نظر ایشان تا حضرت شیخ یحییٰ مدنی سجادگی مشیخت در اولاد حضرت شیخ کمال الدین رضی اللہ
عنہ متفق ومسلسل آمد والی یومنا در خلفا جاری ست وتا یوم القیام قایم خواہد بود
نقل است از مجالس حسنیہ کہ حضرت چراغ دہلوی بسیار تعظیم حضرت شیخ کمال الدین
میفرمودند از ہر محلے کہ دستار شیخ کمال الدین در نظر چراغ دہلوی می افتاد قائم میشد سے
وسید السادات بندہ نواز سید محمد گیسو دراز بسیار مناقب شیخ کمال الدین در تالیف خود
آوردہ اند در عہد خود مقتدای عصر بود ابو المظفر سلطان فیروز شاہ انار اللہ برہانہ و
امراء و وزراء بسیار توجہ بر حضرت شیخ کمال الدین داشتند۔ **نقل است** از مجالس حسنیہ
چون حضرت شیخ کمال الدین را اشتیاق زیارت خانہ کعبہ و روضۂ مطہرہ رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام غالب آمد بخدمت سلطان المشائخ شیخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ رفت
والتماس عزیمت زیارت خانہ کعبہ کرد حضرت شیخ نظام الحق والدین وداع داد جامہ ملبوس خود
پوشانیدہ بجای خود گردانیدہ وخلافت نامہ داد شیخ کمال الدین سر بر قدم سلطان
المشائخ نہاد وروان شد ببرکت نظر مبارک شیخ نظام الدین بزیارت خانہ کعبہ رسید وہفت
حج گذارد وزیارت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وزیارت بیت المقدس کرد وبطرف خراسان
مراجعت کرد وسلاطین دیارہا وولایتہا بملاقات شیخ کمال الدین آمدند وتعظیم کردند و
فتوحات بسیار آوردند چون در دہلی رسیدند سیزدہ ہزار تنکہ زر ونقرہ واسباب دیگر
آوردند شیخ نصیر الدین محمود چون سیزدہ شتر پر از مال ودیگر اسباب دید فرمود شیخ
کمال الدین چندین دنیا از چہ گرد آوردہ شیخ کمال الدین گفت در راہ　شنیدم کہ
سلطان المشائخ نظام الدین رحلت کرد وشیخ نصیر الدین بر سجادہ نشست اگر مفلس خواہم
رفت ابناء حرام دامان چیزے خواہند گفت اسباب ظاہر حال من بسبب آن معنی آوردم
اکنون در باب علماء وصلحا خرج خواہم کرد ودر تجرید خواہم شد ہمچنان کرد یر تنکہ زر سیاہی

می مالید و علما را گره بسته میداد و میگفت سپاهی است قبول کند بدین طریق بلقب
عالم علما و صلحا و مساکین را داد و مجرد شد بعده تاتارخان هشتاد تنکه وظیفه
روزینه پروانه از دیوان نوشته آورد شیخ کمال الدین پیش شیخ نصیر الدین برد
و گفت چه اشارت است شیخ فرمود چون بی طلب قصد شما وظیفه شد بمنزله فتوح
است قبول کنید شیخ کمال الدین وظیفه قبول کرد و ببرکت نظر مبارک شیخ نظام الدین و
شیخ نصیر الدین شیخ کمال الدین از جمله زهاد و عباد مقتدای وقت شد والله الحمد
نقل است از مجالس حسنیه که حضرت مخدوم جهانیان رضی الله عنه شرح مشارق
پیش حضرت کمال الدین علامه خواند و نیز در آنجا آورده که حضرت مخدوم
جهانیان وقت چاشت در خلوت بود با چند یاران خود و با ایشان خوش و خرم
بود چنانچه یار با یار حکایت گوید کذالک گفتن گرفت و هر یکی را نواختن گرفت
و فرمود بشنوید بر شما بگویم که در بدایت چها دیدم سلطان محمد تغلق این دعاگو
را و ابو [illegible] نسبت شیخ جلال الدین و چه را در شهر طلب کرد مخدوم من دامت برکاته
اجازت داد که برو در شهر اوچ امتثال فرمان واجب است الله تعالی نکو کند این
اجابت است که حق تعالی همچنین کند که بالخیر والعافیه بروند و باز آیند چون آمدم در
شهر در خانقاه شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین محمود فرود آمدم شیخ حجره تعیین کرد دعاگو را
برخواهرزاده خود شیخ کمال الدین علامه داد و او حاجی بود و گفت بخوان از ایشان شرح
مشارق را شنوند مولانا شمس الدین و قاری مولانا جلال الدین بود **نقل است**
که حضرت سید مخدوم جهانیان فرمود منشور خلافت که شیخ نصیر الحق والدین بمن عطا
فرموده اند بدستخط شیخ کمال الدین نوشته شده بود **نقل است** از مجالس حسنیه
که حضرت شیخ کمال الدین در جمیع علوم مستثنی بودند مولانا احمد تھانیسری و
مولانا عالم پانی پتی و تاتارخان و مولانا سنگریزه ملتانی از شاگردان

آنحضرت بودند روزی حضرت شیخ کمال الدین علامه بمسجد جامع در پالکی نشسته میرفت دران
اثنا بوالدی ملاقات کرد حضرت علامه را زو پرسید که از کجا می آئی گفت از شهر ملتان باز حضرت
علامه فرمود از کدام قبیلخانه هستی او گفت از فرزندان سنگریزه هستم باز حضرت علامه فرمود نام
پدر تو چیست گفت پسر فلان کس هستم از جهت طلب علم آمده ام شیخ فرمود بزرگ زاده هستی بعد
ادای نماز شیخ اورا با خود برده و درون خانه رفت و مادر حضرت شیخ سراج الدین را گفت
یک بزرگ زاده را آورده ام اورا بجای پسر قبول کن جامه خوردن او ترکن و ما اورا تعلیم کنیم
او قبول کرد چنان مهر و شفقت می کرد که مادر به پسر میکند و حضرت شیخ اورا تعلیم میکرد و ارشاد
میفرمود مولانا یکی از علمای فحول گشت و مقتدای عصر گشت نکته چون وقت نقل حضرت
قطب الاقطاب حضرت نصیر الدین چراغ دهلوی قریب رسید وصیت فرمودند که خرقه حضرت سلطان
المشایخ که از خواجگان رضوان الله علیهم رسیده در گور برسینه من نهید و عصا حضرت خواجه برکنار
گور من بگذارید و تسبیح شیخ بانگشت شهادت من بپیچید و کاسه چوبین بجای خشت زیر سر من بگذارید
و نعلین چوبین نیز در آغوش من نهید یعنی جمیع تبرکات خواجگان در لحد همراه من نهید پس حاضران
موافق وصیت عمل نمودند حضرت شیخ عبدالرحمان چشتی صابری ابن عبدالرسول بن قاسم عباسی العلوی
در مرآة الاسراری فرماید که این فقیر چون مرتبه ثانی در سنه ۱۰۶۵ یکهزار و شصت و پنج بحضرت دهلوی
قدس الله سره رسید تمام روز پنجشنبه و شب جمعه در آستانه متبرکه حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دهلوی
قدس الله سره گذرانیده و انواع سعادت حاصل نمود و چون حضور یار و حاشیه پاک آنحضرت پیدا شد
گستاخی نمود و سر و ضد اشت که اکثر خلفا و مریدان حضرت سامی صاحب مقامات و صاحب کرامات
عالی بودند چرا خرقه حضرت سلطان المشایخ بیکی از آنها مرحمت نکردید فرمود الحق بعضی مریدان صاحب
کرامات بودند اما چون اثر تعصب قدری در باطن آنها در آنوقت مانده بود از آن جهت مقتضای
دیانت نبود پس خرقه پیر دستگیر همراه خود گرفتم و خرقه خود بعضی مریدان را داده بودم که از ایشان
جاری باشد و عالم است که آخر ایشان از جا یتعصب برآمده بمرتبه توحید مطلق رسیده اند

انتهی کلامه خاکپای درویشان کاتب الحروف میگوید لایح باد که اگر حضرت چراغ دهلوی رضی الله تعالی عنه بیکی از مریدان خود خرقه خواجگان خود عطا می کردند بعضی دیگران را تعصب میشد نه آنکه همه را تعصب می شد زیرا که ظاهر است هر کس که خرقه خلافت می گرفت او را تعصب چه کار بلکه برای او دیگران تعصب میکردند پس معنی کلام حضرت چراغ دهلوی رضی الله عنه اینست که بعضی مریدان که در جد و جهد بلیغ بودند و بمقام توحید مطلق نرسیده بودند برانها شفقت و ترحم نمودیم مقتضای دیانت کردیم که یکی از خلفای خاص که کامل و مکمل بودند چنانچه مولینا حضرت شیخ کمال الدین علامه رضی الله عنه باشد خرقه حضرت سلطان المشایخ ندادیم تا بعضی از دیگران که بکمال توحید نرسیده اند و جد و جهد عمر صرف کرده اند تعصب نه کنند و در هلاکت نیفتند که ظاهر است که تعصب در حق سالکان نقصان و خذلان است نعوذ بالله منها و آخران بعض نیز بمرتبه توحید مطلق رسیده باشند گفته اند ع

هرکه ز دل دامن پیران گرفت ٭ گنج بقا زین ده ویران گرفت

چنانچه حضرت شیخ سعدی میفرماید ع نماند بعصیان کسی در گرو ٭ که دارد چنین سید پیشرو ٭ و مولوی جامی میفرماید قدس سره ع ازان نوری که از تو بر دلم تافت ٭ یقین دانم که آخر خواهمت یافت ٭ و الا نه جمیع خلفاء آنحضرت بمقام توحید مطلق رسیده علی الخصوص بعضی قطب و بعضی قطب الاقطاب بودند **نکته** موید این معنی است که حضرت مولانا فخر الاولین و الآخرین محب النبی حضرت شیخ فخر الدین محمد رضی الله تعالی عنه در آخر عمر با وجود خلفاء راشدین مثل حضرت خواجه نور الحق و الدین نور محمد همه یاران را اجازت بیعت کردن عام فرمودند تا کسی بر کسی تعصب نه برد **نکته** سابق مذکور شد که حضرت مولانا شیخ کمال الدین از حضرت سلطان المشایخ نیز خرقه خلافت یافته بودند پس در حضرت ایشان هر دو خرقه جمع شدند الحمد لله علی ذلک **تنبیه** بعضی کسان که نادان خرقه مخصوص شنیده میگویند که خرقه خلافت از چراغ دهلوی مسلسل و جاری نشده گویا بر خود بهتان میگذارند و خود را در ورطه ادبار می اندازند **نکته** حضرت غریب پرور مظهر ذات قاضی الحاجات می فرمودند که تا حضرت چراغ دهلوی لقب پیران ما خواجه است و مشهور است که خواجگان

بیست ۲۲ و دو اند از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تا حضرت چراغ دہلوی بیست و یک خواجہ
میشوند و آن یکے کہ با آن بیست و دو میشوند ہر کس منسوب اند و آن حضرت جبرئیل است و بعد از ان
لقب شیخ المشایخ است کہ این خاکپای اوشان عرضداشت کہ آن خرقہ گویا علامت خواجگی بود
فرمودند آری گویا چنین شدہ است بعد از ان کہ این خاکسار عرض کرد حضرت مولانا و شیخنا
حضرت خواجہ نور محمد مہاروی صاحب بلفظ خواجگی اشتہار یافتہ این چگونہ باشد فرمودند
کہ ہر چہ در اشتہار می آید آنرا معنے میباشد لیکن تخصیص این لقب با آن حضرت سابقہ است لہذا
بپاس ادب خواجگان اگر کسی در لقب اوشان ہمی نویسد با منع نکنیم کہ بنویسید اگر کسے منویسید با منع
نکنیم نقل است از مجالس حسنیہ کہ حضرت شیخ حسن سر فرمودند کہ پسران شیخ کمال الدین سہ
بودند و یک دختر بود و پسر بزرگ اوشان شیخ نظام الدین است و او دانشمند شدہ بود
روزے در مجلس سخنا با دانشمندی بحث میکرد و گفت شیخ زادہ جوان بمیری ہمدران وقت تپ
اندر اندام او آمد و در خانہ رسید و بمرد دوم پسران اوشان شیخ نصیر الدین است او ہم حضرت
کمال الدین دانشمند شدہ بود او را یک پسر شدہ بود شیخ میران نام او اول ارادہ بسید محمد گیسو دراز
آوردہ و خلافت یافت و اولاد او در شہر گلبرگہ مانند است و دفن او بالای حوض کہوہ است
در گلبرگہ سیوم پسر شیخ المشایخ سراج الدین است رضی اللہ عنہما و ذکر ایشان فیہ وصل دوم خواہد آمد
و دختر اوشان در خانہ پسر شیخ برہان الدین بخشوری بود او را فرزند نہ شد نقل است از
مجالس کہ رحلت حضرت شیخ کمال الدین در بیست و ہفتم ماہ ذیقعدہ سنہ ۷۵۶ است و خمسین و سبعمایہ بدار القرار
شد علیہ الرحمة والرضوان کرامات و مقامات حضرت شیخ بسیار است اما درینجا مختصر کردہ شد واللہ
اعلم بالصواب و مزار شریف اوشان در جوار روضہ حضرة شیخ چراغ دہلوی است و نیز مزار خواہرزادہ
حضرت چراغ دہلوی حضرت زین الدین خوافی در انجا است

تتمہ در ذکر مجمل بعضی برادران دین حضرت علامہ صاحب رضی اللہ تعالے عنہ یعنے خلفاء و بعضی مریدان پاک اعتقاد

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودہی رضی اللہ عنہ

منہم — آن معدن عشق و جذبات الٰہی مخزن غلبات شوق اسرار نامتناہی مست الست
نغمات بے ساز شکستہ پرور بندہ نواز حضرت سید محمد گیسو دراز رضی اللہ عنہ بن سید یوسف (سید محمد گیسو دراز)
الحسینی الدہلوی رضی اللہ عنہ واز اعظم خلفاء حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودہی است ؛ ؛
نقل است از مجالس حسنیہ کہ چون حضرت چراغ دہلوی رحلت فرمودند حضرت سید محمد (سید محمد گیسو دراز)
گیسو دراز در خانقاہ حضرت چراغ دہلوی بر سجادہ ارشاد می نشستند وارشاد خلق میکردند
از زانو بزانو دیگر منشیند نمیفرمودند تا از زانو بزانو دیگر بنشوم چہ کنم نمیتوانم ضرورت ولاچار نیست ؛
نقل است از مراۃ الاسرار کہ حضرت سید محمد گیسو دراز جامع است میان سیادت وعلم و
ولایت شانی رفیع ومشربی وسیع ومرتبۂ منیع واحوالے قوی وہمتے بلند وکلامے عالی دارد و
او در میان مشائخ چشت مشربے خاص۔ ودر بیان اسرار حقیقت طریق مخصوص است
واز غلبات شوق وعشق سخن را اکثر بے پردہ میگوید چنانکہ در مصنفات وی ظاہر است ودر صحائف
اخبار الاخیار مینویسد کہ او را سید گیسو دراز ازان گویند کہ روزے پالکی خواجہ نصیر الدین محمود
اودہی با چندین دیگر از مریدان برداشتہ بود ودر وقت برداشتن گیسو سید محمد بسبب درازی
کہ داشت در پایہ پالکی بند شد واو بجہت رعایت ادب واستغراق عشق ومحبت شیخ برآوردن
گیسو مقید نگشت وہم بران وضع مسافت بعید قطع کرد بعد ازان کہ شیخ را برین معنی اطلاع
روداد خوش حال وبر صدق عقیدت وحسن ادب او آفرینہا نمود واین بیت فرمود ؎

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد — واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد

از قطب سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ در مکتوبے نوشتہ است کہ سادات گیسو دراز
نہایت عالی نسب عالیشان اند وسلسلہ حضرت سید گیسو دراز بایشان می رسد و
لقب گیسو دراز در ہندوستان نیافتہ اند بلکہ در ولایت یافتہ اند ؛ تحقیق
باید دانست کہ وجہ مؤید اول است انچہ از زبان مبارک حضرت غریب پرور شنیدہ شد

که روزے امیر الامراء رکن الدوله نصرت جنگ بہا در مد ظله العالی پایه خاصه حضرت غریب پرور سلطان
المشایخ ثانی مع دیگر کہاران بر داشت و تا چند مسافت رفت حضرت غریب پرور چون بر مکان
تشریف بردند حکایت فرمودند که حضرت قبله عالم و عالمیان خواجه نور الحق نور محمد صاحب را عارضه
شدید در سفر لاحق شده بود و این درویش مع دیگر یاران پالکی آنحضرت تا یک منزل بردیم آن وقت
حضرت قبله باین درویش فرمودند که حضرت بنده نواز سید محمد گیسو دراز پالکی شیخ بر داشته
بود و گیسوی اوشان معلق مانع ازان آنحضرت را گیسو دراز می گفتند و شیخ در حق اوشان دعا
فرمود که سلاطین زمان پالکی شما خواهند بر داشت حضرت غریب پرور فرمودند که کلام
حضرت شیخ قبله عالم و عالمیان خواجه نور الحق والدین نور محمد صاحب نیز در حق این درویش مستجاب
این دعا بود که ثمره آن امروز بظهور رسید و در مستطاب سید محمد گیسو دراز ملفوظات است مسمی
بجوامع الکلم که یکے از مریدان او که سید محمد نام داشت جمع کرده دران می نویسد که فرمود شیخ
مشغول شدم به حضرت شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکر قدس سره از من پرسید که ترا درون گنبد
شیخ اکثر مردم ہفت پرکاله شده دیده اند این چیست بگو گفتم سبحان الله از ما کرا دید و که مسکو یا گرم
بدین نظر پسندم که در کتب سلوک نوشته اند که عوالم را اشغال میباشد علی الاطلاق بگویم اما علی التعیین
معلوم من نیست گفت علی الاطلاق بگو گفتم این اثر تجلی جلال است بعد تجلی علیه در انحالت که کوه های قی شکسته
از این کوه های عالم الحجاب آن سنگریزه باشند و آتش محل سکینه و این آتش سوزنده نیست و لیکن
صد هزار همچون این آتش یک شراره او نیست که می آیند و این مرد را پرکاله پرکاله کردن چه باشد
شاید صد هزار پرکاله شود و در میان آن کوه ها و آتش ها صوفی است که رشته بر او هزاران
مرد شنوده اند که در هم در این حالت صورت جمیل الهی بهیچ لطیف پیدا می آید و جمله این اجزا را یکجا شده همه را
و هر یکے روان سوی او می آید بعد ازان بید قدرت خویش ازان قوی تر و تمام تر و لطیف تر
می سازد **مقوله دیگر** سفر اگر شست باطن نیاید و مبارک باشد و الا سرمایه خسران جز فراغ
دل و جمع هم نیست و اگر یک ساعت لطیف دل بحق تعالی حاضر شود آن بهشت است بلکه بالا

بهشت فدای آن ساعت باد که رو نمود به رایگان آمده باشد
بفراغ دل زمانے نظرے بخوب روئی ـ به ازانکه چتر شاهی همه عمر ها و هوئی

مقوله دیگر هر چیز آفتی دارد و عشق را دو آفت یکے آفت ابتداء دوم آفت انتهاء آفت
ابتداء آنست که چندان درد عشق و غم طلب معشوق برو طاری شود که او محیط گردد و مدتے براین
برآید تا او را دران لذت کامل دست دهد و هیچ راه وصول محبوب نبرد و وے بداند که بجز درد
غم نقدی دیگر نیست و همیران بماند بعد مرور ایام درد و غم در طبیعت او شود و عادت گیرد و ذوق
سرد گردد نعوذ بالله من ذالک آفت انتهاء آنست که بوصول معشوق رسد و مشغول به لذت وصال
گردد حرقت فراق و الم هجران از وی برود بعد مرور ایام وصال عادت و طبیعت او گردد و ذوق
وصال هم برود و مطلوب از حالتی بجز ذوق و خوشی و راحت محبوب نیست و وصالے بے ذوق محبت و
فراق بے لذت و الم و چه کار آید مرد سرد شود و هیچ از وی باو نماند عشق برود محروم از ذوق جمال
محبوب گردد نعوذ بالله من ذالک اگرچه وصال باشد اما محبت ذوق کجا که بدان راحت گیرد و مجرد
وصال چه کار آید اما عشق برخوردار آنست که در حالة ابتدا مشغول بلذت فراق و ذوق و الم و حرقت
هجران باشد و در انتها هرچند وصال او زیاده گردد ذوق وصال او مزید تر گردد و طلب زیادة
شود و درد بر درد افزاید و ذوق نماید این عاشق را گویند که عاقبت بالخیر شود در عشق برخوردار
و حظ کامل گرفت اگرچه عارف این را نقصان داند اما ذوق اینجاست و از تصانیف آنحضرت کتاب
الاسماء است که بسیے از حقایق و معارف دران درج فرموده اند و دو سمر را حضرت شیخ محمد صاحب
شرح فرموده و در کتاب چهل و دو نسخه مندرج است و آنحضرت را کمالات بسیار و خوارق
بیشمار است و در اوائل حال بحضرت دهلی تشریف داشت بعد ازان بدیار دکن تشریف برد
و در شهر گلبرگه سکونت اختیار فرمود و اینجا قبولیت عظیم یافت که سلاطین آنجا دختران خود باولاد
ایشان نسبت کرده سید هند صاحب لطائف اشرفی گوید که ولادت آنحضرت در تاریخ چهارم ماه
رجب سنه عشرین و سبعمائة در دهلی واقع شد و مدت یکصد و پنج سال در قید حیات بود و در

سنه خمس و عشرین و ثمانمائه بتاریخ شانزدهم ماه ذیقعده وفات یافت و در شهر گلبرگه مدفون
گشت که مرقد پاک او قبله حاجات خلایق است منهم آن مست باده بیخمار و آن فارغ از گفتگوی
اغیار موصوف باوصاف مزکی میر سید محمد بن سید محمد جعفر مکی رضی الله عنهم مرید و خلیفه حضرت
خواجه نصیر الدین محمود اودهی است و آن را مصنفات بسیار است چنانچه بحر المعانی و دقائق
المعانی ـ و حقائق و رساله در بیان روح و رساله دیگر مسمی به پنج نکات و بحر الانساب و در بیان
بحر الانساب نسب اهل بیت و نسب آبا و اجداد خود مفسر بیان فرمود ضمیر جع الیه و مسافرت
بسیار کرده و سه صد و هشتاد ولی را دریافته در بحر المعانی مفصل مذکور است و کمالات او را
حدی نیست که بحر المعانی شاهد آنست هر کرا ذوق باشد مطالعه او نماید و سن عمر شریفش از
صد سال متجاوز بود و از زمان سلطنت سلطان محمد تغلق تا زمان سلطان محمد بهلول لودهی
در قید حیات بود و مرقد مبارک میر سید محمد مکی در شهر سرهند زیارتگاه عالم است رحمة الله
علیهم ـــ منهم آن عالم بعمل آراسته و آن عارف بحقایق پیراسته ممتاز به عشق و آزادگی
مولنا حضرت خواجگی قدس سره مرید و خلیفه حضرت نصیر الدین محمود اودهی قدس سره است
مرقد مبارک او شان بیرون شهر کالپی زیارتگاه خلق است + منهم آن محقق بمقام حکمت رسیده
و آن عارف جام وصال چشیده و آن موصوف بصفات حضرت کریم شیخ صدر الدین حکیم
قدس سره از اکمل خلفاء حضرت خواجه نصیر الدین محمود اودهی است و او را خلفاء بسیار است
و اکثر شهبازان در دام تربیت او آمده بمرتبه ارشاد رسیده چنانچه شیخ فتح الله اودهی
و حضرت مخدوم شیخ احمد چشتی از خلفاء اوست و آنحضرت را شیخ صدر الدین طبیب دهلوی
میگفتند مرقد متبرکه او درون قلعه دهلی علائی است ـ منهم آن مقتدای دین متین و پیشوای
اصحاب یقین قاضی عبد المقتدر بن قاضی رکن الدین قدس سرهما از اکمل خلفاء حضرت چراغ
دهلوی است آنحضرت را کمالات و کرامات بسیار است که در کتاب مناقب الصدیقین مذکور
است مخدوم شیخ حسام الدین از خلفاء اوست و رحلت قاضی عبد المقتدر بتاریخ بیست و هشتم

ماه محرم در سنه ۷۹۱ احد و تسعین و سبعمائه — منهم شیخ المشایخ کامل مکمل حضرت محمد متوکل
کنتوری قدس سره مرید و خلیفه حضرت چراغ دهلوی نقل است از مراة الاسرار که آمد رفت
خلائق بخدمت شیخ متوکل بسیار شد مردم برای سعی و سفارش کردن گرفتند درین باب
بخدمت چراغ دهلوی اجازت درخواست کرد آنحضرت فرمود بابا محمد بهر کسے که اعتقاد
داشته باشی که البته سخن ترا رد نخواهد کرد از وی شفاعت مردم بکن و شخصی که سخن ترا گوش
نکند با وی مگو چرا که هرگاه کسے گفته درویشان قبول نمیکند بنده کار میشود و ترا بجهت بنده کار
ساختن مردم نیافریده اند از منقولات اوست که برای انوار و اسرار الهیه چه صلاحیت
باید تا در وی اسرار دوست مسکن سازند و هر تجلی که بر وی وارد شود ظاهر نه کند و اگر کند آن
حال باز نه بیند. منهم — آن مقرب حضرت رب المعبود شیخ دانیال عرف مولنا محمود
خلیفه حضرت چراغ دهلوی است — منهم مولنا احمد تهانیسری قدس سره که از مریدان
پاک اعتقاد حضرت چراغ دهلوی است — منهم حضرت مخدوم شیخ سلیمان [illegible]
قدس سره که مرید و خلیفه حضرت چراغ دهلوی است — منهم حضرت خواجه مسعود بک
سرمست شراب لایزالی سر حلقه عاشقان لاابالی بود اگرچه مرید حضرت شیخ
المشایخ رکن الدین و شیخ المشایخ شیخ شهاب الدین امام که خلیفه حضرت سلطان
المشایخ بود اما استفاده از حضرت چراغ دهلوی داشت و دیوان اشعار باجازت
حضرت چراغ دهلوی نوشته است و از هر اقسام سخن لطیف در آن مندرج ساخته
تصنیف دیگر دارد مسمی بمراة العارفین و این بیت مشعر کمالات او از اشعار آن [illegible]
لایزالی است بیت — رفت مسعود بک [illegible] البشر + چونکه تابان ذات بود با [illegible]
ذات شد + حکایت — منقول است از حضرت غریب پرور رضی الله عنه که روزی
حضرت مسعود بک نعلین برای شیخ خود مے آورد و یکے علما در راه ملاقی شد پرسید
که کفش کدام کس بر داشته اید فرمودند که کفش حق تعالی بر داشته ام علما [illegible]

منفوق شده زیر قلعه فیروزه آباد برلب جون آنحضرت را شهید ساخته اعضاء مبارک وی پارچه پارچه کرده در آب انداختند بعد از وقوع این قضیه هرچند معتقدان و احبا در آب جون انداختند اثرے ازان نیافتند بعد از تردد بسیار جمیع اعضاء او جمع شده مجسم گردیده در حجرهٔ خاص حضرة سلطان المشایخ رضی الله عنهم در کهلوکهری یافتند ازانجا برداشته در مقبره پیران قریب مقام خواجه قطب الاسلام بختیار اوشی درلاڈو سرای مدفون ساختند چون این خبر بحضرت شیخ رسید قاضی را فرمودند که با امام مسله شهید کرده اند قاضی گفت که حق تعالی را پای ثابت کرده بود حضرت شیخ فرمود که اضافت برای ادنی ملابسه درست است ـ شما پرسیده بود که کفش خدا تعالی برای مالکیت حق تعالی میگفت که لله ما فی السموات والارض یا حق تعالی را لابس کفش میگفت قاضی از جواب عاری شد پس آنحضرت را جوش آمد فرمودند ای روسیاه فی الحال روی قاضی سیاه و حالش تباه گردید

وصل دوم در ذکر آن بحر علم و زهد و تقوی و آن گنج حلم و جود و سخا خازن علم السرائر مطلع علی الضمائر دافع بلیات مشکوة حل مشکلات مصباح العارفین نور رب العالمین حضرت شیخ سراج الملة والدین رضی الله عنه **نقل است** از محاسن حسنیه که حضرت شیخ سراج الدین از قطب الاقطاب حضرت چراغ دهلوی رضی الله تعالی عنه خرقه خلافت پوشیده و در انوقت آنحضرت پس چارساله بودند بعد ازان در کبر سن از والد بزرگوار خود یعنی حضرت شیخ کمال الدین رض خرقه خلافت پوشیده اند و احیاء سنت مشایخ چشتیه فرموده اند **نقل است** از مجالس حسنیه که از برکت نفس مبارک حضرت چراغ دهلوی رض وجود مسعود ایشان بمنصه شهود آمده و کمالات اولی و اخری دریافته و آنچنان بود که حضرت شیخ کمال الدین علامه چون از زیارت خانه کعبه باز در دهلی آمده شیخ نصیر الدین محمود فرمود اگر شما هم حضور خواهید ماند پس نسل نخواهد شد اگر شما معیل شوید نسل بشنید شود شیخ علامه سخن شیخ نصیر الدین رضی الله تعالی عنه قبول کرده معیل شد تا شش سال

خواجه سراج الدین ...

با منکوحه الفت نشد زیرا که او سیاه فام بود روزی شیخ نصیر الدین خواهرزاده خود شیخ
زین الدین را فرمود که یک خانه راست کند چون شیخ زین الدین خانه مرتب کرد شیخ نصیر الدین
بعد از ادای نماز جمعه دران خانه شیخ کمال الدین و منکوحه او هر دو را طلبیدند و فرمودند این
خانه شما را دادیم درینجا باشید و فرمودند مردمان بر رنگ نظر می کنند و نظر بر شکم این عورت
می کنند یگان یگان اولیا از شکم این عورت پیدا شوند برکت نفس مبارک ایشان از اولاد
شیخ کمال الدین علماء و صلحا خاستند و علی الخصوص این دُر دریای حقیقت پیدا شد ❊ ❊
نقل است از مجالس حسنیه که حضرت شیخ سراج الدین در طلب علم دین چهل سال مجاهده
کشیده و از مولنا علامه احمد تهانیسری و مولنا عالم پانی پتی و مولنا عالم سنگریزه که هر سه
ملتانی مستفید حضرت شیخ علامه اند استفاده گرفته و در تقوی بی بدیل روزگار بوده چنانچه مذکورست
که سلطان فیروز شاه حضرت سراج الملة والدین را بصوب دکن طلبیداشته و هفت هزار
تنکچه دهلی برای خرج راه فرستاده ایشان قبول نفرمودند و گفتند که حق تبارک و تعالی مرا
در گجرات هر چه ضرورست عطا می فرماید پس اگر بصوب دکن روانه شوم سفر ما برای تحصیل دنیا
خواهد بود و این نزد مشایخ و صالحین مذموم است **نقل است** از مجالس حسنیه که حضرت
مخدوم جهانیان سید جلال الحق والدین بخاری بعد از رحلت حضرت نصیر الدین چراغ دهلوی قدس
در دار الملک دهلی حرسه الله عن الآفات تشریف فرما شدند و در محفلی که جمع علماء بود حضرت شیخ
سراج الحق والدین نیز دران محفل بودند حضرت مخدوم جهانیان نیز دران محفل تشریف آوردند و
حضرت مخدوم جهانیان را رضی الله عنه دران حال تعرف حضرت شیخ سراج الدین نبود و
در اثنای مکالمه حضرت مخدوم جهانیان رضی الله عنه بر علماء از مشکلات علوم شانزده سوال
فرمود هر یک سوال را حضرت شیخ سراج الدین جواب داد تا آنکه حضرت سید جلال الدین متعرف
شدند چون از آن محفل هر کس بخانه رفت از کسی حضرت مخدوم جهانیان پرسید که این مرد عالم
کدام کس بود گفتند فرزند حضرت شیخ کمال الدین علامه است پس حضرت مخدوم جهانیان

بخدمت حضرت شیخ سراج الدین رفتند و اعتذار از حال مباحثه نمودند و گفتند که ما شاگردان الد
بزرگوار شما ایم و نیز منشور خلافت که حضرت چراغ دهلوی با عطا فرموده بود بقلم شیخ والد بزرگوار
شما بود و حضرت شیخ سراج الدین نیز اعتذار فرمودند که سبحان الله عجب صحبت و عجب مباشرت بود
نقل است از مجالس حسنیه که اکثر ظهور خوارق عادات که از حضرت شیخ سراج الدین اطلاع
على الضمائر و اخبار عن المغیبات و دفع بلیات و عوائق و قضاء حاجت خلائق بود و ذات مبارک
ایشان کثیر الوجد و الحال بود **نقل است** از مجالس حسنیه که حضرت شیخ سراج الحق والدین را با دختر شیخ
المشائخ شیخ یحیی بن شیخ لطیف الدین نسبت می گویند پنج پسر و یک دختر از وی متولد شد پسر
بزرگ اول شیخ معین الحق والدین محمد دوم شیخ علم الحق والدین سیوم شیخ محمد چهارم شیخ
مجد الحق والدین پنجم شیخ سعد الدین عرف شیخ خواجه و دختر فخر النساء بی بی مریم رحمهما الله و
هر یکی اهل صلاح و علم بود و حضرت شیخ معین الدین محمد عالم صاحب جذبه و تارک بود و گاه گاه سیاحت
میکردند ناگاه حال بروی غالب شدی و از اختیار خود بیگذشتی صاحب نفس بود هرچه از زبان
مبارک او بیرون می آمد همان بشدی و اوصاف حمیده او سلطان احمد شنید گفت از شیخ علم الدین
هم بزرگ است وزیران گفتند آری فرمان شد ما ایشان را خواهیم دید عهده داران وظیفه ایشان
را مقرر کردند اما ممکن نبود که شیخ معین الدین با سلطان ملاقات کند دران ایام شیخ عزیز الله در
احمد آباد ساکن شده بودند شیخ علم الدین محمد پیش شیخ معین الحق والدین آمد و گفت ای حضرت
شیخ با شیخ عزیز الله ملاقات خواهید کرد گفت آری بندگی شیخ علم الحق والدین ایشان فرمود
روز جمعه است از جهت نماز جمعه می روید ایشان فرمود آری ازین پس ایشان را در مسجد جامع بردند
سلطان احمد هم ملاقات در مسجد کرد نزدیک خود نشاندند شیخ معین الدین نزدیک سلطان احمد نشست
پس سلطان احمد برخواست در مقامی که شیخ معین الدین نشسته بود آنجا آمد و مصافحه نمود و گفت ما را
دعا کنید سلطان از معتقدان ایشان شد شیخ معین الدین بازگشت در برشیخ علم الدین گفت ایشان
بلایای خدا اند از بلا احتراز کنید نه اختلاط دوم پسر شیخ علم الحق والدین محمد سعید از رحلت حضرت

شیخ الاسلام شیخ سراج الحق والدین محمد ایشان را بر سجادهٔ مشیخت نشاندند و سنن آبا و اجداد
و مشایخ خود را زنده گردانید چنانچه در وصل آینده ذکر مبارک ایشان خواهد شد سیوم پسر شیخ
محمد بسباقی مشغول شدی هر نسخه که شیخ سراج الدین سبق میگفت شیخ محمد هم چنان سباقی میکرد بعد از
نقل شیخ سراج الدین سبق می گفت شیخ محمد هم چنان سباقی میکرد و بعد از نقل شیخ سراج الدین هر طالب
العلم که سبق خود را از هر محلے گذاشته بود شیخ محمد هم از ان محل بلشبه سبق می گفت مردے اهل صلاح
و تقوی بود در حق ایشان شیخ سراج الدین وقت رحلت فرموده معلوم که در مدت چهل سال
تحصیل کردیم پیش علماء شیخ محمد باندک مدت حاصل کرد حضرت شیخ جمال الحق والدین محمد عرف بشیخ
جمن فرموده است از زبان حضرت والد شیخ را جمن یاد دارم روزے مولنا بدر الدین مالکی
مصنف منهل و تعلیق و شرح بخاری و غیر ذلک که بحر علوم بودند با حضرت شیخ محمد ملاقات کرد
در میان ایشان مباحثهٔ علم بسیار شد و مولانا بدر الدین خوشحال شدند و گفتند انت الاسد
ابن الاسد و نیز از بزرگان شنیده ام که شیخ محمد در مجلس حکایت دنیا میکرد و بما لا یعنی مشغول
نشدے اهل عزلت بودے همین وقت سباقی بیرون آمدے مرید حضرت خواجه رکن الحق والدین
قدس سره بود خواجه رکن الدین بروے بسیار لطف و نظر میکرد و در وقت رحلت بر دست شیخ عزیز الله
پارانی ملبوس خود داده فرمود حضرت شیخ محمد بن حضرت شیخ الاسلام شیخ سراج الدین محمد را رسانی
شیخ عزیز الله بعد از رحلت خواجه رکن الدین پارانی داد و بعضے میگویند آن جامه خلافت بود چهارم
پسر شیخ مجد الحق والدین محمد ایشان عالم و عامل و موقر بودند حضرت شیخ جمن فرموده است
از خدمت والد یاد دارم روزی میگفت که شیخ رحمت الله بن شیخ عزیز میگفت ما را نعمت از شیخ المشایخ
مجد الحق والدین محمد هم رسیده است روزے پیش ایشان رسیدم ما را نمکدان داد و گفت تو صاحب
نمکدوری خواهی شد نفس ایشان در کار شد و نیز شیخ جمن فرموده است که من از والد خود
شنیده ام وزیرے از وزرای سلطان احمد روزے حضرت شیخ مجد الحق والدین محمد را گفت
که ترا از تذکرهٔ علماء دور خواهم کرد شیخ مجد الدین گفت ترا از دیوان دور کردیم او عنقریب

عشرین بیت؟ از عهده معزول شد در دیوان نیامد چشم پسر شیخ سعد الدین معروف بشیخ
خواجه او صاحب علم و عمل و اهل سخاوت و کرامت بود در حق او شیخ سراج الحق والدین محمد بوقت
رحلت فرموده اند هر که ده سال علم بخواند فرزندم شیخ خواجه در دو سال خواهد خواند در وقت
حیات شیخ سراج الحق والدین سبق بیزده وسه و پند نامه میگفت بعد از رحلت شیخ الاسلام
شیخ سراج الدین عالمی از خراسان رسیده بود و شیخ خواجه پیش ایشان علم خواند و یکی از علماء
فحول گشت و هفت صد سؤالات بر مدارک کرد و خود جوابات گفت و سخاوت و مبالغت داشت
در هیچ روزی بغیر مهمان طعام نخوردی و علماء و صلحاء و صوفیان در جماعت خانه ایشان مجلها
بگرفته ماندند و علم میخواندند و ارشاد میگرفتند چنانچه شیخ کبیر و حمید مرید و خلیفه حضرت شیخ مایو
باشد شیخ محمد بن شیخ سعید قدس سره العزیز و سید سعید الله بنگالی و فقیه علی سبط امام محمد
غزالی و قطب الدین خلوتی از جمله شاگردان ایشان بود و بسیار از ایشان نظر داشت و از جمله
شاگردان ملک ابو المعالی و پسر سلطان احمد بود و دختر حضرت شیخ سراج الدین کا اسمها
بی بی مریم است قاری قرآن و طالب العلم و اهل سخاوت و حشمت بود و هر که پیش او
می آمد او را چیزی می داد منکوحه سید بنت سلطان سید احمد کبیر قدس سره بود ؛؛
نقل است از مجالس حسنیه در بیان مرض و رحلت حضرت شیخ الاسلام شیخ سراج الملة
والدین محمد رضی الله عنه که روزی چند شیخ الاسلام ملول شد شیخ علم الدین اطلبیه گفت
ملائکه آمده اند میخواهند که نظر بر اعمال ما کنند ما میگوئیم مسلمانیم و عصیان ما عارضی اند توبه
کردیم والعوارض لا تعتبر خدمت شیخ علم الدین گفت دیگر چه میگوئید شیخ سراج الملة والدین
فرمود چیزی میگویند که پیش نگوئیم وقد او مر باظهار انعامات التی وهن ربی وقرع
یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین شب خمیس وقت عشاء لیست و
یکم ماه جمادی الاول سن سبع عشر وثمانمائة ۸۱۷ بدار القرار خرامید علیه الرحمة والغفران ؛؛ و قرار
شریف ایشان در قلعه نهر واله که مشهور به پٹن گجرات است مولانا حمزه ناگوری مردی

متعلم خدمت شیخ سراج الدین بود او تاریخ نقل گفت ٭

قطعہ

امروز رفت عسلم ازین شہر چون عیان
مفتاح و ہم مطالع و توضیح و ہم بدیع
این ظلمت سراسر گرد ہر از کجا است
از عالمان شہر چنین بود آیتے ٭ ٭ ٭
ماہ جمادی الاوّل و رلبت و یک ز شہر
در سال بود ہشصد و ہفدہ شمارہ او
امروز نیست آنکہ کند بند و وے بیان
آن کیست کو بگوید در درس ملیتوان
دانم سراج ملت و دین رفت از جہان
افسوس صد ہزار ز نا رفت رائگان ٭
لیل الخمیس و وقت عشا بود دفن شان
از ہجرت رسول خدا وند شستان

وصل سوم در ذکر شمع شبستان مشیخت و کرامت و چراغ دودمان ولایت و ہدایت سند الواصلین دلیل السالکین حضرت شیخ علم الحق والدین محمد رضی اللہ عنہ ٭

خرقۂ خلافت از والد بزرگوار خود داشت و بعد وصال حضرت سراج الحق والدین محمد بر سریر مشیخت سجادگی نشست و صاحب نسبت پیران چشت از جمیع برادران ہمین حضرت علم الحق والدین شد در کشف و کرامات حظے وافر داشت و در جمیع علوم صوری و معنوی بہرہ کامل و احیاء سنت آباء و اجداد و مشائخ چشتیہ کما حقہ فرمود **نقل است** از مجالس حسنیہ کہ والدہ ایشان مفخر النساء صاحب نفس بود ہر چہ میفرمود ہمان بوقوع می آمد روزے حضرت شیخ علم الحق والدین محمد را فرمود کہ چراغ پسر من شیخ علم الحق والدین از فرزند او شیخ حضرت شیخ راجن روشن خواہد شد قطب ربانی حضرت شیخ حسن محمد میفرماید ہم چنانکہ آن مفخر النساء فرمودہ بود ہمچنان شد و رحلت ایشان بتاریخ بست ششم ماہ صفر المظفر و مزار ایشان در قلعہ ہر والا

	مشهور به پتن گجرات واقع است ؛	

وصل چهارم در ذکر آن سرور مشایخ کبار پادشاه اولیاء نامدار سلاله خاندان عظام قدوهٔ دودمان کرام شیخ الاولیاء والاصفیاء شیخ محمود معروف بشیخ راجن رضی الله عنه ؛

خرقهٔ خلافت از والد بزرگوار خود داشت و نیز یک نسبت شجرهٔ سهروردیه بحضرت ایشان از شیخ المشایخ قارن الملة والدین رضی الله عنه رسیده که تا الیوم آن نسبت در خیر آن بزرگوار جاری است والی یوم القیام جاری باد پس درین وصل برای بیان آن نسبت ذکر مشایخ سلسله سهروردیه منوده می آید و نیز در ضمن هر شیخ از مکان و تاریخ عرس هر چه که معلوم شده برخی از فوائد که مناسب نمود اجمالاً مذکور می گردد و بالله التوفیق ونعم الرفیق بسم الله الرحمن الرحیم حضرت شیخ قارن الملة والدین نسبت و خرقه خلافت از حضرت شیخ المشایخ مقتدای اولیای روزگار پیشوای صلحای عالی مقدار پادشاه اهل الیقین حضرت شیخ قاضی علم الحق والدین رضه میداشت و **منقول است** که مزار مبارک حضرت قاضی علم الحق والدین رضی الله عنه در شهر اوچه متبرکه واقع است اما محقق نشده و حضرت قاضی علم الحق والدین خرقه خلافت از حضرت شیخ المشایخ قطب الاقطاب مستغرق جمال لایزال شیخ صدر الدین راجو المعروف براجن قتال رضه پوشیده **نقل است** از مراة الاسرار که حضرت مخدوم جهانیان رضه می فرمود که حق تعالی مرا بخلق مشغول گردانید و شیخ راجو را بخود و وی پیوسته در عالم استغراق بودی و با خلق اختلاط نه کردے و بغایت عظیم القدر بود و زبان قاطع داشت از قهر و لطف هر چه بر زبانش گذشتے در ساعتے بوجود آمدے - صاحب تاریخ محمدی

می نویسد که اکثر مردم را پیوند بسلسلهٔ ارادت حضرت مخدوم جهانیان بواسطه اوست و بعضے بوساطت ولد آنحضرت ناصرالدین محمود نیز میرسند و در اخبار الاخیار می گویند که حضرت شیخ صدرالدین راجو ارادت و خرقه خلافت از پدر بزرگوار خود حضرت سیدی احمد کبیر رضی الله عنه نیز رسیدست لیکن در سلسلهٔ ما همین نسبت که از برادر خود میدارند ثابت است و کرامات و خوارق عادات آنحضرت بسیار مشهور است و معروف و کما الشمس اظهر من الشمس حاجت بذکر نیست و تا الیوم اگر بر مرقد مبارکش کسے چند روز متواتر برای حاجت برود بسرعت بمراد برسد و برای بر آمدن حاجات کذائی که عبارت از روغن زرد و دلیه گندم و قند سرخ مساوی حلوا پخته معروف و مشهور مجرب است و نیز قطعه چوب کنار و بیدار آن بهم آمیخته اند و بر خانقاه مبارک ایشان موجود است بجهة دفع تپ غب متعارف است و بعمل آمده و از خلفاء آنحضرت اکثر بتکمیل رسیده اند و خلفاء صاحب ارشاد شده مرقد منور ایشان در اوچه متبرکه اظهر من الشمس است و وفاتش شب شنبه شانزدهم ماه جمادی الآخر ۸۲۷ سنه سبع و عشرین و ثمان مائة واقع شده و حضرت صدرالدین شیخ راجن قتال النسبة خرقهٔ خلافت از شیخ المشایخ قطب الاقطاب و ستاد العصر فرید الدهر محدث مفسر قرة عین البتول افتخار آل رسول حضرت جلال الحق والشرع والدین حسین المعروف بمخدوم جهانیان جهان گشت رضی الله عنه بن حضرت سیدی احمد کبیر بن قطب الاقطاب فرد الاحباب حضرت سید حسین جلال الدین بخاری رضی الله عنه میداشت و حضرت مخدوم جهانیان از منفتان روزگار و عارفان صاحب اسرار بود و در علوم ظاهری و باطنی و در فقر و استغنا نظیرے نداشت و در جمیع امور صوری و معنوی قدم بر قدم آنحضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم میرفت و اورا قبولیتے تمام داحوالے بزرگ و نفسی قاطع دست داده بود و او خلیفه پیران چهارده خانواده است و از جامع العلوم منقول است که حضرت مخدوم جهانیان را اگرچه از جمیع مشایخ نسبت خلافت رسیده اما نسبت

شیخ صدرالدین بحضرت مخدوم جهانیان

رعایت بسیار میفرمودند یکی نسبت سلسلۀ چشتیه علیه که از حضرات چراغ دهلوی بایشان رسیده
سکنه فرمود شیخ غریب پرور قاضی الحاجات رضه وقتی که حضرت سید غلام جهانیان لبشرف
بیعت غریب پرور ارادت نمود حضرت غریب پرور پرسید که در کدام سلسله ارادت دارند
سید موصوف گفت که از اولاد مخدوم جهانیان هستم او شان سلسلۀ سهروردیه دارند حضرت غریب
پرور فرمود که حضرت مخدوم جهانیان رضه بعد حصول نسبت سلسلۀ چشتیه از چراغ دهلوی رضه در
سلسلۀ دیگر بیعت کم میفرمودند حضرت سید غلام جهانیان نیز در سلسلۀ چشتیه منسلک شد الحمد لله علی
ذلک دوم نسبت سلسلۀ چشتیه بخاریه که از جد بزرگوار بایشان رسیده سیوم نسبت سلسلۀ
سهروردیه مکرمه که مذکور خواهد شد **نقل است** از جامع العلوم که چون حضرت مخدوم جهانیان
بمدینه مطهره رسید و بپایان روضه متبرکۀ آنحضرت صلی الله علیه وسلم باستاد و گفت السلام علیکم
یا جدی از روضۀ متبرکۀ آنحضرت جواب برآمد علیک السلام یا ولدی چون بذکر کرامات و خوارق
عادات ایشان حاجت نیست بعضی فوائد منقول از ایشان مذکور میشود **نقل است** از خزانۀ
جلالی که حضرت سید السادات حضرت مخدوم جهانیان رضی الله عنه کسی را که بیعت می کردند
میفرمودند من از آنها نیستم که کسی را مرید گیرم فاما عقد اخوت میکنم بحکم حدیث نبوی صلی الله
علیه وسلم اکثروا اخوان الخیر فان الله تعالی کریم یستحی ان یعذب الرجل بین یدی اخوانه
یعنی برادران دینی بسیار گیرید که خدای تعالی کریم است از کرم او نسزد که عذاب کند مردم
را پیش برادران او و مخدوم رضی الله عنه دست او میگرفت و باین عبارت میفرمود برادر
برادر توبه کنیم و میگفت استغفر الله لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه سه بار مرید
میخواندند و بعده میگفت اللهم اشرح صدره و دست مبارک بر سینۀ او می نهاد و بعده مقراض
اول موی پیشانی او قصر میکرد و بعده راست و چپ سر موی او قصر میکرد و در بعضی اوقات
بموی پیشانی اکتفا کرد و وقت زدن مقراض مخدوم رضی الله عنه میخواند اللهم قصر عنه
وامده واحفظه عن المعاصی بعد از زدن مقراض میگفت اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد و

و یا زلت وسلم اللهم ثبتنا علی التوبة واحفظنا بین المعصیة والحفظ منک
بحق محمد صلی الله علیه وسلم واهل البیت محمد علیه الصلوٰة والسلام و
بحق شیخ الکبیر بہاء الحق والشرع والدین والشیخ العارف صدر الحق والشرع
والدین وبحق الشیخ قطب العالم رکن الحق والشرع والدین قدس الله سرهم ان
تحفظنا عن المعاصی۔ بعده اگر کسے التماس حلق میکرد فرمودے حاجت نیست
تو بسنده است چون الحاح بسیار کردے اجازت حلق فرمودے بعده اگر کلاه موجود
میبودے فی الحال می پوشانید و بوقت پوشانیدن کلاه مخدوم قدس سره می خواند
الٰهی توجه بتاج الکرامات السعادات واحفظه عن المعاصی وثبته علی دین الاسلام
بعد از اجرای مقراض و دعا چیزے وصیت می فرمود بعضے را بتعلیم قرآن و فقه و بعضے را
بمشغولی ذکر لا اله الا الله و بعضے را بنگاه داشتن اوراد شیخ بہاء الحق والدین قدس سره
و بعضے را شیرینی بدست مبارک خود در دهن او میداد و دعا میخواند اللهم ارزقه حلاوة
الایمان **نقل است** از خزانه جلالی که مولانا شیخ قوام الدین بن ظهیر الدین سوال نبشت که
چون مریدے را شیخ نقل کند و رحلت فرماید از دیگر شیخ کامل که حیات باشد این مرید را
تربیت گرفتن باشد یا نے **جواب** بخط مبارک خود قلمی فرمود که در کتاب تحفة البررة
و در کتاب سلوک میگوید که بشیخے دیگر بپیوندد تا اورا از وتکمیل حاصل آید و سعی او باسلوک
ضائع نشود و هم در تحفه می نویسد که هر چند مشایخ بیشتر باشند در میان او و در میان حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه وسلم طریقه روشن تر باشد چنانچه شمع و چراغ در موضع بیشتر روشنائی
بیشتر پیدا آید و از بعضے کتب اصحاب شیخ نجم الدین کبرا رضی الله عنه معلوم شده است که
خدمت شیخ نجم الدین قدس سره را سه شیخ بوده یکے شیخ اسمٰعیل قصری دوم عمار یاسر
سیوم ضیاء الدین ابی النجیب رضوان الله علیهم اجمعین و از این سبب بود که اورا شیخ ثلاث
می گفتند زیرا چه مدد و قوت او از سه شیخ بود و چون از طبقات مشایخ صوفیه این نوع محقق

بعینی است واجب باشد بروی که خود را بیکار و ضائع نگذارد و در تحکم شیخ درآید تا حق تعالی
او را کمالیت روزی کند و حضرت شیخ فضل الله ضیاء عباسی در جواهر جلالی آورده که شیخ
قوام الدین مذکور در اوچ متبرکه همین سوال را استفتا از بزرگان عصر نموده و حضرت جمال
درویش اوچه رضی الله عنه همین جواب سابقه مرقوم اوشان را قلمی نموده و حضرت
مخدوم جهانیان تصحیح جواب فرموده بقلم مبارک خویش همین عبارت تحریر فرموده قد اصاب
الشیخ المرشد الاستاد المجتهد فیما اجاب یعنی حضرت جمال درویش رضی الله عنه جواب
مصیب فرموده است و حق گفته است و نیز حضرت مخدوم جهانیان رضی الله عنه این
کلام مرقوم فرموده وکان الشیخ القطب جلال الحق والشرع والدین ابی سعید التبریزی
قدس الله روحه فلما توفی شیخه قبل کماله فی السلوک وجاء الی الشیخ العارف قطب
المعارف شهاب الحق والشرع والدین الکبری السهروردی قدس سره فتاب عنده
وتمم سلوکه بتربیته واجازه بالدعوة والارشاد رضی الله عنهم والله اعلم بالصواب
و در زیر استفتا این چنین رقم فرموده کتبه حسین ابن احمد حسینی البخاری نصره الله تعالی بحبیبه
المصطفی و جعل لی به خیر الحق اللهم آمین و نیز در جواهر جلالی مسطور است بعضی مردمان با پیری
بیعت کرده باشند پیران لبسند نکنند نزد یکی دیگر می روند و بیعت می کنند و خرقه او هم می ستانند
این معنی چیزی نیست زیرا که مرید محبت حق باندازه محبت پیر خود حاصل کرد چون با دو پیر بیعت
کند خرقه دو پیر شاید چگونه راست آید زیرا که در رفتن به پیری دیگر اختلاف مشایخ است
تکلیف بیعت و چون وی رفته شود باید که در آن حال زبان پیر خود را یاد کند و دل را
حاضر گرداند نکته حضرت شیخ عزیز بر سر منبر فرمودند که مرید را درست نیست که به پیر دیگر ارادت
آرد بلکه اعتقاد هم درست نیست که در پیر خود آن فائده کرا نه دیگر بیسکرد می بیند پیر خود را
ناقص دانست او خود همیشه در نقصان باشد و اگر در پیر خود مسیدانند لیس پیش دیگر رفتن
چه سود مگر کسیکه در هر جا پیر خود می بیند آن را مضائقه نیست و اگر پیر رحلت فرموده باشد

بخلفاء پیر خود رجوع کند **نقل است** از اخبار الاخیار مشہور است کہ وی بہر درویشی کہ مصافحہ
کردے نعمت او را بگرفت یعنی چندان بتوجہ خدمت کردے و ادب ورزیدے کہ آن کس
بے اختیار شدہ نعمت خود را بوے ایثار میفرمود و ولادت حضرت سید مخدوم جہانیان قدس
سرہ در شب برات ماہ شعبان سن سبع و سبعمائة واقع شدہ و مدت ہفتاد و ہشت سال قید
حیات بود و بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ روز چہارشنبہ عید قربان سن خمسہ و ثمانین و سبع مائة در
آخر سلطنت سلطان فیروز شاہ بادشاہ دہلی برحمت حق پیوست و در خطۂ اوچ متبرکہ مزار فیض
ایشان اظہر من الشمس است و زیارتگاہ شرق و غرب و حضرت مخدوم جہانیان خرقۂ خلافت
از حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب سلطان الاولیاء غوث العالم حضرت شیخ
رکن الحق والدین رحمة اللہ علیہ کہ کنیت ایشان ابو الفتح و لقب ایشان شیخ فیض اللہ است
پوشیدہ و حضرت ایشان پنجاہ و دو سال بر سجادہ پدر و جد بزرگوار خود نشستہ بایثار
طالبان قیام داشتند و صاحب علوم ظاہری و باطنی و کشف و کرامات و لبس عظیم القدر جلیل
الشان بودند کہ کتب از اوصاف ایشان مملو اند **نقل است** کہ وقتی والدۂ ایشان بسلام
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رضی اللہ عنہ آمدہ بودند و حضرت شیخ تعظیم نمودند و دران
ایام والدۂ شیخ رکن الدین را تعجب آمد کہ سبب تعظیم چہ باشد حضرت شیخ فرمودند کہ تعظیم برای
شخصی است کہ در شکم شما است و او چراغ خاندان ما است وفات ایشان نہم ماہ جمادی الاول
سال ہفتصد و سی و پنج در رکعت آخر صلوٰة تسبیح واقع شدہ **نقل است** از حضرت چراغ دہلوی
رضی اللہ عنہ کہ چون حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح از ملتان بدہلی آمدی خلق را از علم
ظاہر و باطن ایشان ہر روز روز عید می بود و ہر شب شب قدر **نقل است** کہ حضرت
رکن الدین پنج مرتبہ در دہلی تشریف آوردہ و بخدمت حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ
عنہ بسیار صحبت و اتحاد بود **حکایت** حضرت غریب پرور شیخ سلطان المشائخ ثانی میفرمودند
کہ روزے حضرت شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ و حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ

در یک مجلس بودند شخصی سوال کرد که سبب هجرت حضرت نبی علیه الصلوة والسلام از مکه
مبارک چه بود حضرت شیخ رکن الدین والعالم فرمود که در خاطر من چنین می آید که بعضی کمالات
حضرت جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم را موقوف برین هجرت بود که وقت
نزول حضرت علیه الصلوة والسلام در مدینه آن باقی کمالات نبوة آنجا حاصل شده و
حضرت سلطان المشایخ رضی الله عنه فرمودند که در خاطر من چنین می آید که چون بعضی کسان
بسبب ضعف و دیگر موانع در حضور آنحضرت در مکه معظمه مستفید نتوانستند شد برای فیض رسانی
اوشان هجرت واقع شد حضرت شیخ غریب پرور فرمودند سبحان الله چه تواضع
بیکدیگر میداشتند که حضرت رکن العالم در وقت وفات حضرت سلطان المشایخ هم در دهلی
بودند و امامت نماز جنازه حضرت سلطان المشایخ رضی الله عنه ایشان نمود و آن مرتبه
حضرت شیخ رکن العالم را بسیار مدت اتفاق اقامت در دهلی شده بود حضرت شیخ
رکن العالم می فرمودند حکمت اقامت ما این بود که حق تعالی مرا بسعادت امامت جنازه
سلطان المشایخ مشرف گردانیده الله الحمد. مدت عمر حضرت شیخ رکن العالم هشتاد و هشت
سال است و وفات ایشان در هفتم جمادی الاول سال هفتصد و سی و پنج هجری و بقولی تاریخ
شانزدهم ماه مذکور و نزد بعضی ماه رجب اوّل مزار مبارک ایشان از پایین مرقد مبارک جد
خود حضرت شیخ بهاؤالدین زکریا نموده بودند بعد از مدتی باشارت غیبی روضه مبارک
ایشان علحده نمودند که تا حال حاجت روای خلق الله است و حضرت شیخ رکن العالم خرقه
خلافت از پدر بزرگوار خود شیخ المشایخ برهان العارفین سند الواصلین حضرت شیخ صدرالدین
محمد رضی الله عنه میداشت نقل است که حضرت شیخ بهاؤالدین زکریا را هفت پسر بودند
بعد از آن حضرت اموال و اسباب که مانده بود بهفت جا قسمت نمودند از انجمله مقدار
هفتاد لکهه تنکه از نقد و اجناس دیگر شیخ صدرالدین عارف ارث رسید همه را در اوّل
روز نصیب درویشان و فقرا نمود در ملک خود چیزی نگذاشت بعضی کسان عرض نمودند

بر مزار حضرت صدرالدین [illegible] ملتانی [illegible]

که حضرت شیخ الشیوخ این قدر مال عظیم داشت که هفتاد گله گوسفند یکبار ببخشید
و الله صاحب نزد خود هیچ نگذاشته نموده‌اند که درویشان را افسون این مار میسر آمد و در
داشتن او ایشان حکمت و نفع نظر خلق الله بود که جمال فقر ایشان تمام حسن داشت و این
درویش را افسون این مار کی آید وفات حضرت ایشان روز سه‌شنبه بیست و سوم
ذی الحجه سال ششصد و هشتاد و چهار هجری بود و شیخ حضرت صدر الدین محمد خرقه خلافت
از پدر بزرگوار خود غوث الکاملین غیاث العالمین ملقب به شیخ الشیوخ حضرت بهاء الحق
والدین ذکریا ملتانی قدس الله سره پوشیده است و ایشان را درین طریق شانی عظیم
و حالی قوی بود و در ریاضات و مجاهدات نظیر نداشت و در کشف و کرامات در میان
مشایخ کبار ممتاز بود و سلسله نسبت و با سند تلقین که چیدا ورای حضرت امیر المومنین علی
کرم الله وجهه است منتهی میشود و سلسله سهروردیه از ایشان اشتهار یافت و چندین خلفاء
صاحب کمال تجرید و ذی صاحب ارشاد شده‌اند از انجمله یکی حضرت قطب الاقطاب شیخ سرخ
شاه سید جلال الدین رحمة الله علیه جد حضرت مخدوم جهانیان بخاری است رضی الله عنه
چون این بیچاره را بجناب ایشان ربط بندگی است بیعت واجب آمد چنانکه آمد نام او
شریک کردن رمزی از انعام او لهذا برخی ذکر ایشان کرده می‌شود حضرت
قطب العالم سید جلال الدین بخاری بن حضرت سید جعفر بن حضرت سید محمد بن حضرت
سید محمود بن حضرت سید احمد بن حضرت سید عبد الله بن حضرت سید علی اصغر بن سید
حضرت امام جعفر ثانی بن سید حضرت امام علی النقی الهادی بن حضرت امام محمد تقی
الجواد بن حضرت امام علی موسی رضا بن حضرت امام موسی کاظم بن حضرت امام جعفر
صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امیر المومنین
امام حسین بن حضرت امیر المومنین علی المرتضی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم
اجمعین است خوارق عادات و کرامات آنحضرت سید جلال الدین لا تعد و لا تحصی

واکثر مشائخ دیار را دیده در باره ایشان چه ثنا گویم فی الواقع این ذات مبارک درمزاج تصرف شاهی میدارد **نقل است** که حضرت مولانا و شیخنا حضرت خواجه نور محمد رضی الله عنه که بر مرقد منور ایشان تشریف می آوردند میفرمودند که چنانکه بر مکان حضرت خواجه غریب نواز راحت می آید اینجا نیز بران طور راحت حاصل میشود و روزے سرنائی بر مرقد مبارک ایشان سرنا می نواختند حضرت شیخنا فرمودند که تاثیر این مکان است که مانند لذت این سرنا و دیگر کسی جا ندیده شد مگر بر مکان حضرت خواجه صاحب که یکبار آنجا آمده یا اینجا می آید و از فرموده مبارک ایشان است که عارف هیچ چیز را صفی نمی شود بجز وصال و نیز فرمودند که علامت عارف سخاوت و مروت و شفقت و دوری از غفلت و بلند دیگرستگی و گریستن و نیز فرموده اوست من ترک الشهوات علی الدوام واحتمل الجفاء من الانام ورجع الی الله واعرض عما سوی الله فهو العارف بالله **نقل است** از شیخ غریب پرور که روزے لمعات نور از چهره مبارک شاه سید جلال الدین لامع میشد که چشم بیننده خیره میشد مریدان ازین حال بحضرت شاه صاحب عرض نمودند پس اوشان دست بخاکستر آلوده بر روے مبارک خود مالیدند از آن روز در فقراء اوشان این سنت جاری شده و نیز حضرت غریب پرور میفرمودند که روزے حضرت شاه سید جلال الدین در ظاهر وقت نماز پیشین در خواب راحت گذرانید وقت عصر برخاسته بنماز عصر مشغول شدند یکے خادم گستاخی کرده عرض نمود که حضرت مبارک نماز ظهر نخوانده و بے وضو در نماز مشغول شده چه معنی دارد فرمودند این درویش در مسجد صفی الحق نماز ظهر بجماعت ادا کرده و همان وضو اینجا رسیده بنماز مشغول شده خادم جهت تحقیق آنجا رفت فی الواقع همچنان بود که خود میفرمودند اینجا شیخ حضرت غریب پرور فرمودند که امروز عام بر خاصان درست نیست و از جمله خلفاء حضرت بهاؤ الدین ذکریا

ذکر شیخ فخر الدین عراقی که دانا و آنحضرت است **مقوله اوست** - ما مهر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم + از جمله صفات از پی آن ذات گذشتیم + الی آخره - چو راز خود بگشتیم کردند خود فاش + عراقی را چرا بدنام کردند + و از انجمله میر سید حسینی صاحب نزهة الارواح است و حسن افغان که در حق او حضرت شیخ می فرمودند که روز قیامت حق تعالی اگر از ذکریا پرسید که بدرگاه ما چه تحفه آوردی عرض نمایم که حسن افغان را آورده ام و از انجمله حضرت سید عثمان قطب جهان مشهور بلعل شهباز رضی الله عنه کشف و کرامات و تصرف اوشان ظاهر و باهر است و از انجمله امیر سنجی سهروردی رضی الله عنه و از انجمله شاه عالم مشهور به پیر بتیه است رض **نقل است** بعضی مردم از حضرت شیخ الشیوخ سخنان بخدمت حضرت شکر گنج رسانیدند که موافق حضرت گنج شکر نبود پس معذرت آنحضرت شیخ الشیوخ رقعه بخدمت حضرت گنجشکر نوشت که درمیان ما و شما عشقبازی است سخن دیگر گنجایش ندارد و حضرت گنج شکر جواب نوشت که درمیان ما و شما عشق است و بازی نیست **وفات** حضرت شیخ بهاؤ الدین ذکریا بن شیخ وجیه الدین بتاریخ هفتم ماه صفر المظفر در ۶۶۵ششصد و شصت و پنج سال درزمان سلطنت سلطان غیاث الدین بلبن واقع شده و مرقد منور ایشان در ملتان شریف دار الامان گشت و حل مشکلات کافه انام گردید و عمر مبارک ایشان یکصد سال کامل بود نه بیش و نه کم و حضرت شیخ بهاؤ الدین **ذکر یا نسبت** و خرقه خلافت از قبله ارباب بصیرة محقق باسرار حقیقت ممتاز بعشق ربوبیت غوث عصر وحید دهر حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی رض پوشیده است و کنیت ایشان ابوحفص و لقب شیخ الشیوخ و نام ایشان عمر بن محمد بکری از اولاد حضرت ابا بکر صدیق اند رضی الله عنهم و آنحضرت را تصانیف بسیار است از انجمله عوارف المعارف است که دستور العمل جمیع مشایخ خصوصا دستور مشایخ ماست **نقل است** از نفحات

که در وقت ابتدای حال بخدمت حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی رسیده و
می آرد که شیخ سعد الدین حموی پرسیدند که شیخ محی الدین عربی را چون یافتی گفت بحر مواج
لانهایة و پس گفتند شیخ شهاب الدین را چون دیدی گفت نور متابعت النبی صلی الله علیه وسلم
فی جبین السهروردی شیٔ آخر و **وفاتش** روز چهارشنبه غره ماه محرم الحرام سنه ۶۳۲ اثنا
و ثلثین و ست مایة در زمان خلافت ابو جعفر منصور است مرقد منور ایشان درون شهر
بغداد است و آنحضرت شیخ شهاب الدین نسبت و خرقه خلافت از عم بزرگوار خود شیخ المشایخ

ذکر حضرت ضیاء الدین

مقتدای ارباب طریقت کاشف اسرار حقیقت حضرت شیخ ضیاء الحق والدین ابی النجیب عبد القاهر
سهروردی میداشت و سلسله نسب وی به حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه می رسد و حضرت
نجیب الدین خرقه خلافه از حضرت شیخ احمد غزالی هم میداشت و در سابع عشر خزانه جلالی مذکور
است که خرقه خلافه از قطب ربانی غوث صمدانی محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی هم داشت
چنانچه این نسبت در سلسله قادریه مذکور خواهد شد **وفاتش** بتاریخ هفدهم ماه جمادی الآخر
روز جمعه سنه ۵۶۳ ثلث و ستین و خمسمایة در زمان خلافة ابو المظفر یوسف واقع شده و در سفینه
آورده وفات ایشان در شب دوشنبه دوازدهم ماه جمادی الآخر است و درین سلسله

ذکر حضرت شیخ وجیه الدین

سهروردیه نسبت و خرقه خلافة از عم بزرگوار خود شیخ المشایخ مظهر آیات الهی کاشف اسرار
نامتناهی قدوة الطریقة سر الحقیقة خادم الشریعة حضرت شیخ وجیه الدین ابی حفص عمر
سهروردی رضی الله عنه مقرر است حضرت شیخ وجیه الدین از اجل مشایخ اند وفات ایشان

ذکر حضرت شیخ وجیه الدین

) و مزار شریف ایشان در بغداد است و حضرت شیخ وجیه الدین خرقه خلافه از حضرت
شیخ المشایخ والد بزرگوار خود حضرت شیخ محمد بن عبد الله سهروردی المعروف بعمویه پوشیده
نقل است از خزانه جلالی که حضرت شیخ ابی حفص سهروردی را والد خود محمد بن عبد الله
معروف بعمویه و حضرت شیخ اخی فرخ زنجانی بشارکت یکدیگر خرقه پوشانیدند و نیز در خزانه

ذکر خواجه اخی فرخ زنجانی

جلالی در وصایا از کلام حضرت مخدوم جهانیان منقول است لبس الخرقة وجیه الدین عمر من والده

محمد بن عبد الله المعروف بعمویه و من الشیخ اخی فرخ زنجانی احد بهما شارکا لید الآخر فی الخرقة
پس برین قول حضرت محمد بن عبد الله و حضرت فرخ زنجانی که در سلسله مرقوم میشوند بنابر
مشارکت بخشیدن خرقه خلافة نه آنکه محمد بن عبد الله خرقه خلافة از حضرت اخی فرخ زنجانی داشت
بلکه او شان حضرت محمد بن عبد الله خرقه خلافة از حضرت احمد اسود دینوری داشت و حضرت
احمد از حضرت ممشاد دینوری و حضرت ممشاد دینوری از حضرت جنید بغدادی می داشت
رضی الله عنهم **فائده** این حضرت ممشاد دینوری غیر آن ابو ممشاد علو دینوری است که
در سلسله چشتیه مرقوم است بدانکه **وفات** حضرت اخی فرخ زنجانی روز چهارشنبه غره
رجب در سنه سبع و خمسین و اربعمایة در زمان خلافة ابو جعفر عبد الله واقع شده در قصبه
زنجان مزار منور ایشان است و حضرت اخی فرخ زنجانی نسبت و خرقه خلافت از حضرت
شیخ المشایخ قدوة الاولیاء سراج الاصفیاء حقایق شناس حضرت شیخ ابو العباس نهاوندی
رضی الله عنه میداشت نام ایشان احمد بن محمد بن الفضل است **نقل است** از نفحات که
ایشان فرمود که آنانکه خداوند همت اند اگر دست چپ ایشان را از حق تعالی سبحانه مشغول دارد
بدست راست خود آن دست چپ خود را قطع میسازند و حضرت شیخ ابو العباس خرقه خلافت
از شمس العارفین بدر الکاملین حضرت شیخ المشایخ شیخ ابی عبد الله خفیف رضی الله عنه
پوشیده و نام ایشان محمد بن خفیف است حضرت ایشان در وقت خود شیخ المشایخ بوده
اند و را شیخ الاسلام نیز میگفتند وی در علوم ظاهر و باطن مقتدا بود اکثر جماعتی از اهل تصوف
تولی بوی میکردند و ایشان را تصانیف بسیار است و آن نظر که او را در حقایق و اسرار بوده
در عهد او کسی را نبود بعد از وی در پارس خلقی ماند که نسبت بوی نداشت و آنانکه با وی نسبت دارند
او شان را خفیفان خوانند **نقل است** از مرآة الاسرار چون وفاتش نزدیک رسید
خادم را گفت که من بنده عاصی و گریز پا بودم غلی بر گردن من نه و بندی بر پایم نه و
همچنان روی بقبله بنشان باشد که در پذیرد پس بعد وفات شیخ خادم این عمل خواست

حضرت شیخ ابو العباس نهاوندی

حضرت شیخ ابو عبد الله خفیف

آغاز کرد ہاتفے آواز داد کہ ہان ای بیخبر مکن میخواہی کہ عزیز کردہ ما را خراب گردانی کمالات
وخوارق عادات بحدیست کہ در تحریر آید وفاتش در زمان خلافۃ ابوبکر عبدالکریم بن
مطیع بتاریخ بست سیوم ماہ رمضان المبارک ۳۶۹ ھ تسع وستین وثلثمایۃ وبقولے در ۳۳۱ ھ
ثلثین وثلثمایۃ واقع شدہ ودر سفینہ آوردہ کہ وفات ایشان در سال سیصد وہفتاد ویک
ہجری است مرقد ایشان در شیراز است مدۃ عمر بقولے نود وپنج سال است وبقولے یکصد وچہار
سال وحضرت شیخ عبداللہ خفیف خرقہ خلافت از شیخ المشایخ مقتدای روزگار پیشوای اہل اسرار
حضرت ابی محمد جعفر حذاء اصطخری رضی اللہ عنہ پوشیدہ است ایشان از مشایخ کبار آن بلاد
اند **نقل است** از نفحات الانس کہ حضرت شیخ عبداللہ خفیف گفتہ است کہ ابوجعفر حذاء
صاحب حسین بن حمویہ از اصطخر نزدیک ما آمد ابن زیدان گفت آرزوی آن دارم کہ امشب وے را
نزدیک ما حاضر کنی ویرا بمجلس وحاضر کردم در اثنای مجلس ابن زیدان حذاء را گفت دوست میدارم کہ از
حکایات خود چیزے بگوئی گفت مرا خود حکایتے نیست اما اگر میخواہی آنچہ از مشایخ دیدہ ام یا ترا
حکایت کنم ابن زیدان گفت من ہم این میخواہم حذاء گفت من وجمعی دیگر پیش حسن بن حمویہ نشستہ
بودیم ووے سر در پیش افگندہ بود ناگاہ صیحہ زد وبآن صیحہ از ما غائب شد مادر یکدیگر مینگریستیم
وبا یکدیگر گفتیم این قصہ را باہیچکس نگوئید کہ نخواہند گفت باز نادرہ دیگر آوردہ اند شش روز بودیم کہ
وی را ندیدیم واز وے خبر نشنیدیم وہر کہ از وے خبری پرسید میگفتیم مشغول است بعد شش روز ناگاہ
میدیدیم کہ از مسجد در آمد متغیر اللون واز ہیبتے کہ داشت کس را با وے امکان سخن گفتن نبود ومن ہمیشہ
با وی انبساط میکردم گفتم ایہا الشیخ نزدیک مقدارے پنیر تازہ است اجازت میدہی کہ بیارم؟
شیشہ ویرا پنیر تازہ خوش می آمد گفت بیار آوردم یک لقمہ بخورد پس اشارہ کرد کہ بخورید شیخ عبداللہ
خفیف گفت کہ ابن زیدان روی بمن کرد کہ ہیچ شک نیست کہ این مردیست صادق اما این حکایات
را باور نمیدارم حیلہ سازد کہ مرا باور شود گفتم کہ از برای شیخ جامۂ خواب بیندازید تا خواب کنند واز
ہیچ راہ برآساید جامۂ خواب انداختند شیخ بخواب شد ومن با ابن زیدان نشستم وآن را

بیان میکردم تا آنوقت که گفت باور داشتم و شیخ عبد الله را پرسیدند که آنحال چگونه بود گفت
وی از مکان خود دور شده بود اما آن را لباسے پوشانیدند که بآن از ابصار غائب شد ؛

ذکر حضرت ابو عمر اصطخری

حضرت ابو جعفر خراز خرقهٔ خلافت از حضرت شیخ المشایخ سلطان الزاهدین برهان العاشقین
حضرت شیخ ابی عمر اصطخری رضی الله عنه که اسم مبارکش عبد الرحیم است میداشت نقل است از
نفحات الانس که جعفر خراز گفته است که باصطخر رفتم تا عبد الرحیم را زیارت کنم به در سرای وی
رسیدم دیدم که خراب شده است بروی در آمدم دیدم که در زاویه خانه نشسته با کهنه خرقه و بر روی
بلای که حیران شدم و ترحم کردم مرا گفت ترا چه شد که حیران شده گفتم و عجب حالی می بینم از
جا برخاست و بپایان سرا فرود آمد و سنگی عظیم بر داشت و بر بام برد و گفت برخیز ای قوی و
این را فرود آر من عجب ماندم گفت امروز هفده روز است که هیچ نخورده ام بیرون رو و هر چه توانی
بیار شاید که مرا اشتها آید و با تو بخورم من بیرون آمدم و از هر چه در بازار یافتم چیزے آوردم و
پیش وی نهادم در آن نگریست و گفت بنشین بخور شاید که مرا رغبت شود بنشستم و برغبت خوردن
گرفتم در میان آن چیزها که آورده بودم یک خربوزه بود آن را بہ بردم گفت از این پاره ای بمن ده
اندکے باوے دادم دندان در آن زد و خائیدن گرفت نتوانست که فرو برد بینداخت گفت
بردار که دل بسته شده

ذکر حضرت شیخ ابو تراب نخشبی

حضرت عبد الرحیم اصطخری خرقهٔ خلافت از اجل مشایخ کبار و مقتدای زمانه
نامدار شهنشاه اولیاء دهر شیخ المشایخ حضرت شیخ محمد عسکر المعروف ابو تراب نخشبی بن محمد بن
الحسین الحسین پوشیده نقل است از نفحات که با حضرت ابو حاتم عطار البصری و حاتم
اصم بلخی صحبت داشت و از مقوله اوست که عارف آنست که همه چیز او را تیره نکند و همه چیز
باو روشن شود و هم او شان گفته که نیست از عبادات چیزے با منفعت تر از اصلاح خواطر
ولهاء و هم وے گفته من شغل مشغولا بالله عن الله ادرکه المقت فی الوقت و هم
وی گفته اذا تواترت علی احدکم النعم فلیبک علی نفسه فقد سلک غیر طریق الصالحین
و کان هو یقول بینی و بین الله عهدا ان لا امد یدی الی حرام الا قصرت یدی عنه و هم وے گفته که

که چون اعراض حق سبحانه بنده را همراه شود زبان او در حق اولیاء بطعن و رد و انکار دراز شود
حضرت ابوتراب در بادیه در حجاز بود باد سموم او را بسوخت پس از یک سال جماعتی در انجا
رسیدند و او را دیدند ایستاده روی بقبله و خشک شده و کوزه در پیش نهاده و در دست عصا
گرفته در سن خمس و اربعین و مائتین و در سفینة آورده است که **وفات** ایشان بهفدهم
جمادی الاول واقع شده و حضرت ابو تراب نخشبی خرقه خلافة از شیخ المشائخ بادشاه معظم
قدوه اولیاء مکرم حقیقة محبسم حضرت شیخ حاتم اصم رضی الله عنه پوشیده گشت و وے
ابو عبد الرحمن است و تمام والد بزرگوار ایشان عنوان **نقل** است از نفحات که وی اصم نبود
ضعیفه با وے سخن میگفت در اثنای سخن با وے از وے صدا در شد جهة دفع خجالت وے
گفت آوازے بلند ترکن یعنے با وے چنان ظاهر نمود که گوش حاتم گرانست و سخن باریک نمیشنود
آن ضعیفه شادان شد و آن لقب بر وے بماند شخصے از وے طلب موعظه نمود فرمود ۲ ۱
۲ اردت معصیة مولاک فاعصه فی موضع لایراک بزرگے چیزے فرستاد
قبول کرد گفتند چرا قبول کردی گفت در گرفتن آن ذل خود و عز وی و در نگرفتن عز خود و ذل وے
دیدم **نقل است** روزے از وے پرسیدند از کجا میخوری گفت ولله خزائن السموات و
الارض ولکن المنافقین لا یفقهون **وفاتش** در زمان خلافت عبد الله بن
هارون رشید در ۲۱۴ سنه اربع عشر و مائتین و بقولے در سن سبع و ثلاثین و مائتین واقع شده
و حضرت حاتم اصم خرقه خلافت از حضرت شیخ المشائخ متوکل ابرار متصرف اسرار پیشواے
اولیاء نامدار خواجه ابو علی شقیق بن ابراهیم بلخی رضی الله عنه پوشیده و وی از طبقه اولی است
از قدماء مشائخ بلخ است **نقل** است از نفحات که حضرت شقیق بلخی فرمود که توکل آنست
که دل تو آرام گیرد بانچه حق تعالی وعده فرموده است و در بعضے تواریخ بلخ مذکور است که
حضرت شقیق را در ۱۷۴ سنه اربع و سبعین و مائة در ولایت ختلان شهید کردند و مزار شریف وے
نیز در انجا است و حضرت ابو علی شقیق بلخی خرقه خلافة از حضرت سلطان التارکین مقرب

سیر حضرت شیخ حاتم اصم

سیر حضرت خواجه شقیق بلخی

حضرت رب العالمین تارک مملکت دنیا مالک سلطنت عقبی ظل اللہ فی عالم القدم رئیس ضرار
حضرت خواجہ ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ پوشیدہ ازینجا تا جناب رسالت مآب صلی اللہ تعا
علیہ وسلم این سلسلہ سہروردیہ وسلسلہ علیہ چشتیہ بہشتیہ یکی است لہذا تا اینجا اقتصار شد در سلسلہ چشتیہ
از حضرت خواجگان خواجہ سدید الدین نسبت خلافت بمشائخ کرام ما میرسد و در سلسلہ سہروردیہ
از حضرت شقیق بلخی ہر دو صاحب مرید و خلیفہ حضرت سلطان ابراہیم ادہم اند بدآنکہ
چون سلسلہ سہروردیہ باختتام رسید باز تتمہ ذکر حضرت شیخ محمود عرف راجن مرقوم میگردد
نقل است از مجالس حسنیہ کہ حضرت شیخ راجن در احمدآباد رحلت فرمود و پنج ماہ در میان
احمدآباد مرقد مبارک ایشان گشت بعد ازان حضرت شیخ المشائخ حضرت شیخ جمن ازانجا
بیرون در پتن نہروالہ گجرات بردند زیارتگاہ خلق اللہ ساختند نقل است از مجالس
حسنیہ کہ حضرت شیخ جمن از زبان ملک صدر جہان بن مولانا خواجہ بن حضرت شیخ سراج الدین
محمد شنیدہ کہ در مجلس حضرت شیخ ابوالفتح چون بندگی شیخ راجن می آمدند از ہر جا کہ روئے
مبارک شیخ راجن میدید بر پا بیند و میگفت از ہر مجلسے کہ قطب الاقطاب خواجہ نصیر الدین محمود
دستار شیخ کمال الدین میدید استادہ بیشد بتاریخ بست و دویم ماہ صفر المظفر رحلت ایشان
واقع شدہ

وصل پنجم در ذکر آن قبلہ اہل یقین قدوۂ واصلین حبل متین مطلع
انوار رب العالمین شیخ المشائخ حضرت جمال الملت والدین المعروف بشیخ
جمن رضی اللہ عنہ۔

وخرقہ خلافت از پدر بزرگوار حضرت محمود راجن رضی اللہ عنہ پوشیدہ و بر مسند مشیخت و ساد
ارشاد کامروای طالبین گردیدہ نقل است از مجالس حسنیہ کہ مظہر التام الصمد حضرت
شیخ محمد بن شیخ حسن محمد از والد بزرگوار خود پرسید کہ حضرت شیخ جمن را حضرت شیخ نصیر الدین

بیعت پیر حضرت شیخ جمن جیو

بیعت و خرقہ خلافت حضرت شیخ جمال الدین جمن بن شیخ راجن

بن شیخ مجد الحق والدین بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین علامه رضی الله عنهم اجازت و
خرقه خلافت هم دادند حضرت شیخ حسن محمد فرمود که شیخ بر شیخ جمن چنان لطف نمود که بر
هیچکس فرموده اند شیخ جمن هم در خدمت شیخ راجن و در خدمت شیخ نصیر الدین هیچ تفاوت
نکردند اما اجازت بالتحقیق معلوم نیست حضرت شیخ مظهر الله التام الصمد شیخ محمد بن شیخ
حسن محمد رضی الله عنه میفرماید که من از شیخ المشایخ شیخ محمد بن شیخ جمن پرسیدم که حضرت شیخ
جمن خلافت از شیخ نصیر الدین هم دارند یا ندارند فرمودند که دارند مادر ما چنین فرموده اند
شیخ محمد بن شیخ حسن میفرماید که حضرت شیخ محمد بن شیخ جمن خلافت از والد بزرگوار من شیخ
حسن محمد گرفته بودند و نیز از پدر خود حضرت شیخ جمن مستفید گشته اند. کاتب الحروف می گوید لیکن
نسبت سلسله چشتیه در مشایخ ما از حضرت شیخ محمد بن شیخ حسن محمد جاری شده **نقل است**
از مجالس حسنیه که در ملفوظ خود حضرت جمن آورده که از حضرت والد خود شیخ محمود عرف راجن یاد
دارم که یکی از مریدان خواجه یعقوب میگفت که چون سلطان المشایخ حضرت شیخ نظام الدین شیخ
برهان الدین را یک گوش بستند چندین حضور شد که میفرمود کاشکی گوش دوم هم بستی تا مزید شدی
و آنچنان بود که حضرت سلطان المشایخ وقتی شیخ برهان الدین را دستار بر سر بست یک گوش در زیر
دستار آمد هم از آن روز شیخ برهان الدین غریب تا همچنان می بست و مریدان ایشان نیز همچنان
دستار می بندند **حکایت** منقول از مجالس حسنیه که چون شیخ نصیر الدین بن شیخ مجد الدین
بن شیخ سراج الدین بن شیخ علامه رحلت نمودند حضرت شیخ المشایخ شیخ جمن هردو فرزندان
شیخ نصیر الدین که شیخ احمد و شیخ ابو محمد باشد و والده ایشان زوجه حضرت شیخ نصیر الدین را
برای ادرار و وظیفه ایشان بطرف سلطان محمود بیجاپور بردند چون چند روز در بیجاپور
گذشتند آن فخر النساء بحضرت شیخ جمن فرمودند که ما اینجا عاجز شدیم به احمد آباد برویم حضرت شیخ
جمن فرمود که کار پادشاهان مشکل است مردمان شش ماه می گذرانند شما در چند روز عاجز
شدید بعد از آن فخر النساء در خواب دید که بندگی حضرت شیخ نصیر الدین آمده می گویند که

تفصیل کندوری

تا اگر کسی را مشکل شود کندوری بارواح بزرگان ما کنید تا کار روا شود **تفصیل** ده نیم
آثار آرد۔ ده نیم آثار گوشت۔ و دو آثار و ربع روغن دستور بارواح بزرگان بپزند تا کار
روا شود چون از خواب بیدار شدند بخدمت حضرت شیخ جمن بیان فرمودند که امروز
روز جمعه است سلطان بکسی ملاقات نمیکند اما موجب فرموده آن فخر النساء هر دو خوردگان
همراه کرده بجانب سلطان روانه شدند و آن فخر النساء بهمچنین کندوری مشغول گردید چون
حضرت شیخ جمن بر مکان سلطان محمود رفتند دیدند که سلطان محمود بدو سه مردمان استاده
شیخ جمن بخوردگان گفتند شما باشید تا خبر کنم حضرت شیخ جمن رفتند خدمتگاران سلطان
محمود دیده گفتند چرا تشریف آورده اند یکی کنیزک بود او گفت شیخ نصیر الدین رحلت فرمودند
ایشان بجهة فرزندان شیخ تشریف آورده برای خبر کردن میروند او شان گفتند بچه چیز
حاجت است بندگی حضرت شیخ جمن را گفتند شما خوردگان را همراه ببرید چون حضرت شیخ
جمن معه شیخ احمد و شیخ ابو محمد رفتند سلطان پرسید که یا شیخ این خوردگان کیستند حضرت شیخ
جمن فرمود بندگی حضرت شیخ نصیر الدین رحلت فرمودند ایشان فرزندان شیخ اند سلطان محمود
بسیار افسوس کرد و گفت مرا بسیار اشتیاق ملاقات بود اما چه کنم که ملاقات نشد بعده پرسید که
وظیفه حضرت شیخ چه بود شیخ جمن فرمود که یکهزار و دویست تنکه [۱۲۰۰] و دران وقت نادر کس باشد که
گوشه نشین بود و اینچنین وظیفه دارد و حضرت شیخ نصیر الدین برای ذات خود چیزی تصرف
نکردی و دران وقت عادت چنان بود نصف وظیفه بعد رحلت مقرر داشت می کردند سلطان محمود
فرمود ملک حمید الملک را تمام وظیفه بدهید و دوازده سوار فاضل کنید حمید الملک عرض کرد که
ایشان بزرگزاده اند ایشان را خواندن باید چون چاکرے باشد خواندن ایشان فوت
شود بعده سلطان گفت بدهید باز حمید الملک همین عرض کرد بعده سلطان گفت همین مقدار که
هست بدهید و مقرر دارید و قاعده حمید الملک بود که سلطان چیزے می فرمود او کار نمیکرد
تا دیگرے هم پروانگی بدهد دران مجلس ملک یوسف حاضر بود ملک یوسف فرمود ای ملک

حمید الملک فرمان بادشاه میشود که مقرر داشت ایشان تمام ندیدید ملک حمید الملک موجود
خوب باشد چون حضرت شیخ جمّن بازآمدند طعام مهیا شده بود **فائده** قطب الاولیاء
حضرت شیخ حسن محمد میفرمایند که هر کرا مشکل پیش آید می باید که این طعام پخته کنند کار آسان
شود و این کاتب الحروف نیز به تجربه آورده که سریع الاجابت است **و رحلت** حضرت
شیخ جمّن بن شیخ راجن رضی الله عنهما بتاریخ بیستم ماه ذی الحجه واقع شده و قریب والد بزرگوار
خود مدفون گشت ۞

وصل ششم در ذکر قطب الاولیاء شیخ الاتقیاء قدوة الاصفیاء حضرت شیخ المشایخ الموسوم بمحمد المعروف بشیخ حسن محمد رضی الله عنه ۞

باید دانست که شیخ حسن محمد بن شیخ احمد است که عرف میان جیو دارد و شیخ میان جیو بن شیخ نصیر الدین
و شیخ نصیر الدین فرزند شیخ مجید الدین و حضرت مجید الدین فرزند شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین علامه
است و شیخ مجید الدین برادر شیخ علم الدین است چنانچه بالا مذکور است پس شیخ حسن محمد برادر زاده
حضرت شیخ جمّن است و نسبت و خرقه خلافت از عم خود حضرت شیخ جمّن یافت و سر حلقه مشایخ
گردید و سنت پیران چشت احیاء نمود و دودمان خود را منور ساخت و مجالس حسنیه که حضرت شیخ
محمد صاحب جمع فرموده ملفوظ این حضرت است بلکه تمام کتاب چهل و دو نسخه شمه فیض او ست علی
الخصوص معانی حکایت چهار برادر خود را خود شرح فرموده در چهل و دو نسخه مرقوم است فی جمیع الخوارق
و کرامات آنحضرت را حدی نیست و از آن حضرت خلفاء بسیار اند علی الخصوص ابن حسنین شیخ
مظهر الله التام الصمد شیخ محمد صاحب فرزند و خلیفه او ست خلاصه آنکه اوصاف آنحضرت قطب الاولیاء
مستغنی البیان هست و مقوله شیخ سعدی را مصداق بیت فزون است اوصاف شاه جهان
نگنجد درین تنگ میدان کتاب ✤ گر آن جمله را سعدی انشا کند ۞ مگر دفتر دیگر املا کند ۞ اما
بعضی فوائد از مجالس حسنیه منقول میشود که حضرت قطب الاولیاء شیخ حسن محمد حکایت در سبب صوم

ستردن وقت ارادت فرمودند نقل است که حضرت آدم علیه السلام را هر فرزندی که متولد
میشد او را کسبی و کاری مشغول میکردی تا چند فرزندان شدند هر یکی که لایق کاری دانست
مشغول گردانید چون شیث پیغمبر علیه السلام بزاد حضرت شیث در ابتداء محبوب بود مهتر آدم
علیه السلام متأمل بود تا این لائق کدام کار کسب است همدرین جبرئیل علیه السلام بیامد و گفت که شیث
صوفی است بعد از آن شیث علیه السلام بخلوت مشغول شد تا چنان که خلق بدیشان تعلق گرفت و
آمد و شد خلق به شیث شد باز مهتر جبرئیل علیه السلام آمد و مقراض بر شیث آورد و گفت هر که
خواهد با تو تعلق کند بدین مقراض موی او از سر پستان تا میان تو و میان آنکس تعلق حاصل آید
اصل مقراض از اینجاست اما در اصل خرقه خلافت اختلاف است بعضی از مهتر ابراهیم علیه السلام
میگیرند و آن این است که چون نمرود لعین ابراهیم خلیل صلوة الله علیه را در منجنیق نهاد و در
آتش افگند در آن حال مجرد کرده بود و جبرئیل علیه السلام پیراهن از بهشت بیاورد ایشان را
پوشانیده تا آتش بر ایشان بوستان گشت و بعضی از پیغمبر ما صلی الله علیه وسلم میگیرند و آنچنان بود که
در شب معراج چون پیغمبر ما صلی الله علیه وسلم از حضرت رب العزة خرقه یافت حق تعالی رسول علیه
الصلوة والسلام را فرمود که میان یاران خود سوالی بکن و جواب این سوال هم رسول علیه الصلوة
والسلام را معلوم کنانید که هر که این جواب گوید این خرقه مر او را بدهی بعد از آن رسول الله صلی
الله علیه وسلم اول از حضرت ابوبکر رضی الله عنه سوال کرد که اگر این خرقه بتو دهم چه کنی جواب گفت
که من صدق ورزم بعده از حضرت عمر رضی الله عنه سوال پرسید او جواب گفت من عدل کنم
و انصاف ورزم بعده از حضرت عثمان رضی الله عنه سوال فرمود او جواب گفت که من سخا و
عطا ورزم بعده از امیر المومنین علی کرم الله وجهه سوال فرمود او گفت من بدین خرقه پرده
پوش خلق باشم و عیب خلق را بپوشم بعده حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم خرقه مبارک بخشید
و گفت بستان مرا فرمان بود که هر که این جواب گوید خرقه او را بدهی * نقل است - از
قطب الاولیاء شیخ حسن محمد رح که حضرت سید محمد گیسو دراز فرموده هر که خواهد که صوفی شود بیاید که

بیعت حضرت شیخ حسن محمد رض

هر روز هزار بار سورت اخلاص و هزار بار درود مبارک بخواند نقل است در بیعت
حضرت شیخ حسن محمد رضی الله عنه مردے لاهوری آمد و گفت درین زمان کسی اهل سماع نیست
فرمودند که اگر اهل سماع نباشند دنیا هلاک شود پس آن مرد گفت چنانچه در زمان ماضی همچو شیخ
نصیر الدین و سلطان المشائخ و حضرت گنج شکر و غیر ایشان بودند حال مثل ایشان کسی
نیست در جواب فرمودند در زمان اوشان همچنین مردمان می گفتند نکته قطب الاولیا
حضرت شیخ حسن محمد میفرمود اگر درویش حالات مخفی کرد و عادت وے اخفا باشد پیش مردمان
بگوید و اظهار کند معلوم شود که مرگ وی نزدیک آمده است نکته مناسب این یعنی حضرت غریب پرور
شیخے رض فرمود که قدوة العارفین والدی میان محمد شریف جیو رضی الله عنه در آخر عمر از اوشان
بسیار امور مخفیه سر میزد و پیش حضرت قبلهٔ عالم شیخ خود خواجه نور محمد صاحب این امر بیان
کرده شد. حضرت قبلهٔ عالم فرمود که معلوم میشود که میان محمد شریف جیو بمیدان آماده نشسته
اند بعد اندک مدت رحلت فرمودند انا لله وانا الیه راجعون نکته چون قطب الاولیا
شیخ حسن محمد را نسبة قادریه علیه از حضرت محمد غیاث نور بخش رسیده و خرقه خلافت از اوشان
هم پوشیده و تا الیوم این نسبة شجره قادریه عالیه در مشائخ ما جاری است و تا یوم الدین
جاری باد و تا ابد این سلسله پیوسته باد گردن ایام بدان نسبة باد لهذا درین وصل ذکر
مشائخ سلسلهٔ قادریه عالیه کرده میشود فائده کاز زبان حق ترجمان حضرت غریب پرور
شیخے شنیده و مطابق آن در خلاصة الفوائد نیز دیده که حضرت قطب جهان آبادی شیخ کلیم الله
رضی الله همه فرزندان خود را درین سلسلهٔ قادریه بیعت فرموده بودند و میفرمودند که سلسلهٔ
چشتیه بهشتیه پر از اجازات شاقه است و دامن حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه
فراخ است و باعث پوشیدگی و هر کس دران گنجایش میدارد بسم الله الرحمن الرحیم
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب
جمیعا انه هو الغفور الرحیم اما بعد فهذه شجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء

ذکر نعت سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین فخر الاولین والآخرین که اسم مبارکش
ازین بیت معلوم می آید ه علیه تمجید احمد وال ؛ علیه تاج مجد لا یزال ؛ صلی الله
علیه و آله وسلم بن حضرت عبد الله بن حضرت عبد المطلب بن حضرت هاشم بن حضرت عبد المناف
بن قصی بن کلاب بن مره بن کعب بن لوی بن نزار بن معد بن عدنان ولادت باسعادت
آنحضرت صلی الله علیه وسلم باتفاق علما و اهل سیر بعد از طلوع صبح صادق پیش از طلوع شمس روز
دوشنبه است و بقولے از امام محمد باقر رضی الله عنه ولادت آنحضرت بتاریخ دهم ماه ربیع الاول
بود چون آنحضرت چهل ساله شد آثار وحی بران ظاهر گشت **نقل است** از مراة الاسرار
که چون سال چهل و یکم برآمد آنحضرت بطریق معهود در عبادت بغار حرا مشغول بود که جبرئیل
بر آنحضرت ظاهر گشت و سوره کریمه اقرا باسم ربک الذی اه تعلیم نمود بعد ازان حضرت جبرئیل ع
حضرت صلعم را در میان صفا و مروه برد و هر دو پای خود را بر زمین زد چشمه آب پیدا شد
پس اول خود حضرت جبرئیل وضو ساخت بعد ازان ترتیب وضو بآنحضرت آموخت بعد ازان
حضرت جبرئیل امامت کرد دو رکعت نماز گذارد و آنحضرت بوی اقتدا نمود آنگاه جبرئیل گفت
طریق وضو و نماز گذاردن این است و تا الآن همان سنت درمیان مشایخ معمول است
که در وقت تلقین مرید دو رکعت نماز با وے میگذارند و در **وفات** آنحضرت صلی الله
علیه وسلم اختلاف است نزد جمهور ارباب ...... دوازدهم ماه ربیع الاول سال یازدهم از
هجرت است ه دوازده ربیع الاول با عز و شان ؛ سرور پیغمبران باذات حق شد
همقران ؛ این مقوله مولای مخدوم استادی سندی معادی و خالی مولوی صاحب مولوی
غوث بخش جیو مدظله است که اوشان نیز همچنین تحقیق کرده و اکثر اعراس را تحقق کرده و بیت
نظم فرمود که هر یک در موضع خود ذکر خواهد یافت و بقول بعضے دوم ماه مذکور است ؛ ؛ ؛
نقل است از مراة الاسرار که سلطان المشایخ در کتاب راحت القلوب از صحاح

مزار پر انوار حضرت غوث بخش جیو است که قریب خانقاه مخدوم جهانیان جهان گشت رض در چار دیواری تکیه او تکیه غوثیه شد ه فقیر الفقیر
ایشان است در کشمت ۱۲ نجم ۱۲

احادیث حدیث بروایة علی کرم الله وجهه مینویسد که وفات حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم
بتاریخ دویم ماه ربیع الاول واقع شد روز دیگر برای معجزه نگهداشتند و آنحضرت را نه حجره بود
از هر حجره یک روز طعام میدادند پس روز دوازدهم ابابکر صدیق رضی الله عنه طعام و اخر
کرد چنانچه جمله اهل مدینه را رسیده و شهرت تمام یافت و ازان جهة اهل اسلام میگویند که
دوازدهم ماه عرس آنحضرت است اما بروایت صحیح نقل آنحضرت دویم ماه ربیع الاول
بود بنا بران اکثر پیران چشت بتاریخ دویم ماه مذکور عرس میکردند و خرقه و خلافت معهود
از جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم حضرت امام المشارق والمغارب علی ابن ابی
طالب کرم الله وجهه را عطا شد نام ابیطالب عبدمناف و بقولی عمران چنانچه الغا در
اول این وصل مذکور شد +

[illegible] حضرت علی [illegible]

قصیده

آفتاب وجود اهل صفا	وان امام مبین ولی خدا
آن امام که قائم است بحق	در زمین و زمان ارض و سما
اوست جان حقیقة انسان	جمله فانی شوند او بر جا
او بعلم است بر سر عالم	او بفقر است بر سر فقرا
تا شود روشنت که والی اوست	یا من الخواجه کم کن این غوغا
مومنان جمله رو باو دارند	که امیر است هادی و مولا
گفت احمد خود از سر تحقیق	که علی است ولی هر دو سرا
سر او دید سید کونین	در شب قرب و مقام دنی
او علی است ابن عم رسول	اوست والی و شوهر زهرا
از علی می شنید نطق علی	بعلی خبر علی نبوة انبا
ذره نیست جز مثبت او	از ثری تا که فوق فرق ثری

عارفان را جمال و قدرت قادر	شادی جان مردم عرفا
ما همه ذره ایم او خورشید	ما همه قطره ایم او دریا
ما همه مرده ایم او زنده	ما همه پستی ایم او اعلی
شمس دین چونکه صادقی در عشق	جان فدا کن برای آن مولا
تا شود جانت وصل جانان	تا شود قطره ات سوی دریا
بندهٔ خاندان بجان میباش	گر بخواهی رسی به تحت لوا

بتاریخ نوزدهم شهر رمضان سن اربعین هجری آنحضرت امام المشارق والمغارب از دست ابن ملجم زخمی شد و بتاریخ بست و یکم ماه مذکور بوصال حق پیوست بیت بست و یک بود از مه رمضان که شاه دین علی + با سر و برگ شهادت شد گل باغ جنان + رضی الله عنه - خرقهٔ خلافت حضرت امیر المؤمنین کرم الله وجهه بحسنین شریفین و شیخ المشایخ خواجه حسن بصری و خواجه کمیل بن زیاد نخعی رضی الله تعالی عنهم عنایت کرد +

و چهار پیر عبارت از ایشان است و از ایشان چهارده خانواده شدند - اول زیدیان دویم عیاضیان سویم ادهمیان چهارم هبیریان پنجم چشتیان ششم عجمیان هفتم طیفوریان هشتم کرخیان نهم سقطیان دهم جنیدیان یازدهم گازرونیان دوازدهم طوسیان سیزدهم سهروردیان چهاردهم فردوسیان -

دوازده خانواده دیگر فروع این خانواده هاست اول قادریه غوثیه دویم سیوسیه سیوم نقشبندیه چهارم نوریه پنجم خضرویه ششم شطاریه هفتم حسنیه بخاریه هشتم زاهدیه نهم الفاریه دهم صفویه یازدهم عیدروسیه دوازدهم قلندریه +

و این سلسلهٔ قادریه عالیه که اصلها ثابت و فرعها فی السماء است بواسطهٔ امام الهمام سید شباب اهل الجنة حضرت امام حسین شهید که کنیت ایشان ابو عبد الله رضی الله عنه با همه اطهار و مشایخ کبار میرسد ولادت حضرت امام حسین در مدینه روز شنبه

چهارم ماه شعبان سال چهارم از هجرت گویند مدت حمل ایشان شش ماه بود و هیچ فرزندے
شش ماهه نمانده است مگر ایشان و حضرت یحیی بن زکریا پیغمبر علیه السلام و شهادت ایشان
در کربلا روز شنبه عاشوره وقت نماز و بقولے روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت
و یک هجری واقع شد بیت جرعهٔ شهد شهادت خورد و تشنه لب حسین ٭ روز عاشوره
چنانچه هست در عالم عیان ٭ ائمه اطهار و مشایخ کبار که خرقهٔ خلافت ید بید و عن و عن
متواصل شده منهم حضرت امام همام سید الخاص والعام سلطان الساجدین حضرت
امام زین العابدین رضی الله عنه کنیت او ابو محمد و ابو الحسن و ابو بکر نیز گفته اند و لقب ایشان
و نام علی و ایشان فرزند حضرت امام حسین اند و امام چهارم اند و ولادت ایشان مدینه
منوره بوده است در سال سی و سه از هجرت و بقولے سی و هشت و بقولے سی و شش و نام
مادر ایشان سیدة النساء شهربانو است دختر یزدجرد که از اولاد نوشیروان عادل بوده است
و مدت عمر شریف ایشان شصت و یک سال و بقولے شصت و دو سال و بقولے پنجاه و هشت
سال و بقولے پنجاه و شش سال و گویند هرگاه که ایشان وضو میساختند چهره مبارک ایشان زرد
میشد و لرزه بر اندام ایشان مے افتاد چون ایشان را پرسیدند فرمودند که پیش که خواهم
استاد وصال ایشان در شب هژدهم محرم سال نود و چهار هجری یا پنج و نود هجری واقع شد
بیت هژدهم ماه محرم ساجد درگاه قدس ٭ شاه زین العابدین رخت سفر بست از جهان
قبر ایشان نزدیک بقبر امام حسن رضی الله عنهم منهم آن عالم العلم مصطفوی وارث ولایت مرتضوی
پیشوای اهل یقین امام پنجم محمد باقر بن زین العابدین رض کنیت ایشان ابو جعفر است و
لقب باقر و نام محمد و ولادت ایشان در مدینه طیبه پیش از قتل امیر المومنین امام حسین
رضی الله تعالیٰ عنهم بسه سال بود در روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت هجری نام
مادر ایشان سیدة النساء فاطمه رضی الله تعالیٰ عنها بود بنت امیر المومنین حسن رضی الله
عنهما جابر رضی میفرماید که روزے یا رسول صلعم مرا فرمودند ای جابر شاید تو بمانی

آنوقت ملاقات کنی با یکی از فرزندان من که وی را محمد بن علی بن حسین گویند خدا تعالی وی را
نور و حکمت خواهد داد وی را از من سلام رسانی مدت عمر شریفش پنجاه و هفت سال و بقولی
شصت و سه سال و بقولی پنجاه و هشت سال و بقولی هفتاد و سه سال وصال ایشان در
یکصد و چهارده هجری و بقولی یکصد و هژده هجری و بقولی یکصد و هفده هجری روز دوشنبه
هفتم ذی الحجه واقع و مرقد مبارک ایشان در بقیع نزدیک مرقد امام زین العابدین واقع است
منهم - آن سر حلقهٔ کمل عارفین و آن محبوب رب العالمین اما بالحق والثواب ناطق حضرت
امام جعفر صادق کنیت ایشان ابو عبدالله یا ابو اسمعیل و لقب صادق و نام جعفر بن
محمد بن علی بن حسین رضی الله تعالی اجمعین امام ششتم است که در شش جهات عالم از روی
حقیقت متصرف و مادر شریفش نام قروه بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق است رضی الله تعالی
عنهم اجمعین و نسبت خرقهٔ خلافت حضرت امام جعفر صادق از دو جانب است یکی از جانب
امام محمد باقر دیگر از پدر والده خود قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و
حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر را از حضرت سلمان فارسی وایشان را از حضرت صدیق
اکبر رسیده چنانچه این نسبت در سلسلهٔ نقشبندیه مذکور خواهد شد ولادت حضرت امام جعفر
صادق هفدهم ربیع الاول و وصالش روز دوشنبه پانزدهم رجب در سن ثمان و اربعین و
مائة است پانزده چون از رجب بپیوست شد رحلت گزین ٭ جعفر صادق امام با صفا
صدق و یقین ٭ منهم آن پیشوای اهل عرفان معشوق رب المنان قبلهٔ هر دو جهان و
امام بر حق اطاعتش لازم امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق رضی الله عنهما کنیت ایشان
ابو الحسن و ابو ابراهیم و لقب ایشان کاظم و نام موسی رضی الله عنه امام هفتم است ٭
ولادت ایشان روز یکشنبه هفتم صفر در سال یکصد و بیست و هشت هجری و مدت
حیاتش پنجاه و پنج سال و بقولی پنجاه و چهار سال و ایام امامت سی و پنج سال و وصالش
از رجب بگذشت چون شش شد بتحکیم حق یکی ٭ شد امام موسی کاظم بصدر لامکان

[illegible]

ومقبره منوره ایشان در بغداد شریف است منهم آن قبله جمله اولیاء و آن کعبه اہل
صدق و صفا محبوب خالق ارض و سما حضرت علی موسی رضا ابن امام موسی کاظم رضی
امام ہشتم است کنیت ایشان ابوالحسن گویند که حضرت امام موسی کاظم فرمود که پسرا
عطا کردم کنیت خود ولقب رضا است ونام علی ولادت ایشان در مدینه بود در روز پنجشنبه
یازدهم ربیع الآخر در سال یکصد و پنجاه و سه هجری از مسفر النساء ام الرضا روایت کنند گفت
که چون برضا حامله شدم هرگز در خود ثقل حمل نیافتم و در خواب از شکم خود آواز تسبیح و تهلیل
میشنیدم و در زمانیکه بوجود آمد دست بر زمین نهاد و روی بآسمان کرد و لبهای مبارک
می جنبانید چنانکه کسی سخن گوید و مناجات کند مدت عمر شریفش چهل و نه سال و بقولی
چهل و چهار و بقولی چهل و پنج و بقولی پنجاه سال و رحلتش بیست و یکم ماه رمضان آن
علی موسی رضا شد جهان اندر حسین بیرا فت زین عالم بجنان و صاحب منتخب التاریخ
مینویسد که وفات امام ہمام در آخر ماه صفر سنه ثلاث و مائتین در سناباد طوس که بمشهد مقدس
مشهور است واقع شده نقل است از مراة الاسرار که حضرت شیخ علاء الدوله سمنانی در
کتاب چهل مجلس مینویسد که چون امام رضا رضی الله تعالی عنه بطلب مامون خلیفه در باغ
بهشت و قدری انگور زهرآلوده از دست خلیفه بخورد و بدانست که زهر خورده است و بهنگام
روز فوت خواهد شد پسر خود محمد تقی را گفت که هفت ساله در بغداد بود یک ساعت
در را از بغداد بطوس آورده و وصیت کرد که در فلان جای را تراب مانده کن پس سنگی پیدا آید
بران چیزی نوشته باشد و در زیر آن سنگ صندوقی بیابید از آن فرمود که چون بالغ شوی
امانتی نهاده ام در فلان درخت برو و بردار آن امانت آن کتاب جفر و جامع است
و آن جامعی بود که امیرالمومنین حضرت علی کرم الله وجهه نوشته است و اسرار غیب بیان
کرده و هیچکس آنرا نه بیند الا آنکه امام باشد و امام لازم نیست که هر وقت ظاهر باشد اما
آن کتاب موقوف باشد تا یکی از فرزندان امیرالمومنین بدرجه برسد که امام باشد امام

جز حسینی نباشد و این ساعت آن کتاب و چند چیز دیگر که از آنها ودیعت است پنهان است
تا آنگاه امام محمد مهدی ظاهر شود و بدو برسد انتهی کلام الشیخ منهم آن مقتدای اهل عرفان
رهنمای عاشقان محبوب ایزد سبحان وسیلهٔ جهانیان للّٰه باللّٰه فی اللّٰه معروف شیخ
المشایخ شیخ معروف کرخی قدس سره از طبقهٔ اولی مشایخ است کنیت ابو محفوظ نام پدر وی
فیروز و بعضی گفته اند فیروزان و بعضی گفته اند فیروز بن علی کرخی پدر وی مولی بود و بعضی آزاد
کرده امام علی موسی رضا و دربان آنحضرت بود و گویند بر دست وی مسلمان شده بود روزی
بار داده بود ازدحام کردند دربان آمد و هلاک شد سئل معروف عن المحبة فقال المحبة لیست
من تعلم الخلق انما هی من مواهب الحق قبر شریفش در بغداد است و مجرب است هر که دعا
خواهد مستجاب گردد وصال ثانی ماه محرم با خدا شد هم وصال ❊ خواجهٔ معروف کرخی عارف
راز نهان ❊ فی سن ۲۰۱ مایتین از دنیا سفر فرمود منهم آن معدن اسرار معرفت مخزن کنوز
هدایت مطلع انوار صمدیت شیخ المشایخ حضرت شیخ سری سقطی بن المغلس السقطی از طبقهٔ
اولی است کنیت او ابو الحسین است سری فرمود که معرفت از بالا فرود آید چون مرغ
پرواز کنان تا دلی بیند که در وی شرم بود و حیا آنجا فرود آید و هم وی فرمود بدایت المعرفة
تجرید النفس للتفرید بالحق و هم وی فرمود من تزین للناس بما لیس فیه سقط عن عین اللّٰه
عز و جل وصالش در سیوم از ماه رمضان یافت قرب کردگار ابو الحسن سری سقطی احسن اهل
زمان وقت بامداد در سن ۲۵۳ ثلث و خمس و مائتین واقع شد و مرقد مبارک ایشان در شونیزیه
بغداد است منهم آن سید طائفهٔ اولیا محبوب سرور انبیا شیخ المشایخ حضرت شیخ جنید بغدادی
رضی اللّٰه تعالی عنه از طبقهٔ ثانیه است کنیت او ابو القاسم و لقب وی قواریری و زجاج و خراز
و قواریری و زجاج از آن گویند که پدر وی آبگینه فروختی و خراز بالخاء المعجمة و الزای المعجمة
المشددة المکررة انما قیل له لانه کان یعمل الخز و اصل وی از نهاوند است و مولد و منشاء وی
بغداد و وی فرموده است که تصوف آنست که ساعتی بنشینی بی تیمار شیخ الاسلام گفت که

باختیار چه باشد گفت یافت بے جستن و دیدار بے نگریستن و هم وی فرموده استغراق الواجد فی العلم
خیر من استغراقه فی الوجد و هم وی گفته اشرف المجالس و اعلیها الجلوس مع الفکرة فی میدان
التوحید و هم وی گفته حرف یمیت الی الله عزوجل وایاک ان تنظر بالعین التی بها تشاهد الله
عزوجل الی غیر الله عزوجل فتسقط عن عین الله عزوجل و هم وے گفته که موافقت با یاران
بهتر از شفقت شیخ الاسلام گفت طاعت داری به از حرف داری سئل الجنید یکون عطاء من
غیر عمل فقال کل العمل من عطاء یکون و وصالش بیست هفتم از رجب آن خواجه اعظم جنید
با خداوند حقیقی جست راه اقتران + روز شنبه در دو صد و نود و هفت (۲۹۷) هجری بود و در تاریخ یافعی سال
(۲۹۸) دو صد و نود و هشت نوشته و بقولے دو صد و نود و نه (۲۹۹) بود منهم آن مستغرق جمال لایزال آن
مست باده وصال شیخ المشایخ شیخ ابوبکر شبلی رضی الله تعالی عنه از طبقه رابعه است نام وے
جعفر بن یونس و گفته اند دولف بن جعفر و گفته اند جحدر بن دلف برقبر وی به بغداد جعفر بن
یونس نوشته اند و در حق او حضرت شیخ جنید فرموده لکل قوم تاج و تاج هذا القوم الشبلی
و حضرت شیخ شبلی در تفسیر قول باری تعالی قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم نوشته ای ابصار الرؤس
عن المحارم و ابصار القلوب عما سوی الله گفته اند که وی شنید کسی میگفت ده خیار بدانگی فریاد
برآورد و گفت اذا کان الخیار عشرة بدانق فکیف الشرار ۵ پیشوای سالکان بوبکر
شبلی ولی + بست و هفتم از ماه ذی الحجه بجنت شد روان + در سن اربعین (۳۳۴) و ثلثین و ثلث مائة
هشتاد و هشت عمر وے بود + منهم آن مقتدای روزگار و پیشوای مشایخ کبار سرور اولیا زاهد
حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی کنیت ایشان ابوالفضل و لقب مبارک است و نام پدر ایشان
عبدالعزیز بن حرث از بزرگان این طائفه بوده اند وصالش در جمادی الآخر چهار صد و بیست (۴۲۵) و
پنج هجری مرقد ایشان در مقبره حضرت امام احمد حنبل است رحمة الله علیه و تعیین روز عرس معلوم
نیست منهم آن قدوة الاولیاء جهان برگزیده مشایخ دوران صاحب مقامات بلند مظهر کرامات
ارجمند شیخ المشایخ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی طرطوس بفتح طاء نام موضعی است که اصل و مولد آنحضرت

بود آنچه هست صاحب مقامات و کرامات و خوارق عادات بود و زیاده ازین چه کرامت
بیان کرده شود که سلطان الاقطاب قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی رضی الله تعالی عنه
در سلسله نسبت ارادت اوست بشیخ آن شاه اقلیم ولایت سلطان ممالک کرامت بحر محیط فیض بسیط
حضرت شیخ ابوالحسن رضی الله تعالی عنه نام ایشان علی بن محمد یوسف بن جعفر القریشی الهکاری
هکار بفتح ها و تشدید کاف و رای مهمله از توابع موصل است از مشایخ کبار روزگار و مقتدای عرفا
ادیار و صاحب خوارق عادت و کرامات عالی بود وصال ایشان در سال چهارصد و هشتاد (۴۸۶)
وشش هجری واقع شده بشیخ آن سلطان الاولیاء و برهان الاتقیاء و قدوه عارفان قبلهٔ سالکان
طریقت واقف اسرار حقیقت جامع علوم ظاهر و باطن قاضی شیخ فضل الله ابوسعید المبارک علی
المخزومی رضی الله تعالی عنه کنیت ایشان ابوسعید و لقب شیخ فضل الله و نام مبارک
و نام پدر ایشان علی المخزومی بسکون خای معجمه و ضمه زای معجمه کذا افقمه پیشیخ عبدالغفور لاری و در
سفینة الاولیاء می آرد که نام جد ایشان حسین مخزومی است و صحبت والد بهتر حنفی و حنبلی مذهب
منقبت ایشان بهتر ازین چه باشد که قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی در پلهٔ میزان فقر
اوست رضی الله تعالی عنهم و این نسبت را مولانا عبدالرحمن جامی و شیخ عبدالغفور لاری چنین نوشته
که پوشید خرقه ابومحمد عبدالقادر فرزند ابی صالح پسر عبدالله جیلی از دست ابوسعید مبارک پسر
علی مخزومی و او پوشید خرقه را از دست شیخ ابوالحسن علی پسر محمد پسر یوسف قریشی و او پوشیده از
دست شیخ ابوالفرح طرطوسی و او از دست شیخ عبد ابوالفضل عبدالواحد پسر عبدالعزیز تمیمی و او
از دست ابوبکر شبلی قدس الله ارواحهم انتهی و نیز در باب سابع عشر خزانه جلالی همین نسبت از
حضرت ابوسعید تا حضرت ابوبکر شبلی بدین نمط مرقوم است و حضرت شیخ ابوالمعالی این نسبت
را در نظم آورده —

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن [illegible]

نظم

شاه با خرقه ز بوسعید مبارک دارد — او خود از بوالحسن ابوالحسن طرطوسی
بوالفرح آن شیخ طرطوس ز عبدالواحد — از شبلی آمد بن خلف ابن الیوسی

دو سال حضرت شیخ ابوسعید در سفینة الاولیاء آورده که در ماه محرم سال پانصد و سیزده [۵۱۳] هجری
بود تاریخ یوم ... نوشته ششم آن سلطان سلاطین ولایت قطب اقطاب ... قطبیت بانی حضرت
غوث صمدانی محبوب سبحانی فرد نائب ختم رسل همواره شاه اولیا غوث اعظم شیخ محی الدین
شه ارض و سما حضرت شیخ المشایخ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنه و ارضاه عنا
کنیت ایشان ابومحمد است و لقبش محی الدین یکی از اصحاب از ایشان پرسید که وجه لقب ایشان
بمحی الدین چگونه است فرمودند که یکبار از سیاحت بازگشته بودم در بغداد در روز جمعه در سنه احدی عشر [۵۱۱]
خمسمائه مردی بیمار دیدم بیمار افتاده و نزار و نزار گشته مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر گفتم
علیکم السلام وگفت نزدیک من آی و مرا بنشان بنشاندم دیدم که او فربه شد و تره تازه گردید
پرسیدم که تو کیستی گفت که مرا نمی شناسی گفتم نه گفت من دین جدت توام سخت پژمرده شده بودم
حق سبحانه و تعالی مرا بتو زنده گردانیده است انت محی الدین پس از آن بمسجد جامع شهر در آمدم
خلق بر من هجوم کردند و دست من می بوسیدند و می گفتند یا محی الدین و پیش ازین مرا بدین لقب
نخوانده بودند تاریخ ولادت باسعادت آنحضرت رضی الله تعالی عنه حضرت شیخ ابوالمعالی با حسن تقیه
بیان فرمود — بیت — تاریخ مثنوی که بود وقع نادره + زان باغ چو گل دمید عبدالقادر +
چیزیکه نیز بر گل و ران هست بدان + تاریخ ولادتش یقیناً ظاهر + و بقول دیگر این نظم است
؎ بادشاهی که اولیاء الله + زیر پایش نهاده جمله رکاب + زان ولی مالک رقاب آمد +
سال تاریخ مولدش بحساب + و نسب آنحضرت از جانب پدر حسینی الحسینی است و از طرف مادر
حسینی حضرت ابومحمد عبدالقادر بن ابوصالح موسی جنگی بن عبدالله بن یحیی زاهد بن محمد داود بن موسی
بن عبدالله بن موسی جون بن عبدالله محض بن حسن مثنی بن امام حسن بن حضرت علی کرم الله وجهه
کنیت والده ماجده مکرمه معظمه آنحضرت ام الخیر و لقب امة الجبار و نام فاطمه بنت شیخ عبدالله صومعی
است که از اکابر مشایخ گیلان و مقتدای اولیا زمان و مستجاب الدعوات بودند هرچه خواستی حق تعالی
همچنان کردی نقل است از حضرت شیخ عبدالرزاق ولد حضرت غوث اعظم که وقتی که غوث

تاریخ ولادت حضرت ... سید ... سبحانی ... شیخ ... عبدالقادر جیلانی ...

صدائی از صلب شریف پدر به رحم لطیف مادر حلول فرمودند والده مکرمهٔ ایشان در سن شصت سالگی که زنان یاس است بودند و این از کرامات آنحضرت است و والدهٔ آنحضرت می فرمودند که چون فرزندم متولد شد هرگز در ماه رمضان در روز پستان نگرفتی و شیر نخوردی یکبار هلال رمضان بجهته ابر پوشیده مانده بود مردم بر من پرسیدند گفتم فرزندم که امروز شیر نخورده است آخر معلوم شد که آن روز ماه رمضان بوده است حلیهٔ مبارک آنحضرت نحیف البدن ربع القامت عریض الصدر عریض اللحیه و طویلها اسمر مقرون الحاجبین ذات وصوت جهوره وسمت بهی وقدر علی وعلم وفی له هیبت وصوت وسمت وجمث و در کلام آنحضرت نوعی از سرعت و جهر بود که سامع را عشق و هیبت در دل می افزود و لباس آنحضرت بطریق علما پوشیده اند گاهی طیلسان و گاهی عمامه در بر میکردند که قیمت یک گز آن هیکی دینار بودے و جیلے آنحضرت را بجهته آن گویند که اصل آن عوث آفاق از ولایت جیل است و ولادت باسعادت نیز در انجا واقع شده و آن ملکیت ورای طبرستان که آنرا جیلان و گیلان و گیل و جیل نیز گویند حسنی حسینی آن حضرت را از ان گویند که پدر عبدالله محض حسن مثنی بن امام حسن بن علی کرم الله وجهه است و مادر حضرت عبدالله محض فاطمه بنت امام حسین بن حضرت علی رضی الله تعالی و در سفینة الاولیا آورده است که والدهٔ شریفهٔ آنحضرت نیز حسینی بود و در نفحات آورده است که آنحضرت در رباط خود مجلس میگفت و عامه مشایخ قریب بپنجاه تن حاضر بودند از انجمله شیخ علی هیتی بود و شیخ بقا ابن بطو و شیخ ابوسعید قیلوی و شیخ ابوالنجیب سهروردی و شیخ جاگیر و قضیب البان موصلی و شیخ ابومسعود و غیر ایشان از مشایخ کبار و شیخ سخن میگفت و در اثنای سخن فرمود قدمی هذا علی رقبة کل ولی الله شیخ علی هیتی بمنبر برآمد و قدم مبارک شیخ بگرفت و بر گردن خود نهاد و بزیر دامن شیخ در آمد و سائر مشایخ کبار گردنهای خود پیش داشتند شیخ ابوسعید قیلوی گفته که چون حضرت شیخ عبدالقادر جیلی رضی الله تعالی عنه گفت که قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله حضرت حق سبحانه وتعالی بر دل وی تجلی کرد و رسول الله صلی الله علیه وسلم

دست راست بود وطائفہ از ملائک مقربین وحضار اولیا متقدمین ومتاخرین کہ آنجا حاضر
بودند احیا با جامہ خود واموات بارواح خود خلعتی دران حضرت پوشانید وملائکہ ورجال
الغیب مجلس ویرا درمیان گرفتہ بودند وصفہا درہوا استادہ وبرروی زمین ہیچ ولی نماند
مگر گردن خود را پست کرد وبعضی گفتہ اند کہ یککس از عجم تواضع نکرد حال وی از وی متواری شد
نقل است از تحفہ قادریہ کہ منقول است از شیخ ابوالبرکات کہ خبر کرد مرا والدکہ پرسیدم از عم
خود شیخ عدی بن سافر رضی اللہ تعالی عنہ کہ میدانی کہ ہیچ یکی از مشایخ متقدمین گفتہ است ؛
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ غیر شیخ عبدالقادر گفت نے گفتم پس این چہ معنی دارد
کہ فرمودہ است گفت از مقام فردیت خود اظہار کردہ است گفتم درہر وقت فردی بودہ
است گفت مامور نشدہ است از ہیچ یکے فردے از افراد بغیر آنحضرت گفتم آیا مامور بود بہ
این قول گفت بے تحقیق مامور بودہ است وضع رقاب اولیا ورؤس ورؤسا مراد از جہت
امر بودہ است بمعنی بسوی ملائکہ کہ سجدہ نکردند بجز آدم علیہ السلام را مگر از جہت ورود امر
حق تعالی برایشان وچون قصیدہ شیخ ابوالمعانی بغوثیت جناب غوثیہ معروف وبرای
انجاح حوائج معمول ومشہور کہ بین العشائین روبجانب عراق استادہ مشایخ میخوانند لہذا اینجا
تبرکا اجازتا آوردہ شد ؛ ؛ ؛

قصیدہ

از رہ فقر وفنا کوئے شہ بحر وبرم
تا زجان ودل گدای شیخ عبدالقادرم

ہست دائم در طواف کعبہ کویش دلم
در رہ صدق وصفا این است حج اکبرم

چشم من تا از ہوای خلد کویش تر شدست
آب حسرت میخورد درخوان زحوض کوثرم

می ہم گریان مسح خود بردرش ہر صبح وشام
رحمتی بررسے گرد آلودہ چشم . . . ترم

چند روزے شد کہ محرومم ازان روی مرادم
جلوہ جان پرورم فرما کہ تا حیان پرورم

ای صبا از من بہ آن سلطان گیلانی بگو
سوختم اکنون بیا بر بادہ خاکسترم

ابوالمعانی جناب غوث ... قصیدہ ...

مردم از غم الغیاث ای غوث اعظم الغیاث — وقت آن آمد که بنمایی جمال انورم
چون نمی بینی کنون سویم ز عین رحمت — جای آن دارد که در دنیا نبینی دیگرم
بی جمال جان فزایت زندگانی مشکل است — رفتنی و رفتنی و این خرقه برهم میدرم
غرهٔ لطف تو بودم کس نیاوردم بچشم — زان بچشم غیرت آوردند همه [illegible]
هرچه بر من کرده اند آخر ز غیرت کرده اند — وای بر من گر کرمهایت نگردد یاورم
نیست یا غوث ما بجز من جرم و گناه از هیچ — رو مکش از من که بس بیدل خراب ابترم
کرده پرواز بر گلزار کویت صد هزار — چون پرم سنگ جفا بشکسته اکنون بی پرم
شد ز تاب آتش غم تن مرا انگشت سان — هست گویی خرقهٔ ماتم ز حسرت در برم
در نیستانم شب و روز از عنایت رحمتی — میخورد خونم غم و من هم بغم خون میخورم
مانده ام در کنج غم از بی التفاتی های تو — تا بچند [illegible] روزگاری می برم
دارم امید آنکه از برج سعادت با صفا — گر بود طالع همایون و فرخنده اخترم
سر بر آری ای مه پاک نه قدم اندر وی لطف — شد بروی من چه شد آخر همان خاک درم
تا نگم ختم سخن تا چند گویم سوز دل — کز نوشتن با قلم جز ناله آید دفترم
گر گناهی رفته باشد توبه کردم [illegible] — عذر من بپذیر از لطف [illegible]
نیست در طریق کرمهای تو [illegible] — اللهم یا غوث اعظم یا [illegible] الکرم

نقل است از بحر المعانی تصنیف حضرت سید محمد بن جعفر مکی که می‌نویسد که این فقیر در کشتی با خضر علیه السلام مصاحب بود سخن در بیان شاهان لایزالی معرفت میبود که حضرت محبوب سبحانی قدس سره حضرت عشق الهی سلطان المشایخ رضی الله تعالی عنهما در مقام معشوقی بودند و تا مثال ایشان دیگری بدین مقام نرسیده که در سلوک بیشتر [illegible] کرده

نقل است که حضرت شیخ عبد الوهاب ولد حضرت محبوب سبحانی طلب وصیت نمود حضرت فرمود علیک بتقوی الله والطاعة ولا تخف احدا ولا ترج وکل الحوائج الی الله تعالی

کلها واطلب منه ولاتشکی باحد سوی الله وهذا التوحید العلیه ا جتماع الکل ❊ ❊
عرس مبارک آنحضرت ۱۱ از ربیع الآخر آمده هم قول اصح ❊ غوث اعظم محی الدین پیرما ❊ و
نعم ما قال ❊ سنینش عاشق و کامل تولد ❊ وصالش دان تو معشوق الهی ❊ و وقت وصال
آنحضرت بعد از نماز عشاء شب شنبه بود و بقولی تاریخ از ربیع الآخر بستم است و بقولی سیزدهم و
بقولی هفدهم و بقولی یازدهم و از ثقات شنیده شد که آنحضرت در هرماه تاریخ یازدهم عرس جناب
رسالت مآب میکردند از ان یازدهم بنام ایشان مشهور و معروف دیار شده منهم آن شیخ المشایخ
قطب الاولیاء عالی مقدار غوث و غیاث روزگار حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاهر سهروردی
رضی الله تعالی عنه ـ ذکر مبارکش در سلسله سهروردیه مذکور شد و اینجا قول ایشان تبرکاً آورده
میشود اجمعوا علی ان الفقر افضل من الغناء واذا کان مقرونا بالرضاء فان الید العلیا
خیر من الید السفلی پس اگر کسی استدلال کند برین که غنا افضل ست از فقر بحدیث نبوی صلی الله
علیه وسلم که دست دهنده فتح باب فقر میکند باخراج مال و دست ستاننده فتح باب غنا می کند
بر اخذ مال یعنی چون دهنده از مال خود چیزی اخراج کرد نقصان در مال خود آورد گویا باب
فقر را کشاده و ستاننده که پیش او مال آید فتح باب غنا می کند پس خیریت دهنده نه از جهة غنا
بود و مفضولیة گیرنده نه از جهة فقر بلکه از جهة آنکه فتح باب غنا ست پس تفضیل سخا و عطا دلیل شود
بر فضیلت فقر و آنکسی که تفضیل نهاد غنا را از جهة انفاق و عطا بر فقر آنکس نهاد که تفضیل نهاد معصیت را
بر طاعت از جهة آنچه مترتب گردد بر معصیت که توبه یعنی مقصود نیست جز اینکه غنا باعتبار لازم افضلست
از فقر باعتبار لازم که گرفتن است نه باعتبار نفس فقر بلکه از جمادی الاولین اثنا عشر از ان
ابو النجیب ❊ شیخ عبد القاهر از جان شد بسوی جان جان ❊ منهم آن مقتدای طریقت شناسای
حقیقت دستگیر بیکسان پیشوای شیوخ اکابر حضرت شیخ عمار یاسر در نفحات آورده که در
فوائح الجمال است که شیخ نجم الدین کبری آورده که چون باذن شیخ عمار در خلوت نشستم تکمیل
نقصان در دل داشتم اتمام خلوت میسر نشد بیرون آمدم شیخ فرمود اول تصحیح نیت باید کرد

بعد از ان پرتو نور باطن او بر دل من تافت کتابها را وقف کردم و امتعه را بخشیدم بجز یک جبه نگذاشتم که آنرا کفن خود دانستم و حجره را قبر پنداشتم و عزم کردم که دیگر باره بیرون نیایم و اگر داعیه بیرون آمدن غالب آید آن جبه را پاره سازم تا ساتر عورت نماند و استحیا مانع خروج شود و شیخ در من نظر کرد و گفت ورای که نیت درست ساختی چون بخلوت درآمدم بیمن همت شیخ ابواب فتوحات بر من بگشاد

ومنهم آن سلطان الاولیا و برهان الاصفیا ابو الجناب شیخ المشایخ حضرت شیخ نجم الدین کبری رضی الله عنه کنیت وی ابو الجناب بفتح جیم و تشدید نون و باء موحده و نام آنحضرت احمد بن عمر الخیوقی بکسر خاء معجمه و سکون یاء مثنی تحتانیه و فتح واو و کسر قاف و لقب وی کبری از ان لقب کردند که در اوان جوانی که بتحصیل علم مشغول بود و در مناظره بر خصم غالب آمدی بدین سبب طامة کبری میخواندند و بعد از ان لفظ طامه انداختند و بکبری معروف گردید و بقولی کبرا جمع کبیرست یعنی نجم بزرگان کبراست و اگر در غلبات وجد نظر مبارکش بر هر که افتادی بمرتبه ولایت رسیدی چنانچه روزی بر یک روز نظر افتاد او در حال بمرتبه ولایت برسید و از ان ولایت که رسیده بود والی آن مملکت گردانید روزی نظر شیخ بر صعوه افتاد که دنبال او باز میدوید فی الحال آن صعوه برگشت و باز را گرفت و پیش شیخ آورد روزی تحقیق و تقریر اصحاب کهف میرفت شیخ سعد الدین حموی که مرید حضرت است بخاطر کرد که آیا درین امت کسی باشد که صحبت وی در سگ اثر کند شیخ بنور معرفت دانست برخاست و بدر خانقاه رفت و بایستاد تا ناگاه سگی آنجا رسید شیخ را نظر بر وی افتاد و در حال متغیر شد که روی از شهر بگردانید و به گورستان رفت و سر بر زمین میمالید آورده اند که هر کجا که می آمد و میرفت قریب پنجاه سگ شصت گرد اگرد او حلقه کردندی و با دب و حرمت استادندی عاقبت در ان نزدیکی بمرد و بفرمود شیخ بر ان عمارت ساختند کرامات شیخ را حد و عد نیست و در کتب بتفصیل مرقوم است و صال شریف نوجنت شد بعاشر از جمادی الاولین شیخ نجم الدین کبری ماه اوج آسمان ومنهم آن شیخ المشایخ شمس سپهر ولایت قطب دایره هدایت حضرت شیخ مجد الدین بغدادی قدس الله سره العزیز

ذکر حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس سره

ذکر حضرت شیخ مجد الدین بغدادی

کنیت وی ابوسعید است و نام وی مجدالدین شرف ابن المؤید بن ابی الفتح بغدادی صورت
لطیف و سیرت شریف داشت و مقامات عالی و بلند و کرامات قوی و ارجمند داشت روزے
شیخ مجدالدین با جمعے از درویشان نشسته بود سکرے بروے غالب شد گفت ما بیضه بط
بودیم در کناره دریا و شیخ ما شیخ نجم الدین مرغے بود بال تربیت بسر ما فرود آورد تا از بیضه
بیرون آمدیم و در دریا رفتیم و شیخ بر کناره ماند شیخ بنور کرامت آنرا دانست بر زبان گذشت که در
دریا میری و شیخ مجدالدین آنرا شنید و بترسید روزے شیخ در سماع حالی خوش بود شیخ
مجدالدین پا برهنه بیامد و طشتے پر آتش بر سر نهاده بجای کفش بایستاد شیخ نظر شفقت فرمود
که ایمان و دین سلامت بردی اما در دریا میری و ما نیز در سر تو شویم و سرهای سرداران
ملک خوارزم در سر تو شود و عالم خراب گردد و شیخ مجدالدین در قدم افتاد و باندک مدت
سخن شیخ بظهور پیوست چنانچه در نفحات مفصل است و وصال ایشان در سن عشر و ستة ۶۱۰
مائة یا در سن سبع و ستة مائة بشهادت مقرون گردید و در سن ثلث و ثلاثین و ثمانمائة و
ویرا با رازی نقل کردند ۱۵ منهم آن خورشید اوج طریقت و هدایت نور مصباح مشکوة حقیقت رهنمای
عارفین حضرت شیخ رضی الدین علی لالا الغزنوی قدس سره نام ایشان علی ابن سعید بن عبدالجلیل
اللالا الغزنوی و ابن شیخ سعید که پدر علی لالا است پسر عم حکیم سنائی است حضرت شیخ علی لالا از
حضرت شیخ مجدالدین بسه چهار سال خورد بود حضرت شیخ علی لالا اول بخدمت شیخ نجم الدین کبرا
بسلوک مشغول شده اند و در مرأة مینویسد که بعد از سلوک بخدمت نجم الدین در خدمت شیخ
مجدالدین بغدادی آمد و مرید شد و در سفینه مینویسد که ارادت ایشان بشیخ نجم الدین کبرا
است بهر حال خلافت ایشان از شیخ مجدالدین است و در نفحات آورده که شیخ علی لالا صحبت
بسیاری از مشایخ رسیده و گویند که از صد و بیست و چهار شیخ مشایخ کامل مکمل خرقه داشته و سفر هندوستان
کرده بود و صحبت عبدالرضا رتن رضی الله تعالی عنه دریافته و امانت رسول صلی الله علیه وسلم
از وی گرفته چنانچه شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی آنرا تصحیح فرموده و هم شیخ رکن الدین

بیعت حضرت شیخ رضی الدین علی لالا غزنوی

بخط مبارک خود نوشته است چنین گویند که آن امانت برای شیخ رضی الدین علی لالا بوده است شیخ ابوالرضا رتن یک شانه از امشاط رسول خدا صلی الله علیه وسلم و خرقه مبارک آنجناب عطا فرمود و هکذا و عبد الغفور تفحات هذه الرباعیة من انفاسه القدسیة رباعی ـ

همه جان بهزار دل گرفتار تو است	همه دل بهزار جان خریدار تو است
اندر طلب نه خواب باید نه قرار	هر کس که در آرزوی دیدار تو است

وصالش در سیوم ربیع الاول سنه اثنین واربعین وست مایه واقع شد و در مرآة الاسرار دهم ربیع الاول بنویسد والله اعلم بالصواب منهم آن قبله ارباب طریقت قدوه اصحاب حقیقت اسرار آگاه باقی بالله از خود فانی حضرت شیخ جمال الدین احمد جورفانی رضی الله تعالی عنه جورفان معرب جوربان بضم جیم وسکون واو و راء مهمله و باء مثلثه فارسی و نون آنحضرت بسیار مرتبه عالی داشته اند شیخ رضی الدین علی فرمود که هر که با خاموشی احمد با بارج آنچه از جنید و شبلی قدس سرهما یافته اند از وی بیابد وقتی شیخ احمد مریدی را دید مراقبه کرده بود چندی گفتش حکم دیس گردن او بزد مرید گفت مراقبه کرده ام شیخ چرا نجشش می نماید دید که مراقبه کسی را روا بود که یک هفته طعام نخورده باشد چون آواز پای بشنود در خاطرش نیاید که این کس برای من طعام آورده باشد وصالش سه کرد در سلخ ربیع الآخر از خود منفرد و هر ثانی شیخ احمد شهریار جورفان ـ منهم آن مظهر اسرار الهی عارف حقایق اشیا کما هی حامی دین متین حضرت شیخ نورالدین عبد الرحمان اسفرائنی رضی الله تعالی عنه المشهور بالکسرقی بفتح کاف و کسر سین مهمله و سکون راء مهمله و کسر قاف موضع است از توابع اسفرائن آنحضرت در تسلیک سالکان و ترتیب مریدان و کشف و قایع شانی عظیم داشته است شیخ علاء الدوله فرمود که در آخر زمان اگر نه وجود شیخ نورالدین عبد الرحمن قدس سره بودی سلوک بکلی محو گشتی اما چون حق تعالی این طریق را تا قیامت باقی خواهد داشت بوی عهد دیگر شیخ نورالدین خود گوید که وقتی مرا در معرفت سخن گفتن حرص تمام بود در غیب مرا گفتند که مبادا که از حسرتی که هست

۵ صحبت ...

ذکر حضرت شیخ جمال الدین احمد جورفانی

ذکر حضرت شیخ نورالدین عبد الرحمن اسفراینی

امام غزالی را هیچ حسرت بآن نرسد که سلوک ناتمام کرده بحضرت ما آمد بعد از آنکه از غیبت
باز آمدم در زبان خود عقده یافتم و خاموشی پیشه کردم و بکار خود مشغول شدم و وصالش
چهاردهم از اول جمادی شیخ نورالدین کبیر + رخت بر دار از کارگاه فتنه در دار الامان + در سال
هفتصد هجری شب یکشنبه روی نمود مرقد منور ایشان در بغداد است منهم آن مطلع انوار صمدیت
منبع اسرار احدیت مقرب بساط فردیت حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی رحمة الله
علیه کنیت ایشان ابو المکارم و نام احمد بن بابا مکی و اصل ایشان از ملوک سمنان بود
بعد از پانزده سالگی بخدمت سلطان وقت شغلی تعلق کرد و در یکی از حروب سلطان با اعدا
بود و برا جذبه رسید بعد از آن در صحبت شیخ نورالدین رسید و ارشاد یافت درویشی از
از شیخ سوال کرد که چون این بدن را در خاک ادراک نیست و بدن مکتسب با رواح از وی
مفارق شده و در عالم ارواح حجاب نیست چه احتیاج بسر خاک رفتن و فائده چیست چه
در هر مقام که توجه کند بروح بزرگی همان باشد که بسر خاک رفته توجه کند شیخ فرمود فائدها
بسیار است یکی آنکه چون بزیارت هر کسی میرود و چند آنکه میرود توجه او زیاده میشود
چون بسر خاک میرود و بحس مشاهده کند خاک او را حس او نیز مشغول او شود و بکلی متوجه
گردد و فائده بیشتر باشد و دیگر آنکه هر چند روح را حجاب نیست و همه جهان او را یکی است
اما در بدنی که هفتاد سال با وی صحبت داشته و بدن محشور که بعد از حشر ابد الآباد آنجا خواهد بود
بآن موضع نظر و تعلق او بیشتر بود و این معنی اهل مشاهده را تحقیق باشد و هم وی فرمود که
این مردمان عجب اعتقادها دارند البته میگویند که درویش را می باید که محتاج و گدا باشد و
نمیدانند که حق تعالی هیچ مرشد را محتاج نداشته بخلق و هم وی فرمود که می باید که درویشان
جهد نمایند تا وقت لقمه خوردن نیک خاطر باشند که تخم اعمال در زمین قالب انسانی
لقمه است و هم وی فرمود انبیا علیهم السلام از ارتکاب گناه عامداً معصوم اند و اولیا از
خواطر داشت گناه محفوظ و وصالش از نظر ناشد نهان در بیست و دوم از رجب + آن علاء الدوله

ذکر حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی قدس سره

سمنانی نور عیان بود در شب جمعه سال هفتصد و سی و شش هجری واقع شد مرقد ایشان در
مقبره عماد الدین عبد الوهاب قطب زمان است منهم آن اختر برج هدایت بدر فلک ولایت
مظهر انوار معبود حضرت شیخ شرف الدین محمود رضی الله تعالی عنه لقب ایشان شرف الدین
و نام محمود بن عبد الله ایشان میان خلفاء حضرت شیخ علاء الدوله ممتاز بودند و کمالات و
خوارق و کرامات بیحد و عد داشت و میر سید اشرف جهانگیر سمنانی نیز بخدمت ایشان نسبت
استفاده دارد چنانچه در لطائف اشرفی و مکتوبات خود چند جا اظهار این معنی کرده است
منهم آن گوهر گنج معانی مظهر تجلیات یزدانی سید السادات علی ثانی حضرت سید علی
همدانی رضی الله تعالی عنه بن شهاب الدین بن محمد همدانی آنحضرت جامع بوده است میان
علوم ظاهری و باطنی و در بیان علوم اهل باطن مصنفات مشهور است چون کتاب اسرار النقطه
و شرح اسماء الله و شرح فصوص الحکم و شرح قصیده خمریه فارضیه و غیر آن و بفرمان شیخ خود شیخ
شرف الدین محمود سه نوبت ربع مسکون را سیر کرده و صحبت هزار و چهار ولی را دریافته
چهل چله در یک مجلس ریاضت و بلده کشمیر را باشعاع اسلام منور گردانید و امر و نهی شرع
محمدی شایع کرد و سلطان قطب الدین موجب فرمود حضرت میر سید علی تغییر لباس سابق
که موجب کافران داشت نموده بلباس اهل اسلام درآمد و از آن روز در کشمیر رونق اسلام پدید
آمد و وصالش میر همدان شیخ دین سید علی فیض جلی + روز ششم ذی حجه شد شاه ملک
جاه دان + بسم الله الرحمن الرحیم تاریخ اوست و سید با علی ثانی نیز تاریخ اوست
مرقد پاک او در ختلان حاجت روای خلق است میر سید محمد بن سید علی همدانی در عمر
بیست و دو سالگی با مریدان صادق در زمان سکندر بن سلطان قطب الدین مذکور بکشمیر رسید
و سلطان سکندر دست انابت باو داده کمال اطاعت و انقیاد بتقدیم رسانید میر سید محمد
رساله در علم التصوف باسم سلطان تالیف فرمود و ملک سیهبت وزیر سلطان مذکور بخدمت
میر سید محمد مشرف باسلام گشت منهم آن سرور سالکان طریقت پیشوای عارفان حقیقت

قدوهٔ اولیاء آفاق حضرت شیخ خواجه اسحاق الختلانی الحسینی رضی الله عنه از کمل خلفاء حضرت شیخ علی همدانی است در مدارج فقر و فنا و مراتب کشف و صفا قدر رفیع و بهره وسیع داشت منهم آن مصباح مشکوٰة ولایت و کرامت نور کوکب سیادت و هدایت قدوهٔ خاندان پاک نتیجهٔ دودمان لولاک سید السادات محمد نوربخش رضی الله عنه از سادات نوربخشیه که طائفه است رفیع الشان و زمرهٔ بس عالی مکان صاحب کشف و کرامات اهل وجد و مقامات و در شان حضرت سید نوربخش رضی الله تعالی عنه حضرت شیخ محمد نوربخش در مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز خاتم الاولیاء گفته و کمالات این حضرت از مریدان ایشان ظاهر است و باهر است و مذکور میشود منهم آن مست بادهٔ الست قدوة المکاشفین شمس الواصلین سید المکملین مظهر انوار الصمد حضرت شیخ محمد المعروف بشیخ محمد علی نوربخش بن یحیی بن علی گیلانی رضی الله تعالی عنهم از کمل خلفاء حضرت سید محمد نوربخش است و در شعر آن حضرت را تخلص اسیری است کمالات آن حضرت از احاطه بیرون و از کلام و اشعار او ظاهر چنانچه حالے از احوال ایشان که خود در مفاتیح الاعجاز قلمی فرموده اند مرقوم می گردد از واقعات خاصهٔ خود نوشته میشود تا معلوم اهل انصاف گردد که حالات خداوندان کمالات بیرون از فهم و ادراک است دیدم که تمامیت عالم نور سیاه خود گرفته چنانچه همه اشیا برنگ آن نوراند و این فقیر مست و شیدا گشته غرق آن نورم و سماعے از نور بر سر بسته اند و بسے کشش مارا بجانب بالا کشیدند که شرح آن بوصف نمی آید چنانچه بیک کشش از آسمان اول درگذشتم و بدیگر کشش از آسمان دویم بردند همچنین بکشش مارا از آسمان بآسمانے دیگر مے بردند و در هر آسمانے عجائب و غرائبے غایت دیده میشد تا بعرش رسیدم آنگاه بیک کشش از عرش نیز گذرانیدند و تعین جسمانی من نماند و از علم مجرد شدم آنگاه نور تجلی حق بے کیف و کم و جهت بر من تابان شد و حضرت حق را بے کیف بدیدم و دران تجلی فانی مطلق شدم و بے شعور گشتم و باز در جهان عالم با خود آمدم و حق تعالی دیگر باره تجلی نمود و باز فانی مطلق شدم و بے نهایت چنین واقع که فانی میشدم و

ذکر حضرت سید نوربخش قدس سره

ذکر حضرت شیخ محمد علی نوربخش اسیری قدس سره

. . . . باز دران عالم بخود می آمدم و حضرت حق تجلی مینمود و فانی میشدم بعد ازان خود را باقی بالله یافتم و دیدم که آن نور مطلق منم و ساری در همه عالم منم و غیر از من هیچ نیست و قیوم و مدبر عالم منم و همه بمن قائم اند و دران حال حکمتها عجیب و غریب و عجائب عالم بر من منکشف می شد مانند حکمت اینکه عرش چرا از کوکب ساده است و چرا است که تمامی کواکب ثابته در فلک هشتم اند و سبب چیست که در فلکهای هشتم اند هر یکی ازین هفت فلک یک کوکب است و چرا است که در عناصر ارواح را ظهور نیست و امثال ذلک که تعبیر از آنها کما ینبغی نمیتوان نمود و غیبت درین حال بذوق باد راک آن نمیرسد

مثنوی

سایه بودم نور حق بر من بتافت / زان تجلی سایه خود را نور یافت
گر به پیش تو کنون من سایه‌ام / خود نداری آگهی از پایه‌ام
مهر با ذره همی خوانی عجب / روز روشن را همی دانی ز شب
قطره گوئی بحر بی اندازه را / آفتابی را همی خوانی سها
شد مقید روح تو در حبس تن / کی توانی کرد فهم این سخن
گر تو می خواهی که یابی زین نشان / سر بنه بر خاک پای کاملان

و نیز علو رفعت ایشان از مکتوبات اجازت نامه که حضرت سید السادات سید محمد نوربخش بنام نامی ایشان مرقوم فرموده ظاهر و باهر است لهذا آن مکتوبات را اینجا آورده شد برای مناسبت محل بجهة یمن و تبرک بسم الله الرحمن الرحیم کمل اولیاء و فحول علماء و مشاهیر محققان عرفاء و اعاظم سلاطین و امراء و طالبان و قابلان و خواص و عوام و جمهور امت حضرت سید الانام اوصلهم الله تعالی الی سعادت معرفت المرشدین و محبت الکاملین را بعد از سلام اعلام میرود که حامل کتاب جناب تجلی مآب قدوة المکاشفین عمدة الواصلین زبدة المحققین خلاصة العلماء الراسخین نقاوة الاولیاء الکاملین مفخرة المکملین فرزند جانی شیخ

مکتوب حضرت تجلی بنام نوربخش

محمد گیلانی ادام الله برکاته بتجلیات و کمالات و در عنفوان شباب بعد از اکتساب علوم ضروریه
بسبب جاذبه الله بصحبت این فقیر رسید و بشرف توبه و انابت مشرف شد و تلقین ذکر
خفی گرفت و شرائط خدمت و عزلت و خلوت و صحبت چنانچه وظیفه ارباب طریقت است مرعی
داشته و نتایج شریفه و این مقدمات مقبول از اطوار سبعه قلبیه و انواع خلوت متنوعه غیبیه و کشفیه
و مشاهدات و معاینات و تجلیات آثاری و افعالی و صفاتی و ذاتی و سیران و طیران در
عوالم لطیفه ملکوتی و جبروتی و بسبب ربوبیه و الهیه سرمدیه و سکر از شرب بحار شراب طهور و عوالم
نور و فنا فی الله و بقا بالله و مظهریه کلیه و معرفت حقایق توحید علمی و عیانی و اتصاف
بجمیع اسماء و صفات الهی بظهور پیوست از اعیان و اصلان کاملان و مرشدان مکمل شد
و در صحبت این فقیر بترتیب سالکان قیام نمود و بتعبیرات غریبه فرمود میامن ولایت ولی الله
اطوار و انوار و مکاشفات و تجلیات سالکان تقریر نمود و چون حضرت الله تعالی این دولت
عظمی و سعادت کبری ویرا کرامت فرمود باشارت الهی فرزند مشار الیه اجازت فرمودم
که بندگان خدا را بخدا دعوت کند و دلالت نماید و توبه طالبان و بیعت قابلان را قبول نماید
و تلقین ذکر خفی قوی بشروط التی طیکه در صحبت دیده و دانسته و در اربعینات متعدد خود و سوانح
نموده بگوید و با اربعین بنشیند و سالکان را بدار اربعین بنشاند و علوم شرعیه از فقه و حدیث و تفسیر
و تصوف و غیره که نسبت خود را ان باین فقیر درست گردانیده است نقل کند بسبیل
آنکه ویرا در کمالات مذکوره راسخ و متین و انسته صحبت شریفه او را استقامت دارند و انفاس متبرکه ویرا
در جمیع ابواب دینی قبول نمایند و هر کس که از طالبان و قابلان که داعیه توبه و بیعت در
باشند دست ازین فقیر و انسته با وی بیعت و انابت کنند و ملازمت صحبت و خدمت
و قبول نصیحت ویرا کبریت احمر و اسم اعظم تصور نمایند و فتح خلاص از مهالک معاصی
و تمهید حصول کمالات نامتناهی قرب سرادقات حضرت الهی دانند و وظیفه مشار الیه آنکه
دعوت و شفقت و نصیحت از بندگان حق دریغ ندارد و پیوسته وظائف

و مجاهدات و اوراد و اوقات را موظف دارد و در جمیع اوقات ابواب قواعد شرعیه و آداب
طریقت چنانچه دیده است مرعی داشته و در شب و شباب دقیقه ازان فرو نگذارد و حضرت
الله تعالی جمیع امت محمدی صلی الله علیه وسلم را بواسطه متابعت کمل اولیاء و محققان عرفا که
وارثان حقیقی حضرت مصطفی و مرتضی صلی الله علیهم والسلام اند از حوادث نفسانی و وساوس شیطانی
رهانیده بکمالات معنوی رسانا د و مرشدان کامل و کاملان مکمل را و هادیان را بر جاده شریعت
و سجادهٔ طریقت راسخ و مستقیم دارد بحرمت کمل اولیاء که من الاقطاب و الافراد از اول اسلام الله
تا اینجا بی زیاده و کم سوادان اجازت است و از حضرت ایشان خرقه خلافت و اجازت به
حضرت شیخ المشایخ غیاث العاشقین سند الواصلین سراج الکاملین نور دین متین حضرت
شیخ محمد غیاث نوربخش رضی الله عنه عطا شده و بخشش گردیده و بواسطهٔ ایشان بحضرت شیخ
المشایخ حضرت شیخ حسن محمد صاحب رسیده پس باین حضرت ما سه نسبت و خلافت جمع شده
اول چشتیه دوم سهروردیه سوم قادریه و وصال حضرت شیخ حسن محمد رضی الله عنه در سنه
اثنین و ثمانین و تسع مائة ۹۸۲ و بلغ عمره الی التسعة و خمسین ۵۹ تاریخ آن ع
هشتم از ماه ذی قعده شد قاعد بخلد ✣ آن حسن نامش محمد قدوه ذو الامتنان

وصل هفتم در ذکر آن تاجدار ممالک ولایت تخت نشین اقلیم خلافت ثمرهٔ شجره طوبی هدایت مظهر الله التام الصمد حضرت شیخ محمد صاحب ابن حضرت شیخ حسن محمد رضی الله تعالی عنه

ع و درا جلالش کرم سلیم قدیم است ✣ کریم ابن الکریم ابن الکریم است ه حضرت
شیخ محمد صاحب نسبت و خرقه خلافت از والد بزرگوار خود داشتند و حق تعالی ایشان را
جامع کمالات صوری و معنوی گردانیده کتاب چهل و دو نسخه تصنیف این حضرت است
تفسیر فرموده اند که نام او تفسیر محمدی است نقل است از حضرت شیخ حسن محمد مظهر الله التام
الصمد شیخ محمد صاحب فرمود که شما تفسیر کرده اید که نام او تفسیر محمدی است مردمان می گویند

و خواهند گفت شما هوشیار باشید مبادا که دران تفسیر نام کسی اهل دنیا یا دشاه درج
کنید همین که شما برای حق سبحانه کرده همین برای حق سبحانه باشد زیرا که این فیض محمد مصطفے
است صلی الله علیه وسلم بعده فرمودند که شما حاشیه مینویسید بر تفسیر قاضی قدس سره در
دیباچه آن حاشیه اگر درج کنند رضا شما است و هرچه شده است بس است و بزیادت
نوشتن خیال نکنید و حضرت شیخ محمد صاحب را کرامات لاتعد و لاتحصی است و معروف و مشهور
اند حاجت ترقیم نیست تبرکا چند نکات از مقولات ایشان مذکور میشود نکته در رساله
الهامات نوشته اند طالب را باید که چون لذت در یاد حق یابد بیخود دران صرف کند و
داند که این لذت بفضل حق و برکت یافته شده است نه بعمل یافته ام و داند که اگر عمر جاودانی
در طلب آن لذت صرف کردمے یافتن آن ممکن نبودے مگر بفضل حق و همین شیخ نکته
طالب را باید که توحید حاصل کند یعنی دل را تخلیص دهد از انچه غیر حق تعالی است یعنی نه دران
کوشد که مرا طلب حق تعالی شود یا ارادت وے شود یا علم وے شود یا معرفت شود یعنی
امور خود همه بوے تسلیم کند انچه خواهد همان کند طالب شود و دل از غیر حق دور کند نکته
طالب را باید که چون در مجاهده چیزے ظاهر گردد بروے التفات نه کند و اعلا از وی طلبد
و انچه ظاهر شود پیش کس نگوید و پیش پیر یا مرشد گوید نکته علامت عشق است که هرچه
بغیر حق تعالے است سوخته شود تا حدیکه ذات طالب هم سوخته شود یعنی فراموش می شود
جز حق تعالی و این چند نکات از نکات الاخوان تصنیف آنحضرت درج میشود نکته المعرفة
ما یزید اضطرابا نکته الفتیة ما یخطر فی البال ولا یطلع علیه غیر الکبیر المتعال نکته
الادب ما یبعد عن هوای النفس نکته الزهد ترك الایمان نکته الورع الحیا سنة
نکته الشهوة الهیجان نکته المحبة الافناء العشق افراط المحبة بحیث لایکون له شعور
بالافناء نکته الوجد الخشوع نکته الجوع النار الباطنی نکته الریاضة ترك
الشهوات نکته المجاهدة الانقطاع عن غیر الله نکته الخوف الاحتراز عن العذاب

نکتہ الرجاء روح القلب للہ وبہ نکتہ التوبۃ الندامۃ نکتہ الانابۃ الاستغفار نکتہ الفقر التسلیم نکتہ الغناء الاطمینان بالذکر نکتہ الفقر کسر ضم النفس نکتہ الرضاء الاکتفاء بما یکون من القضا نکتہ الاخلاص جعل ما عند العبد فی اللہ نکتہ الولی من ستر حالہ عن غیر اللہ نکتہ الکرامۃ التعظیم لامر اللہ نکتہ التوکل نواء الوجد والعدم والقلۃ والکثرۃ نکتہ التواضع تحمل الاثقال نکتہ القناعۃ با القسمۃ الازلیۃ نکتہ الاستقامۃ اختیار الطاعات نکتہ الامر بالمعروف التحریص علی اتباع الحسنۃ نکتہ النہی عن المنکر الزجر عن السیئۃ نکتہ المبلاء سراج الطالب نکتہ القربۃ الانقطاع عن غیر اللہ نکتہ العبودیۃ ترک الدعوی نکتہ الیقین المشاہدۃ نکتہ المشاہدۃ رویۃ العابد المعبود نکتہ المراقبۃ رویۃ المعبود العابد نکتہ التقوی نسبۃ الحسنۃ الی اللہ ونسبۃ السیئۃ الی النفس نکتہ التادل مالاحق فیہ للغیر نکتہ الذکر الانبساط مع اللہ نکتہ التفکر ان خلق الکل حق نکتہ الفراست مطالعۃ العیوب نکتہ الدنیا اشغل عن اللہ نکتہ الحرص ترک القناعۃ نکتہ الحسد طلب زوال نعمۃ الغیر نکتہ الشوق التقرب نکتہ حسن الخلق عفو عن الجانی نکتہ البکاء سیلان الدموع من عیون الجسم او من عیون القلب لاجل الفراق او الوصال نکتہ الارادۃ العزم نکتہ المرید الاقبال الی اللہ نکتہ الصبر ترک المحرمات المکروہات واللایعنیات نکتہ الحریۃ ترک الدارین نکتہ الرزق مالایزید بالطلب ولاینقص بالترک نکتہ الشریعۃ الاقوال نکتہ الطریقۃ الاعمال نکتہ الحقیقۃ الاحوال نکتہ حق الحقیقۃ الثبوت نکتہ حقیقۃ الحق العدم نکتہ فناء الفناء عدم الشعور بالفناء نکتہ بقاء البقاء عدم الشعور بالبقاء **وصالش** حضرت شیخ محمد در سنہ یک صد ؟؟ از ربیع الاولین در بیست نوشتہ جان فشان ٭

وصل ہشتم در ذکر آن مالک تخت سجادگی و خلافۃ صاحب مقام احیاء

واقامت سراج الشریعة نور الطریقة فرد الحقیقة قطب المدینة الشریفة حضرت شیخ المشایخ محی الدین حضرت یحیی مدنی رضی الله تعالی عنه + لقب ایشان محی الدین

وکنیت ابا یوسف ونام شریف یحیی ابن الدین حضرت مظهر الله التام الصمد حضرت محمد بن قطب الاولیا شیخ حسن محمد است خرقه خلافت و بالکلیه نسبت از جد امجد خود شیخ محمد صاحب ارشد نقل است که آنحضرت را از جناب علیه الصلوٰة والسلام ارشاد شد که ای یحیی دل ما میخواهد که تو نزدیک ما در مدینه باشی پس ایشان بمجرد امر جلیل القدر از خانمان بیرون آمده در روانه مدینه منوره گردیدند ومیگویند که هر قدر ایام در اثنای راه گذشته آنحضرت را خواب و خورش نبود و حضرت شیخ صاحب فانی فی الله باقی بالله حضرت شیخ کلیم الله رضی الله عنه در مرقعه شریف حکایت آورده اند که این فقیر در مبادی حال روزی در طلب گاری این منهج مستقیم وطریق قدیم پیش بزرگی رفتم و قبل ازین خالی از شغلی نبوده ام بلکه مشغولی من بصوتی بسر رسانیده بود اما تعطش مرا باقی بود و مشغولی من نبود مکرر عالم فکر فرمود که مناسب حال تو آن است که مشغولی صورت سرمدی که صورت لا یزالی نیز گویند و در جوک آن را انهد گویند بکنی گفتم عنایت فرمایند گفت هر دو سوراخ گوش خود را از انامل سبابتین محکم بند کن و متوجه شو که در دماغ تو آوازی افتادن آب از بالا هم مسموع تو میگردد و خود را بتمام متوجه شنیدن آن آواز و یک لحظه از و غائب و غافل نشو و چون رسوخ پیدا کند اندکی آن هر دو انگشت راست بکن و باز متوجه شو که از شور عالم آن صوت از تو غائب نشود و همچنان تا بجایی رسانی که بسد کردن انگشتان آن صوت بشنوی و شور عالم و عالمیان ترا مزاحمت نرساند بلکه صوت سرمدی بر تو غالب آید از اصوات دیگر باشد که ترا در شنیدن آن شغلی فرو گیرد که در گفتن و نوشتن نیاید و از بعضی شنیدم که فلفل گرد در پنبه پیچیده در سماخ گوش محکم نمایند که از حرارت فلفل آن صوت قوت گیرد و از بعضی شنیدم که فلفل را در حریر پارچه سرخ رنگ پیچیده در سماخ

برای درد چشم

محکم نمایند تا حرارت بیش از بیش حاصل شود و صحت بسیار قوت گیرد و آن فاعل العبد جولان
خون برای بیماری چشم بغایت نافع است من رو برو وے آن بزرگ سبابه خود را
چنانچه فرموده بود محکم کردم فی الواقع آواز ے شنیدم چنانکه گفته بود و زمانے بودم
متوجه چیزے یافتم که بیش از ان نبود گفتم مولانا آخر مقصود کسے از چهره نقاب یکبارگیه
مرجع و مطلب آنم و مرتبه شوق فروتر از ان است فرمود میان میر لاهوری و یاران
ایشان همین شغل میداشتند و همین صوت سرمدی را حضرت حق می گفتند از انجا که
طالب علم بودم و نظر بر کتب متداوله افتاده بود و بدایت حال داشتم ازین سخن
بغایت کوفته شدم و این شغل بر رغم انف قائله ترک کردم تا در مدینه منوره بنور
رسول الله صلی الله علیه وسلم بخدمت شیخ خود شیخ یحیی المدنی رضی الله عنه رسیدم این
سخن را نقل کردم حضرت ایشان فرمودند این شغل نیک مفید است و مشترک میان
حکما کرامتان و صاحب استدراج و اثر مرتب برین اینست که خاطر مشتت را جمعیتی
می آید و از همه سو یکسو میگردانند و این صوت رابطے میگردد درمیان این شخص و مقصود
او و صورت میشود مر ربودگی و بیخودگی و غیبت را که مقدمه فنا و الفنا است و آنچه
میگویند حق همین است باعتبار مشابهت همین اطلاق که درین مضمر است والا
لیس کمثله شیء و هو السمیع العلیم نقل است از خلاصة الفوائد که ملفوظ
حضرت قبله عالم و عالمیان مرشد علماء دوران شیخ الاسلام غیاث المسلمین مظهر
انوار صمد حضرت خواجه نور محمد رضی الله عنه است که قاضی عمر مرحوم جمع کرده است
که آنحضرت قبله رضی الله عنه فرمودند که چون حضرت شیخ یحیی مدنی رضی الله عنه جانب
مکه معظمه رفته سکونت فرمودند بعضے کسان آنجا تعصب می کردند حتی طغیانی آب تمام
مکه شریفه را در گرفت و عالمی را مگر آن مکان حجره شیخ صاحب بسلامت ماند که خود بدولت
پیرامون آن بانگشت مبارک یک خط کشیده بودند که مطلق آب داخل آن

نه شد پس متعصبان بعد از معاینهٔ این حال ترک تعصب کردند نقل است
از زبان حق ترجمان حضرت مظهر فیوضات ربانی مطلق انوار سبحانی مجلی جمال صمدانی
حضرت حافظ محمد جمال ملتانی رضی الله عنه که از کبار خلفاء حضرت مهاروی صاحب است
و نیز مطابق آن از کتاب خلاصة الفوائد معاینه شده که از دستخط حافظ صاحب موصوف
نقل آورده که حضرت قبله مهاروی صاحب رضی الله عنه فرمودند که حضرت شیخ کلیم الله
جهان آبادی رضی الله عنه در ایام جوانی بتحصیل علوم مشغول بودند و کمال علم کرده بودند
اتفاقاً نظر سامی ایشان بر کودک کهتری افتاد و گرویدگی پیدا شد و بار نیافتند
چه بسیار کسان از اهل ثروت و مال راغبی نمود و ایشان در عالم فقر مسکینی داشتند
و بزرگی مجذوب در شهر بود که هر کس پیش آن بزرگ برای نجاح مرام آمد روا شده میگرد
پس شیخ صاحب لاچار شده پیش آن بزرگ برای مطلب مذکور قدری شیرینی ریوڑی
گرفته رفتند و ضابطهٔ آن بزرگ بود که از کسیکه چیزی میگرفت مطلب او میشد و از آن
کس که نمیگرفت مطلب آن نمیشد حضرت شیخ را بسوی خود خواند و شیرینی به گرفت
بعد دو یوم نزد آن کودک رفتند آن کودک نزد خود خوانده نشانید و بسیار ملاطفت
کرد و بجبر ملاطفت او خاطر حضرت شیخ از وی برخاست و بسوی آن بزرگ اشتیاق محبتی
پیدا شد و آمد و رفت بخدمت آن صاحب میفرمودند روزی آن بزرگ نزد خود خوانده
بنشاند و سر خود را بر زانوی شیخ نهاده بخفت چون برخاست صورت جذب بر حضرت
شیخ واقع شد چون حضرت را با علم کمال و تشرع تمام بود تستر میکردند آخر چون
در مزاج شریف تغیر پیدا شد همین اندیشه در خاطر گذرانیده پیش آن بزرگ رفتند
و فی الفور آن بزرگ نزد خود خوانده فرمود که اگر آتش ازین قسم خواهند نزد من
بسیار است و آب نزد حضرت شیخ یحیی مدنی است آنجا روید بمجرد شنیدن این سخن
روانه بمدینه مطهره شدند بغیر رخصت از احدی حتی که از والده مکرمه چون همراه

قافله بمدینه شریفه رسیدند زیر نخلستان نشسته بودند بمجرد ورود ایشان حضرت شیخ یحیی مدنی رحمة الله خادمی را فرستادند که بیرون شهر از قافله کلیم الله نام شخصی را طلبیده بیار هرچند ندای بنام کلیم الله کرد حضرت شیخ شاه کلیم الله در دل اندیشید که دیگران را ندا میکنند خادم بخدمت حضرت شیخ یحیی مدنی رضی الله تعالی عنه بازرفت گفت که طلبیدم نیافتم فرمودند که باز رو و نداکن که کلیم الله جهان آبادی وچون باین تعیین نداکرد حضرت شیخ رضی الله تعالی عنه بیقین دانستند که مدعو منم وجواب دادند وبخدمت حضرت شیخ یحیی مدنی مشرف شدند روزے شخصے بخدمت حضرت یحیی مدنی کتاب شرح وقایه میخواند بطور سیاحت بغیر تدقیق حضرت شیخ کلیم الله از وفور علم خود در دل گذرانیدند که حضرت تحصیل ساده زاید بمجرد خطور حضرت شیخ یحیی مدنی رضی الله عنه کتاب مذکور گرفته بدست حضرت شیخ کلیم الله دادند پس ایشان دیدند وعلم رخت یکسو نهاده حتی که عبارت کتاب هم نمی آمد در دل انستند که این معنی از شومی خطره مذکور است علی الفور در دل گفت که الهی توبه کردم وتقصیر معفو شد پس بطور سابق علم روی نمود وصالش سنه در مدینه شیخ یحیی بست وهشتم از صفر کرد آهنگ سفر در وصل حق شد کامران ✦ ومرقد مبارکش در مدینه منوره زیارتگاه خلق است

وصل نهم در ذکر آن قطب زمان مقتدای واصلان فانی فی الله باقی بالله حضرت شیخ ❀ ❀ کلیم الله رضی الله عنه

آنحضرت قریشی اند وصاحب تجرید وتوحید بودند ودر ستر حال بسیار میکوشیدند تا که میگویند که مریدان معدود گرفته اند وهمه را به تکمیل رسانیده اند وخلفای ایشان بسیار اند مشهور ترین آنها هست چنانچه در هندوستان حضرت مولانا وشیخنا نظام الدین اورنگ آبادی ودیگر مولانا عبدالصمد در بلاد ملک مخدوم شیخ بهار ولبسیار اشتهار دارد وازین حضرت تصانیف رائقه است چنانچه سواء السبیل وتسنیم وعشره کامله وقرآن القرآن ومرقعه شریف و

وکشکول که تا الآن حلیهٔ کتب و دستور العمل مشایخ ماست وکشکول و مرقع مقام خرقه خلافت پیران ما
سید هندست ه هر آن کو لقمه زین کشکول ما خورد + قلندر گشت گو از دو جهان برد + هر آن کو
این مرقع کرد بر دوش + بجانان بیگمان گردد هم آغوش + قلم شکسته را چه یارا که از احوال
مقامات آنحضرت بیرطراز د اما تبرکاً سبق بالخیر از عشره کامله مسنفهٔ آنحضرت برای استفادهٔ طالبان
آورده میشود و قال شیخنا فانی فی الله شیخ کلیم الله رضی الله عنه بعد تحمید مقدمه وهی ان
ادراك الحق سبحانه وتعالی مع الذهول عن هذا الادراك وعن ان المدرك هو وجود الحق سبحانه
وادراك مركب وهو عبارت عن ادراك وجود الحق سبحانه مع الشعور بهذا الادراك وبان
هذا المدرك هو وجود الحق سبحانه مع الشعور بهذا الادراك وبان هذا المدرك هو وجود الحق سبحانه
والادراك الاول حاصل لكل احد فان كل من راى شيئا فيدرك منه اولا الوجود ولكنه
غافل عن ادراك هذا الادراك فانه لغاية ظهوره تعالى قد غفل عن ادراكه السابق بعد
تغير المدرك سخران من الآنات واما الادراك الثاني فهو محل الفكر والصواب والخطاء
والايمان والكفر والتفاوت في مراتب العارفين بتفاوت مراتب هذا الادراك المركب
اعلم ان التائب يجب اولا ان يغتسل من ماء باردا وحار ثم يلتبس لباسا طاهرا ويصلى
التحية ويجلس على المصلى مستقبل القبلة ويستغفر الله كثيرا ويصلى على النبي صلى الله
عليه كثيرا ثم يغمض عينه ويتوجه الى الحقيقة الجامعة اي الوجود المطلق تعالى وتقدس من
غير مزاحمة تغير في حقه تعالى من كونه متعينا باي تعين زائد ولاشك ان في هذه
الحالة يحصل له الغيبة ويزيل عن جميع الحجب النورانية والظلمانية ولو يتطرق شوائب التعين
في ذاته تعالى كالجوهرية والعرضية والجسمية او غير ذلك يدفع بالهرب الى الوجود المطلق
تقدس وتعالى اذ لا يتاتى اللاحق الا بالمعقول من السابق فلو يتطرق خاطر ووسواس فيفيه
بالفرار الى الحرافة ويجهة ملتفاته وغير برهانه ويتهم في امتداد الغيبة حتى يقوى هذا الربط
غاية القوة ثم يشرع في ان يفتح عينه ويرى في كل موجود او وجود خاص وجوده المطلق

عن کل قید حق الاطلاق و نیاء لہ فی ھذہ المقام نوح الحرارت وحرقة فی المنتظر فیکون کل
ملی منتظر والمسقع والمشام والمذاق والملبس وغیرھا متوجھا الیہ بطریق التبع والوجود المطلق
الساری فی کل بطریق الاضالیة و یتوھم الخاطر منھا فالافعال التی لایجب فیہا کمال التوحید
الحقیقة الجامعة کالمشی فی السبیل ونظارة البساتین والاسواق وجواب المنتظر عند
تھذیب المذھب وامثال ذالک لایتطرق فی صدورھا عن فاعلھا بث و قطع فی اغلب الاحوال
واما افعال التی یجب فیہا کمال توجیھا کدرس العلم الخامضة وفکر الاشعار وحل المعما
والنغز وامثال ذالک یتطرق فی صدورھا بث وقطع فی اغلب الاحوال ولکن یجیب ان
یجاھد حتی لایعظم ھذا المربط فالھم وھل ھذہ الا الدرجة القوی والمرتبة الاعلی فی
المعرفة والتوحید وھذہ المربطة کرس السر عندہ ذکر السر وذکر الروح و ذکر القلب فذکر
اللسان سوء الادب والی ھذہ اشار مولانا عارف خلیفہ خواجہ امیر کلال قدس
سرہ حیث قال ع کار نادان کوتہ اندیش است + یاد کردن کسے کہ در پیش است +
ثم قال قدس سرہ اعلم ان ھذہ الاشغال لایجوز عند سنوح الملال و ورود الکلال
علی البال فیجب عند ھذہ الامور بالنفی والاثبات خفیة رضی اللہ ان الذکر بالاسم الاعظم الا
اکثر مناسبت بالمراقبة من النفی والاثبات قال النفی والاثبات یستلزم الامرین المستلزمین
للمغائر بینھما المستلزم لمثناة الحقیقة الجامعة وثنایتھا بخلاف الاسم الاعظم فانہ بساطتہ
وجامعة لایستلزم ذالک وبالجملة ھو خیر الاذکار من ھذہ الحیثیة قال اللہ تعالی **قل
اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون** الا ان للمبتدی ذکر النفی والاثبات
النفع من ھذا الذکر فان جبلة الانسان علی الکثرة لا الوحدة الا ماشاء اللہ تعالی ورتبة
الکثرة یقتضی نفیا واثباتا والی ما افادہ رحمھم اللہ تعالی ذھب مولانا الروم قدس
سرہ ع این قدر گفتیم باقی فکر کن + فکر گر جامد بود رو ذکر کن + ذکر آن باشد کہ
یکبتا بار رسے + فکر آن باشد کہ بیش آید شہے + ایضاً قال شیخ شیوخی قدس سرہ ان

الصوفی یجب ان یہتم اہتماما و یعتنی اعتناء فی تحصیل ذلک الربط و تربیتہ و تقویتہ مع توحید العزیمۃ والجمعیۃ والاخلاص التام والمواظبۃ علی ہذہ الحالۃ علی الدوام دون فترۃ ولا توزع خاطر ولا تشتت عزیمۃ مع الجزم بان کمالہ تعالی ذاتی ویستوعب جمیع الاوصاف سواء یظہر حسنا اولا وان ادراک کل مدرک قاصر عن احاطۃ ذاتہ تعالی وھو کما ھو لو شاء یظہر فی ای صورت من صور العالم ولو شاء تنزہ من کلہا والحلول والاتحاد تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا وعلیہ فی الاوائل ان یترک لجمیع المشاغل المخلۃ ولو کانت النوافل والدعوات والاوراد کلما یمیل الطبع عن المراقبۃ یذکر قیاما و قعودا و علی جنبہ الی ان یفوز فوزا عظیما — و نیز یک مکتوب از مکاتیب آنحضرت کہ بنام نامی حضرت شیخ المشائخ قبلۃ العارفین کعبۃ العاشقین حضرت شیخ نظام الدین رضی اللہ تعالی عنہ قلمی فرمودہ اند تبرکا اینجا آوردہ میشود تا دستور العمل طالبان باشد بسم اللہ الرحمن الرحیم احوال و آمال مولی الموالی مولانا شاہ نظام الدین والامان والایمان والاحسان سلمہ اللہ تعالی از تغیرات کہ موجب انصرام شریعۃ و طریقۃ و حقیقۃ باشد مصئون و محفوظ باد ای برادر این نامہ دستور العمل خود شناسند و در حکم آن احتیاط نمایند کہ فروگذاشت را دران مدخل نباشد و موجب افراط و تفریط نگردد و حد از دست نرود و آن احکام را بدفعات نقل سکینم رحمہ اللہ من تلقف السمیع فہو شہید اما اولا آنکہ مقصود ایصال خیر است و خیر عبارت است از جمیع ما ینتسب الی السالک و بقاء وہ بالحق و قیام السالک ببقائہ فما ینسب الیہ این معنی را باید کہ ہمیشہ مد نظر باشد و شرح آن درین رقعہ نتوانم داد ثانیا آنکہ در ایصال خیر امری مرعی نگردد کہ لقد نباشد بلکہ لنفسہ باشد کہ غول خمار این شراب دمار از روزگار خواہد بر آورد ثالثا آنکہ تغیر لباس چندان اعتبار ندارد سیما در اواخر کہ ہرچہ پوشد و خورد آنرا حظ و نصیب نباشد اما اینکہ صوفے را از لباس فقر عار می آید عجب است کہ شما را ننگ مے آید و یا آنکس را کہ پیش او مے روید اگر شما را ننگ می آید عجب فقیر ید و اگر او را ننگ مے آید

کہ مکتوب حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ بنام شیخ نظام الدین

چرا پیش او میروید و ترک صحبت این مردم چرا نمیکنید رابعاً آنکه از ازدحام خلق موجب شکر الهی است
هرچند ازدحام خلق زیاده شود شکر الهی بسیار می آید که هر کس قدر و قیمت خویش میداند
که هیچ می ارزد رجوع خلائق محض فضل و کرم او تعالی است ازین تنگ نه شوید که این دولت همه را
میسر نیست خامساً آنکه چون کسے بیعت نماید بمجرد بیعت اذن ارشاد ندهند و بر خود قیاس نکنند
که آن انتظار عالم دیگر باشد سادساً آنکه چون قابلیت بکثرت ذکر و مراقبات و مشاهدات هر
مریدرا باین خلافت رساند اگر علم ظاهری داشته باشد مبارک است مثال آنرا بنویسند والا
بگویند که روبکار خود مشغول باشد سابعاً آنکه اگر این قدر دستگاه باشد که با چند نفر فقراء جدا
گذران خواهند کرد و پنهان از مردم بیگانه بگذرانند و آنچه فتوح رسد بآن فقرا همه صرف سازند روزیکه
که نرسد آن روز را غنیمت دانند که در فقر و فاقه تاثیرے عظیم است فهم من فهم ثامناً آنکه مسئله
وحدت وجود را پیش هر آشنا و بیگانه شائع نخواهند آورد بلکه با بعضے یاران و مریدان که
استعداد فهم آن داشته باشند برمز و ایما باید گفت اگر فهم ایشان قبول کرد زیاده واضح باید
گفت والا همان قدر زیاده است تاسعاً آنکه با وضع ملاقات همه دولتمندان اختیار کنند و یا
قطع ملاقات از همه تا بعضے ملاقات چیزے نیست عاشراً رابطه صلح با هنود و مسلمانان بسازند
و هر که ازین دو فرقه اعتقاد و اعتماد داشته باشد ذکر و فکر و مراقبه تعلیم او بکنند ذکر و جمعیت خود او را
بطریقه اسلام خواهد کشید و با غیر معتقد اگرچه سید زاده باشد تعلیم این امر نباید کرد که رابطه بی
اعتقاد هیچ اثر و نتیجه مستوجبه نگویند نه تابعیت تا ممکن باشد تابع اهل دول نباید شد
اگرچه اخلاص هم داشته باشد که در تابعیت وضع خود و درویشی نمیتواند ماند دیگر آنکه مجلس سرود
بطور ریا کم می کنند ازین معنی بسیار محظوظ شدم خوب می کنند و در مجلس علانیه شهرت است
اما گاهی نیست و مقصود نیست و اگر تقاضای وقت مجلس علانیه باشد آنرا هم اذن است و
قصد آن باشد که این فیض عالمگیر باشد و فقرا از همه اطراف و آفاق بدروازه شما آیند و بفیوضات
ظاهر و باطن برسند و اگر اینجا خوش آید آن ملک شما مبارک باشد و اگر نباشد چون لشکر اعلی

اینطرف آید شما هم این طرف خود را رسانند دیگر آنکه با مخلصان خود بتعلیم و به هیبت نگهدارند
که صحبت انبیاء علیهم السلام باصحاب خود چنین بود والسلام میان محمد تقی از کم صحبتی شما هیچ تفاوت
نه کردند بحال ایشان متوجه خواهند ماند نقل است از خلاصة الفوائد که از دستخط حضرت حافظ
صاحب مظهر جمال الهی رضی الله تعالی عنه نقل آورده و این درویش نیز از زبان مبارک ایشان
شنیده که چون حضرت شیخ صاحب قطب ربانی شیخ کلیم الله جهان آبادی در مدینه منوره به
ارشاد بزرگ مجذوب که ذکر آن در وصل سابق مرقوم است رسیدند در خدمت شیخ صاحب خود
که حضرت شیخ یحیی مدنی باشند برای بیعت التماس نمودند شیخ التماس ایشان را قبول کردند
تا مدتی قلیل گذرانیده مرخص شدند و حضرت شیخ قدر خرچ هم عنایت فرمودند در دل حضرت
شیخ کلیم الله گذشت که مرا نعمت باطنی بسنده بود و حاجت خرچ ظاهری نیست فی الفور حضرت شیخ
مدنی فرمودند من ترا نعمت ظاهری و باطنی داده ام مبارک باشد پس شیخ از مدینه مطهره بمکه معظمه رسیدند
هر که شیخ را میدید میگفت که قطب عالم می آید آخر بجهان آباد بمجرد آمدن به تدریس علم مشغول شدند
و وجه معیشت شیخ چنان بود که یک حویلی در ملک خود داشتند مبلغ دو روپیه هشت آنه کرایه قرار
بود و هشت آنه مکانی دیگر برای سکونت کرایه کرده گرفته بودند دو روپیه وجه خرچ مجمع وابستگان
میشوند بادشاه فرخ سیر بارها الحاح نمود که حضرت از بیت المال چیزی قبول فرمایند ایشان
جواب دادند که حاجت نیست باز عرض کرده که حویلی از بهر نزول در معرض قبول افتد فرمودند
باین نیز حاجت نیست باز عرض نمود اگر اجازت باشد بنده در خدمت آمده سعادت دارین
بقدر موسعی حاصل نموده باشد فرمودند که تو ظل الهی هستی در سایه آن ذات همیشه بدعاگوئی مشغول
ام تا آن نیز حاجت نیست بلکه بنده را التسبیع خواهد رسید حتی که هر جمعه شیخ صاحب رضی الله تعالی
عنه برای نماز جمعه بمسجد جامع تشریف فرمودند و بادشاه نیز می آمد بی اجازت هرگز ملاقات
نکرد تا از حد ادب متجاوز نگردد باید دانست که حضرت قطب جهان آبادی را نسبت
تلمذ و اجازت اعمال از شیخ المشایخ حضرت شیخ برهان الدین المعروف بشیخ بهلول بن محمد

بن علی الصدیقی برهانپوری که از بنا بر شیخ المشایخ حضرت شیخ محمد غوث صاحب جواهر خمسه
است و خرقه خلافت از حضرت شیخ عیسی لوی رسیده و او را از حضرت شیخ لشکر محمد و او را از
حضرت شیخ محمد غوث صاحب جواهر خمسه است رضوان الله علیهم اجمعین باید دانست که
حضرت قطب الاولیاء فانی فی الله حضرت شیخ کلیم الله رضی الله عنه را خرقه خلافت پیران
چشت و پیران سهروردیه و پیران قادریه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین از پیر خود قطب
المدینة الشریفة حضرت شیخ یحیی مدنی رضی الله تعالی رسیده و دیگر خرقه خلافت خواجگان
نقشبندیه از سید السادات سید المتوکلین سند العارفین المکرم من الله حضرت شیخ میر محترم
الله المتوکل علی الله رسیده و حضرت میر محترم الله تمام مرد مرتاض و مشغول بودند و سرمایه
ایشان محض توکل بود و صاحب توجه و اثر بودند که باندک مدت مریدان ایشان را
بتوجه ایشان جذب و از خود ربودگی حاصل می‌شد مرقد مبارک ایشان در لاهور زیارتگاه
خلق است حضرت میر محترم الله رضی الله عنه خرقه خلافت از حضرت شیخ المشایخ حضرت خواجه
محمد مسکین رض پوشیده و حضرت خواجه محمد مسکین خرقه خلافت از قدوة الکاملین سراج العارفین
حضرت خواجه محمد هاشم رضی الله عنه پوشیده و حضرت ایشان مقتدای ماوراء النهر بودند و
مردم بخارا رو به ارادت بخدمت ایشان بود برادر خورد ایشان که خواجه محمد صالح نام داشت
در سمرقند می‌بودند و مقتدای آن دیار و وصال خواجه محمد هاشم پنجم ربیع الاول در سال هزار و
چهل و شش هجری واقع شده و مرقد ایشان در شهر دهبید است و خواجه محمد هاشم خرقه
خلافت از والد ماجد شیخ المشایخ فیض جهان حضرت خواجه کلان دهبیدی رضی الله عنه داشت
دهبید بفتح دال و سکون ها و کسر بای موحده و سکون یای مثناة تحتانیه و سکون رای مهمله نام موضع
است که آن را جویبار نیز گویند و نام حضرت خواجه کلان خرقه خلافت از حضرت سید العاشقین
سند الواصلین خواجه خواجگی امکنکی رضی الله تعالی عنه پوشیده و حضرت خواجه خواجگی از حضرت
شیخ المشایخ شمس الاولیاء قطب الاصفیاء حضرت خواجه محمد قاضی رضی الله عنه داشت و حضرت

ذکر خواجگان نقشبندیه
ذکر حضرت میر محترم الله
ذکر خواجه محمد مسکین
ذکر خواجه محمد هاشم
ذکر خواجه کلان دهبیدی
ذکر حضرت خواجگی امکنکی

خواجه محمد قاضی از کمل خلفاء حضرت خواجه عبید الله احرار اند و در تاریخ سنه خمس و ثمانین و ثمانمایه
در خدمت حضرت خواجه احرار رسیده اند و مدتی قریب دوازده سال در خدمت ایشان
مستفید مانده و در رشحات آورده که حضرت خواجه احرار وقتی که محتضر بودند جمعی از اولاد و
احفاد و خواص اصحاب در وی کمانگران بر سر بالین حضرت ایشان حاضر بودند در تجمیل
فرمودند که هر کسی از مردم ما چیزی اختیار کنند از فقر و فنا و نخست متوجه حضرت مولانا قاضی
محمد شدند که اول تو اختیار کنی خدمت مولانا گفت که من اختیار کردم که مختار حضرت شما
است حضرت ایشان فرمودند که مختار ما فقر است بعد از آن بیکی از کارداران ایشان
کردند که چهار هزار شاهرخی بمولانا محمد قاضی بدهد که وی فقر اختیار کرده تا آن را سرمایه سازد
از برای فراغت فقرا که در گرد وی خواهد بود در خدمت مولانا بنابر امتثال امر آن وجه را
گرفتند و سرمایه معیشت خود و اصحاب خود ساختند و حضرت قاضی محمد خرقه خلافت از خواجه
خواجگان سر سلسله نقشبندیان قبله کعبه عارفان مطلع انوار منبع اسرار حضرت خواجه عبید الله
احرار رضه پوشیده است لقب ایشان ناصر الدین و نام پدر بزرگوار ایشان خواجه محمود
بن شهاب الدین شاشی کرامات و خوارق عادات بسیار از ایشان بظهور پیوسته که
در نفحات و رشحات مذکور است بلکه تمام رشحات شمه ایست از فنون فضائل ایشان و من
کلمات القدسیه در معنی آیت کونوا مع الصادقین می فرمودند که کینونیت مع
الصادقین را دو معنی است کینونیت بحسب صورت و آن ظاهر است و کینونیت بحسب معنی و
آن آنست که از رهگذر باطن طریق رابطه ورزد و نسبت بطائفه که استغراق و وابستگی داشته باشند
صحبت حصر نکنند در آنچه بچشم ناظر باشد بلکه چنان سازد که صحبت دائمی باشد از صورت
بمعنی عبور کنید تا همیشه واسطه در نظر باشد چون این معنی را بر سبیل دوام رعایت کند سر و سراپا سر
ایشان مناسبتی و اتحادی حاصل میشود و بدین واسطه آنچه مقصود اصلی است حاصل حقیقة وی
شود ؎ با عاشقان نشین و همه عاشقی گزین ، با هر که نیست عاشق با وی مشو قرین ،

سیر حضرت خواجه ... عبید الله ... [illegible]

وحضرت خواجه عبید الله احرار را مال و زراعت بی نهایت بود و در رشحات است که
شیخزاده شیخ الیاس در حق حضرت ایشان اعتراضات بمیر درویش محمد ترخان نوشته فرستاد
که دین و ملت چه شکستی آمده که شیخی که بیع و شرا و دهقانی و زراعت وی نه بر قانون شریعت
است در باطن شمایان او را این همه وقع باشد و سخن او را در شمایان این همه نفاذ بود و چون
عقیده میر درویش محمد ترخان بحضرت ایشان تمام بود و آنمکتوب را بعینه بآنحضرت اظهار
نمود و حضرت ایشان بمولانا قاضی محمد فرمودند که کتابت شیخ محمد الیاس را دیدی که چه نوشته است
و در اثنای گفتن تند شدند و فرمودند از آن روز که من ظاهر شده ام چندان شیخ در زیر پای
من همچو مورچه سپرده شده اند که حساب آنها را خدا داند این شیخ زاده چه میگوید او شریعت
میداند و ما نمیدانیم باندک فرصتی در لنگر شیخ وبا افتاد بعضی فرزندان و کسان وی پیش و بعد
و از عقب همه شیخزاده وفات یافت وصالش بست و نهم شهر ربیع الاول سال
هشتصد و نود و پنج ٨٩٥ واقع شده سه هشتصد نود و پنج در شب شنبه + که بود سلخ مه فوت
احمد مرسل + سه کشید خواجه دنیا و دین عبید الله + شراب صافی عیشی ابد ز جام اجل +
و حضرت خواجه عبید الله خرقه خلافت از شیخ المشایخ مقتدای اولیاء نامدار پیشوای عرفاء
روزگار حضرت خواجه یعقوب چرخی رضی الله عنه پوشیده اصل ایشان از موضع چرخ
است و چرخ دیهی است از توابع غزنین و حضرت ایشان عالم بودند بعلوم ظاهری و
باطنی و ولادت ایشان در غزنین است و مرقد مبارک ایشان در موضع هلفتو که یکی از
مواضع حصار شادمان است و حضرت مولانا خرقه خلافت از خواجه خواجگان قطب
دائره زمان غوث اولیاء روزگار کاشف اسرار کردگار حضرت بهاء الدین نقشبند رضی
الله عنه پوشیده نام مبارک ایشان محمد بن محمد البخاری است و در وجه تسمیه نقشبند مینویسند
که حضرت خواجه میفرمودند که من و پدر من بصنعت کمخواب بافی و نقشبندی مشغول میبودیم حضرت
ایشان سر سلسله خواجه بانقشبند و ایشان را نظر قبول از فرزندی خواجه محمد بابا سماسی است

ذکر حضرت خواجه یعقوب چرخی رضی الله عنه

ذکر حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رضی الله عنه

وبظاهر مرید سید امیر کلال اند و اویسی بوده اند از روحانیت خواجه عبد الخالق غجدوانی مستفید اند
ولادت ایشان در محرم سال هفتصد و هژده ۷۱۸ هجری در قصر عارفان بود و کمالات آنحضرت لا تعد و
تحصی اند که این مختصر گنجایش تفصیل آنها ندارد وصال ایشان در شب دوشنبه سیوم ماه ربیع الاول
سال هفتصد و نود ۷۹۱ و یک روی داده و مرقد مبارک ایشان متصل شهر بخارا است در قصر عارفان
و آنحضرت وصیت فرموده بودند پیش جنازه ما این بیت بخوانند ؎ مفلسانیم آمده در کوی تو
شیئا لله از جمال روی تو ✦ و حضرت ایشان خرقه خلافه از عمدة الواصلین سید الکاملین سند
العاشقین مظهر آیات کمال حضرت خواجه سید امیر کلال قدس سره کاف رضی الله عنه پوشیده و ولادت
ایشان در موضع سوخار است وصال ایشان وقت نماز بامداد در روز پنجشنبه هشتم ماه
جمادی الاول سال هفتصد و هفتاد ۷۷۲ هجری واقع شده و حضرت ایشان خرقه خلافت از
زبدة العارفین قدوة السالکین سند المکملین حضرت خواجه محمد بابا بکسر دال رضی الله تعالی عنه پوشیده
خواجه محمد بابا را مولد قریه سماس بوده است بفتح سین مهمله اولی و کسر ثانیه که از مضافات حومه
دیهای ریتن است از آن جهت آنرا محمد بابا سماسی گویند حضرت ایشان خواجه بهاؤ الدین نقشبند
را بفرزندی قبول کردند و باصحاب می گفتند که این مردی است که بوی این بما رسیده بود
زود باشد که مقتدای روزگار شود و پس روی با امیر کلال کردند که مرید و خلیفه ایشان هستند و
فرمودند در حق فرزندم بهاؤ الدین شفقت و تربیت دریغ نداری و ترا بحل نکنم اگر تقصیر کنی
امیر بر پای خاستند و دست بر سینه نهاده گفتند که مرد نباشم اگر تقصیر کنم و مرقد مبارک
ایشان دران قریه سماس است و حضرت ایشان خرقه خلافت از خواجه خواجگان حضرت
خواجه علی رامیتنی رضی الله عنه پوشیده است رامیتن بفتح راء مهمله و کسر میم و سکون یاء مثناة
تحتانیه و کسر تاء مثناة فوقانیه و کسر نون قصبه ایست بزرگ در ملک بخارا لقب
ایشان درین سلسله حضرت عزیزان است و ایشان را مقامات عالیه و کرامات
بسیار بوده وصال ایشان در سال هفتصد و بست ... ۷۲۱ و یک هجری و مرقد ایشان هم

مزار حضرت خواجه سید امیر کلال رضی الله عنه در بخارا

مزار حضرت خواجه محمد بابا سماسی رضی الله عنه

مزار حضرت خواجه علی رامیتنی رضی الله عنه

خوارزم است و ایحضرت خرقه خلافت از خواجه خواجگان خواجه محمود انجیر فغنوی رضی الله
عنه پوشیده است انجیر فغنوی بفتح فاء وسکون غین معجمه و فتح نون دیهی است در ولایت بخارا
از مضافات وابکنی و مزار مبارک ایشان در بخارا است تاریخ وصال سال ۷۱۵ هفتصد پانزده
هجری بود و حضرت ایشان خرقه خلافت از خواجه خواجگان خواجه عارف ریوگری رضی الله
عنه پوشیده - ریوگری بکسر راء مهمله وسکون یاء مثناة تحتانیه وسکون واو وکسر کاف عجمیه وفتح
راء مهمله دیهی است از دیهائے بخارا بر شش فرسنگی شهر و ازانجا تا غجدوان یک شرعیت مولد
و مدفن حضرت ایشان دران موضع است وصال ایشان در سال پانصد و پانزده هجری بود
و حضرت ایشان خرقه خلافت از خواجه خواجگان خواجه عبد الخالق غجدوانی رضی الله عنه
پوشیده نام والد ایشان امام عبد الجلیل است و والده ایشان از اولاد ملوک روم بود و
سر سلسله خواجه های بزرگوار ایشانند و خضر علیه السلام ایشان را در جوانی بفرزندی قبول نمود
و ذکر قلبی ایشان را آموخت و از کلمات قدسیه این خواجه است این هشت کلمه که بنای طریقه
خواجگان رضی الله تعالی عنهم اجمعین بران است هوش در دم نظر در قدم سفر در وطن
خلوة در انجمن - یاد کرد - بازگشت نگاهداشت - یادداشت - پوشیده نماند که سه
کلمه دیگر از مصطلحات این طائفه است وقوف زمانی - وقوف عددی - وقوف قلبی جمله
یازده کلمه شدند تفصیل در رشحات مرقوم است و مختصر گفته میشود که هوش در دم یعنی انتقال
از نفس بنفس دیگر بغفلت نباشد نظر بر قدم یعنی در حرکات سکنات حاضر باشد سفر در وطن از
صفات ذمیمه باوصاف حمیده انتقال کند خلوت در انجمن یعنی ظاهر با خلق و باطن باحق
باشد یاد کرد یعنی ذکر قلبی یا لسانی بازگشت یعنی عبارت رجوعیت بحق سبحانه بران وجه
که هر بار که کلمه طیب را بگوید از عقب آن بدل اندیشد که خداوندا مقصود من توئی نگاهداشت
عبارت از محافظت این رجوعیت بے گفت زبان و یادداشت عبارت از رسوخیت در
نگاهداشت است و وقوف زمانی عبارت از محاسبه اوقات است و وقوف عددی

عبارت از رعایت عدد است در ذکر و وقوف قلبی عبارت از ارتباط و آگاهی بمذکور است
وصال ایشان درسال پانصد و هفتاد و پنج هجری واقع شده مرقد ایشان در غجدوان است
و حضرت ایشان خرقه خلافة از حضرت خواجه خواجگان حضرت خواجه یوسف بن ایوب
همدانی رضی الله عنهما پوشیده کنیت ایشان ابو یعقوب و اصل ایشان از همدان است
حنفی مذهب بوده و اکثر این خواجگان حنفی مذهب بوده اند ولادت اینحضرت در سال
چهارصد و چهل هجری بود وصال ایشان در سال پانصد و سی و پنج هجری بود و در راه
مرو و مرقد ایشان در مرو است و حضرت ایشان خرقه خلافت از خواجه خواجگان
حضرت خواجه علی فارمدی رضی الله عنه پوشیده است فارمد بفتح فاء . . . . و سکون راء
مهمله و دال مهمله از توابع طوس است نام ایشان فضل بن محمد است و مولد ایشان همان قریه
فارمد است و شیخ الشیوخ خراسان بوده اند وصال ایشان در سال چهارصد و هفتاد و هفت
هجری بوده و مرقد ایشان در طوس است و حضرت ایشان خرقه خلافت از حضرت خواجه
خواجگان حضرت خواجه ابو قاسم گرگانی رضی الله عنه پوشیده نام ایشان علی است و کنیت
ابو القاسم در وقت خود قطب مدار بودند وصال ایشان در سال چهارصد و پنجاه هجری بود
و ایشان خرقه خلافت از حضرت خواجه خواجگان حضرت خواجه ابو الحسن خرقانی رضی الله
عنه پوشیده و حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی را نام علی بن جعفر سلیمان خرقانی است و غوث
روزگار خود بود و نسبت شیخ ابو الحسن خرقانی از روحانیة شیخ بایزید بسطامی است و در ظاهر
شیخ ابو المظفر و شیخ از ابو یزید العشقی و وی از حضرت شیخ محمد مغربی و وی از سلطان العارفین خواجه
بایزید بسطامی هکذا حقیقةً صاحب مراة الاسرار اما درین سلسله همین نسبت روحانیة خواجه بایزید
را مقرر داشته اند و از انفاس قدسیه ایشان است که علما و عباد در جهان بسیار اند تر از ان
باید بودن که روز و شب آرمی چنانچه حق : بسندند و شب را بروز آرمی چنانچه حق بسندند و الفقا
باصحاب خود فرمودند کدام چیز بهتر بود گفتند شیخا جواب هم خود فرمائی فرمود دلے که همه یاد کرده تو

ذکر حضرت خواجه یوسف همدانی

ذکر حضرت خواجه علی فارمدی رضی الله عنه

ذکر حضرت خواجه ابو القاسم گرگانی رضی الله عنه

ذکر حضرت خواجه ابو الحسن خرقانی

ذکر حضرت بایزید بسطامی

و ایضاً او فرموده که صوفی آن بود که نبود و وصالش شب عاشوره در خمس و عشرین و اربع مائة واقع شده و حضرت خواجه خواجگان سلطان العارفین خواجه بایزید بسطامی رضی الله عنه

ذکر حضرت خواجه بایزید بسطامی رضی الله عنه

نام ایشان طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان اصل ایشان به بسطام است و حضرت سید الطائفه شیخ جنید فرمود که شیخ ابو یزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکه و خواجه فرمود الله تعالی را بخواب دیدم گفتم راه بتو چیست فرمودند از خود گذشتی رسیدی **نکته** روزی بزرگی از حضرت شیخ غریب پرور رضی الله عنه پرسید که درین چه حکمت بود که منصور انا الحق گفت وی را بردار شهید کردند و خواجه بایزید انی انا الله گفت و مریدان او را کاردها زدند خود زخمی شدند چنانچه در مثنوی مولوی معنوی مذکور است حضرت شیخی غریب پرور فرمودند که هر دو را فنا نیست لیکن آنکه خلیفة الله تعالی میباشد او چنین میباشد که حضرت خواجه بایزید بود وصالش پانزدهم ماه شعبان در سال دو صد و شصت و یک هجری (۲۶۱) و بقولی دو صد و شصت و چار بود و باقی روایات ضعیف اند و حضرت ایشان را خرقه خلافت بر قول صاحب رشحات از روحانیة و بقول صاحب تذکره بمواصلت جسمانی حضرت خواجه خواجگان

ذکر نسبت بایزید به حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه

امام همام بالحق والصواب ناطق حضرت امام محمد جعفر صادق رضی الله عنه رسیده و ذکر مبارک ایشان سابق در سلسلهٔ قادریه عالیه از پدر بزرگوار خود امام همام حضرت محمد باقر رضی الله عنه که آنرا سلسلة الذهب خوانند و درین سلسله از خواجه خواجگان سید التابعین حضرت خواجه محمد قاسم بن ابی بکر صدیق رضی الله عنهم مقرر است کنیت حضرت خواجه

ذکر حضرت قاسم بن ابی بکر صدیق رضی الله عنهم

قاسم ابو محمد و بقولی ابو عبد الرحمن از پدر یتیم مانده بود عمهٔ وی حضرت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها تربیت او بوجه اکمل بجا آورده و باندک فرصت بدرجهٔ بلند علم و عمل ترقی نموده و از جملهٔ فقهای سبعهٔ مدینه است و امام بخاری در صحیح خود وی را افضل زمانه خوانده است و وصالش در سال یکصد و هفت بوده است و آنحضرت را نسبت ارادت

ذکر حضرت سلمان الفارسی رضی الله عنه

و خرقه خلافت از حضرت خواجه خواجگان خیار اصحاب رسول آخر الزمان حضرت سلمان الفارسی رضی الله عنه

ثابت و مقرر است کنیت ایشان ابو عبد اللہ و ایشان را سلمان بن اسلام میگفتند از کبار صحابہ اند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در شان ایشان فرمودہ اند سلمان منا اھل بیتی وصال ایشان در سال سی و ستہ ہجری بود و مدت عمر ایشان بر قول اصح دو صد و پنجاہ است و حضرت ایشان را با وجود دریافت شرف صحبت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نسبت ارشاد و خلافت ہم از جناب آن قدوۃ المہاجرین والانصار ثانی اثنین اذ ہما فی الغار معدن الصدق والصفا صاحب السیف والسخا پیشوای اصحاب بالتحقیق امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثابت و مقرر است نام حضرت ایشان عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب است ہکذا حققہ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عتیق نام کرد و از القاب شریف او کہ در میان صحابہ با آن معروف بود خلیفہ رسول اللہ است والتقی و ثانی اثنین و ابو الفضل و ہما مخصوصان فی کتاب اللہ تعالی مناقب آنحضرت زیادہ از آن است کہ در دفاتر گنجد وصال ایشان بست و دوم از جمادی الآخر در سیزدہم از ہجرۃ واقع شد و خلافت ایشان ظاہری و باطنی اظہر من الشمس است کہ از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم است ؎ بہترین و بہترین انبیاء ، رہنمای صفیا و اولیاء
خواجۂ دنیا و دین گنج وفا ✤ صدر بدر ہر دو عالم مصطفی ✤ پس فرد حضرت قطب الاقطاب فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ و مشائخ ما کہ تابعین حضرت اند ہر چہار نسبت موجود و در ہر چہار سلسلہ معظمہ بیعت و ارشاد جاری است الحمد للہ تعالی علی ذلک الی یوم التناد مخلد و مستدام باد بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد و بالنون والصاد وصال حضرت شیخ کلیم اللہ رضی اللہ عنہ ؎ شد کلیم اللہ بطور تجلی گرم شوق ، بیت چارم از ربیع الاولین بر قصبان در سن یکہزار و یکصد و چند سال بوقوع آمدہ روضہ مطہرہ ایشان در شہر جہان آباد زیارتگاہ خلق است ✤

وصل دہم در ذکر غیاث العاشقین سراج الواصلین سند الکاملین فخر المکملین

حضرت شیخ نظام الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

انتساب نسبی ایشان بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بواسطہ شیخ شہاب الدین سہروردی
رضی اللہ عنہ میرسد چنانچہ حضرت مولانا مولوی فخر الاولین والآخرین رضی اللہ عنہ
در سلسلہ حدیث خود را صدیقی قلمی فرمودہ اند نقل است از مناقب فخریہ کہ حضرت
شیخ نظام الدین را از صد ہزار مرید زیادہ بود و اکثر مریدانش صاحب حال و اہل کمال اند
حتی کہ یکی از اوشان احیا و موتی ہم صورت گرفتہ اصل وطن آنحضرت پورب است از انجا
بعد انصرام بقیہ تحصیل علوم وارد شہر جہان آباد شدند و بہمین تقریب سعادت ملازمت
حضرت قطب الاقطاب فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ رضی اللہ عنہ دریافتند
روزی کہ آنحضرت بر دروازہ مبارک ایشان رسیدند جناب کرامت مآب ایشان مشغول
سماع بودند و در برای اغیار موافق شرائط مجلس مسدود بود حضرت شیخ نظام الدین بہ
عادت دردمندان خود دستک بر در آستانہ مجلس نہ زدند حضرت فانی فی اللہ یکی را از
حاضرین برای استفسار بیرون فرستاد آن شخص نام نامی و احوال گرامی ایشان دریافتہ
بعرض رسانید فرمان بہ آمدن و داخل شدن مجلس شد حاضران عرض کردند کہ دخل اجنبی
در مجلس سماع دستور صوفیہ نیست بر زبان حق ترجمان گذشت کہ این مرد عزیز است اجنبی
نیست پس حضرت نظام الملۃ والدین را از در درآوردند حضرت شیخ شرف تعظیم و جواب
سلام بالاکرام عطا فرمود و از ارادہ پرسید سخن از روی استفادہ علم از زبان ایشان
بظہور پیوست و بحضور حضرت شیخ بر مورد قبول جا یافت و اجازت دوام صحبت حاصل
شد لیکن ایشان بحضور خدمت مستفید میبودند در بعض اوقات کہ ذوق و شغف و سکر و شور
در مریدان آنحضرت معاینہ مینمودند متعجب میشدند حتی کہ یکی از مریدان حضرت شیخ یحیی
مدنی قدس سرہ کہ ساکن مدینہ منورہ بودند از جناب شیخ معز الیہ رسیدہ تا بر شیخ نظر
کشاد از جوش حال مست و بیہوش افتاد و حضرت نظام الملۃ والدین تمام متحیر شد و کیفیت این

حالت تا به که گاهی بمعاینه نیامده بود استفسار کرد یاران آگاهی دادند از آن روز
خاطر شریفش نیز بآن طرف رغبت کرد و بر سر اعتقاد آمد و اطوار ارادت پیش گرفت و آئین
خدمتگزاری اختیار ساخت روزی حضرت برخاست و چون سفر رخصت جست روان شد
آن سعید ازلی نعلین شریف بر داشت و پیش پای فلک فرسا نهاد حضرت شیخ بعین عنایت
در وی دیده فرمود که توجه بکسب علوم باطنی اولی و احسن است ایشان در جواب عرض نمود
کرد [illegible] سپردم بتو مایهٔ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را ٭ چون حضرت یحیی مدنی
رضی الله عنه هنگام ترخیص بکلیم طور کرامت فرموده بودند که نیابت حضرتی بنظام الدین نام
باین شکل و صورت نزد شما خواهد رسید و در حین دعوت الی الله این بیت خواهد خواند
مالک نسبت ما اوست حضرت شیخ فانی فی الله هست ستانی که معنی مظهر ان الذین
یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم است دستش بگرفت و چندین در صحبت کثیر
النعمت داشته رخصت بسرزمین دکن فرمود تا در آنجا رسیده فیض رسان خلق گشت
و نواب مستطاب نظام الملک آصف جاه جد امجد حضرت نواب صاحب نظام الملک
نواب غیاث الدین خان بشرف بیعت در خدمت آن ظل الهی مستفید گردید و سعادت
و ولایت آثار خواجه کامگار خان که یکی از مقربان و خلفا نزدی شان آنحضرت بود نیز
اشرف اندوز بیعت شد و نسخه رشک گلستان ارم در احوال کرامت اشتمال آن سراپا کمال
بیمثال نوشته است و نام آن احسن الشمائل کرد اگرچه آن یکی از هزار است طالبان را
از مطالعه آن مهر مبین ذریعه وفور ذوق میشود و صورت بیعت آنحضرت بخدمت قطب جهان آبادی
رضی الله عنه این درویش از زبان مبارک مظهر جلال الهی حضرت حافظ صاحب ملتانی بارها
شنیده و مطابق آن در خلاصة الفوائد نیز دیده که حضرت شاه نظام الدین اورنگ آبادی
کتابی از اصول در خدمت حضرت قطب جهان آبادی میخواندند اتفاقاً شخصی از یاران
حضرت شیخ مدنی از مدینه بعد از وصال شیخ مدنی رسید و نظرش بر شیخ کلیم الله افتاد

بمجرد دیدن آن شخص را وجد و حالۃ قوی دست داد کہ تا دیر بیہوش بر زمین افتادہ ماند
چون با فاقہ آمد ملاقات و بیکدیگر مشغول شدند حضرت شیخ نظام الدین ازین صورت حالہ
حیران گشتہ در خدمت عرض کردند کہ این چہ ماجراست حضرت شیخ فرمودند کہ این
ہم یک علمی ہست کہ شمارا ہم خواہم تعلیم کرد پس ازین اشتیاق سبق خواندن این علم برآن
حضرت غالب آمد و بخدمت حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی عرض نمودند کہ بندہ
را ازین علم سبق ارزانی شود آخر ازین علم سبق خواندند و بیعۃ نمودند و بعد مشغولی تمام
یکی از عاشقان کاملان شدند و حضرت شیخ ایشان را بمجرد بیعۃ اجازت ارشاد فرمود
و بعد چندین مدت روانہ بسوی اورنگ آباد نمودند چون آنجا رسیدند جذب کمال
در ایشان ظاہر شد تا آنکہ احدے را از وابستگان شیخ بدون ذکر و فکر کارے نبودہ
نقل است از خلاصۃ الفوائد کہ حضرت شیخ الاسلام قطب کچھی حضرت مہاروی صاحب
رحمہ فرمودند کہ حضرت شیخ صاحب سند الکاملین شیخ نظام الدین اورنگ آبادی
تمام فیض عالم بودند چنانچہ یک ملتی را مہر مبارک خود حوالہ کردہ بر دروازہ حویلی شریف
نشاندہ بودند از برای آنکہ ہر نوع سائل کہ بمطلب خود آمدہ کاغذ بنویساند کسی باشد
در کسی طرف کہ باشد و بکسی مدعا کہ باشد نوشتہ بمہر مزین کردہ بدہد و آن حضرت
قبلہ مہاروی صاحب درین میان فرمودند کہ چہ فراغت یافتہ بودند و این ہم فرمودند
اگر کسے بموجب کاغذ مہری حضور عالی حضرت شیخ صاحب رضی اللہ عنہ کار نویساندہ
کردہ میداد خیر و اگر بمنکر شود خود بدولت بر وے ہیچ رنج نشدند و آنحضرت مہاروی صاحب
این ہم فرمودند کہ سجع مہر شیخ صاحب چہ خوب بودند چنانچہ بر یک نگین این بود ذکر مولےٰ اللہ
ہمراہ ولہ ۔ و بر دیگر نگین ۔ در رعایت دلہا بکوش + نظام دین بدنیا مفروش ہا بعضے اشعار
منقول حضرت ایشان منقول از رسالہ نظام القلوب کہ تصنیف آن حضرت است آوردہ
میشود فائدہ ذکر جہر ہیچ وقت منع نیست بلکہ ہمہ اوقات مامور و ماجور است ان الذاکر

مجروب فی جمیع الاحوال الا فی احوال ورد به منع الشرع یعنی انه یکره الذکر حالة الجلوس
علی قضاء الحاجة وفی حالة الجماع وفی حالة الخطبة وفی الصلوة بعد الامام ولا یکره
فی الطریق ولا فی الحمام اجمع العلماء علی جواز الذکر بالقلب واللسان للمحدث والجنب
والحائض والنفساء وذلك فی التسبیح والتحمید والتهلیل والتکبیر والصلوة علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم والدعاء وغیر ذلك ولکن قراءة القرآن حرام علی الجنب و
الحائض والنفساء سواء قرأ قلیلا او کثیرا حتی بعض آیة ویجوز لهم اجراء القرآن علی القلب
من غیر لفظ ثم لا ینبغی ان یترك الذکر باللسان مع القلب خوفا من ان یظن به الریاء
بل یذکر بهما جمیعا ویقصد بهما وجه الله تعالی وقد قال اقل ما فضیل بن عیاض رضی
الله تعالی عنهما ان ترك العمل لاجل الناس ریاء ولو فتح علی الانسان باب ملاحظة
الناس والاحتراز من تطرق ظنونهم الباطلة لانسد علیه اکثر ابواب الخیر وضیع
علی نفسه شیئا عظیما من مهمات الدین ونیز فرموده حضرت ایشان است که بندگی
حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سره فرموده اند که در اوائل ذکر جهر دوازده سال
گفتم از شام تا صبح و از صبح تا شام که فائده از ذکر جهر یافتم و در تسبیح عیا و لطفی نیافتم چون ختم قرآن
میکردم کمتر از شش ختم نکردم و چون نماز می گذاردم کمتر از هزار رکعت نمی گذاردم و صائم الدهر
بودم بلکه در هر ماه اکثر روز طی میداشتم و چون دعوت اسماء می کردم کمتر از لکه بار نمی خواندم
اما ثمره بیشمار که در ذکر جهر دیده ام هیچ از اینها ندیدم **فائده** مقوله ایشان که چون پیر کلاه برسر
عطا کند درین راه صادق کسی است که قدر تاقیه بداند سه درتاقیه جمله عشق و شوق است همه
اسرار جمال دوست و ذوق است همه + چون برسر خود نهادی آن مونس دوست + بیسوز و
عشق او چه شوق است همه + **فائده** نزد خواب صد بار تهلیل بخواند و فاتحه با رواح اهل شجره
خویش میخوانده باشد **فائده** مقوله ایشان سه انفاس پاس دار اگر مرد عاقلی + ملک
دو کون ملک توان کرد یک نفس + ببرنده گردن شیطان خناس + ببرید دانست تیغ پاس انفاس
ترا یک حرف بس از جمله عالم + که از جانب نیاید جز خدا دم + اگر تو پاس داری پاس انفاس

به سلطانی رسانندت ازان پاس ٭ اگر یک ذکر گوید صبح تا شام ٭ رسد کارش بفضل حق باتمام ٭ فائده مقوله ایشان درعین خلوی معده از طعام وشراب شرط است خصوصاً در ابتدائے حال ؎ کجا ذکر گنجد در انبان عصر ٭ بسختی نفس می کند پا دراز ٭ فائده مقوله ایشان - همه اوقات انفاس بذکر مشغول دارد و خطرهٔ غیر در دل نیارد ؎ پاسبان دل شو اندر کل حال ٭ تا نیابد هیچ دزد انجا مجال ٭ هر خیالے غیر حق را فرو دان ٭ این بیت سالکان را فرض خوان ٭ ؎ هر یک نفس که میرود از عمر گوهریست ٭ کان را خراج ملک و عالم بود بها ٭ مپسند کاین خزانهٔ دهی رایگان بباد ٭ وانگه روی بخاک تهیدست وبی نوا ٭ فائده - مقوله ایشان - ای عزیز عشق کمال باید که بدین مقام برسد چراکه این مقام عاشقان است که بے کمال عشق هرگز دست ندهد - واین حال سلطان المشائخ میفرماید ؎ عشق آمد شد چو خونم اندر رگ و پوست ٭ تا کرد مرا ازمن و پر کرد ز دوست ٭ فائده مقوله ایشان - قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم لکل شیء صقالة وصقالة القلب ذکر الله تعالی ؎ تا بجاروب لا نروبی راه را ٭ در نیابی در سرای الا الله ٭ ای صدیقا چون سالک بے اختیار ذاکر باشد حتی که بوقت قضاء حاجت و بول کردن هم هرچند که قصد تغافل کند نتواند نگاه داشت درینوقت ذاکر را بے ادبی معذور دارند ؎ زبان را با دل چون یکتا دل شده ٭ هر کرا قرب بمنزل شده ٭ تا که باشد یاد غیری در [illegible] ٭ کی میسر باشد از تو در حساب ٭ چون همه یاد تو از مولا بود ٭ [illegible] اصلی بود ٭ چون مائده در دل او اغیار تمام ٭ پرده از محبوب برخیزد تمام ٭ [illegible] بهشت و دوزخ چه پیدا آید ٭ و حضرت شیخ کمال الدین [illegible] رضی الله عنه که از خلفای آن حضرت است در احسن الشمائل خصائل آنحضرت را از پوشیدن لباس و خوردن طعام و آداب و کیفیت سلوک آنحضرت از مکالمه مصاحبت یا جهاد حال آنحضرت در سواره و پیاده و خلق [illegible] با مخلصان و اجنبیان مرقوم [illegible] رقم کرده و تحریر نموده که این فوائد از آن جهت [illegible]

که معتقدان این درگاه و متوسلان این والاجاه روبه پیر و مرشد برگزیده و تا وسع امکان
سعی نموده شعار خود سازند که متابعت پیر طریقت مریدان را از جمله واجبات است علی الخصوص
متابعت این پیر با چنین اوصاف فرض عین است وفقنی الله الاکرم روبه حضرت ایشان
در همه امور موافق سنت رسول الله است صلی الله علیه وسلم که در پوشیدن لباس هیچ تکلیف نیست
بلکه پارچه سفید و از جامه و پیراهن و سراویل بپوشند و اکثر پارچه سفید را به رنگ ملایم رنگین ساخته
لباس میفرمایند و پیراهن مبارک از سلاقیمت دو و نیم روپیه یا سه روپیه باشد می سازند و
جامه ملایم نیز همین قیمت می پوشند و سراویل از سوسی سرهندی که بقیمت یک و نیم روپیه یا
دو روپیه باشد می کنند و اکثر اوقات به پیراهن شده پیوند می دوزند و آنرا در سفر پوشند
و پارچه پشمینه قیمتی هرگز نمی پوشند روزی در ایام زمستان این کمترین غلامان چند طاق
شال الوان و چیت بیند که چندان قیمت نداشت برای نظر برده بود فرمودند که ما هرگز
این قسم لباس خوشنما نداریم و نمی پوشیم احقر چون مکرر التماس کرد از راه بنده نوازی قبول نمودند
آنگاه فرمودند چیت کم قیمت ساخته بیارید برای خاطر شما خواهیم پوشید و آن طاقها واپس دادند
روزی دیگر حضرت ایشان مطلقا آنکه از هیچ کس نذر قبول نمی کنند مگر از مخلصان که قدر دوی
این جناب را آنگاه به براے خاطر داشت این جماعت نذر قبول می فرمایند و وجه قبول
این نذر آن است که سابق بالکل چه از نقود و چه از اشیا هرکه می آورد چه از مخلصان و
چه از بیگانگان هرگز نمی گرفتند چون این خبر بمسمع همایون حضرت کلان صاحب آن پشت
پناه صادقان و آن متصف باوصاف الله و المتخلق باخلاق الله حضرت شیخ کلیم الله جهان
آبادی رضی الله عنه رسید بحضرت ایشان عنایت نامه بدین مضمون نوشتند که مسموع شد
که از یاران و مخلصان هرکه از قسم نذر برای شما می آرد قبول نمی کنند اگرچه امر مستحسن است اما
دل شکستگی محبان درین است اولی آنکه هرکه باخلاص صدق چیزے بیارد بحکم لا رد و الا کل
البته قبول نمایند و بمحتاجے بدهند که کارسازی محتاجان بهتر و اولی تر است سه اینکه ثانی

و بیفشانیش ٭ بهتر ازان است که نستانیش ٭ و درگرفتن الفت است و ناگرفتن وحشت
و دلیری مخلصان صادق ازین طریق خالی ازان است آزان روزیکه باین امر مامور
گردیدند نذر از مخلصان قبول می فرمایند چنانچه روز جمعه که مجلس سماع مقرری است
هر نذری که می آید بقوالان و مستحقان که در محفل همایون مهیا شدند مرحمت میفرمایند
و در روزها دیگر هرچه نذر میرسد بمحتاجان می بخشیدند و از جنس میوه یا طعام یا شیرینی
وغیره اگر کسی می فرستاد یا می آورد همون ساعت بحضار مجلس تقسیم می فرمایند
و هم بخانه مخلصان مخصوص عنایت می کنند و قادم باخود داشتن طریقه حضرت او شان بود
هرگاه برای نماز جمعه یا برای سیر تشریف فرما میشدند تنها یا پیاده میرفتند و تغیر لباس میکردند
و گاهی از تخاصی اسپ طلبانیده میرفتند و سواری از قسم اسپ یا بهل یا پالکی در خانه نگاه
نمیداشتند و اکثر معتقدان چند غلام بچه برای خدمت آورده بودند بیاران بخشیدند و ازان
جمله دو غلام بچه برای خواندن سرود مقرر فرموده بودند ازان جهة آنهارا نگاه داشتند و از جمله
خادمان دو کس همراه بودند یکی برای پختن طعام جهة باشنده های خانقاه و دومی برای
فرش مجلس و تقسیم حصه قوالان و این دو شخص هم مقرری نبودند تبدل داشتند پس کمال
تجرید و تفرید بغایت رسانیده بودند روش سلوک آنحضرت رض بهر کس چه از آشنا و بیگانه
و چه از اجنبی و بیگانه بیک روش است هر کس که بخدمت شریف از صغار و کبار می آمد بهم پرداخت
میفرمودند و برای همه کس تمام قد استاده میشدند و تعظیم بجا می آوردند با طفل چهار ساله همون
وضع مبارک میداشتند که با پیر هفتاد ساله و باکابر و فضلای خود چه رسد که بطریق اولی
تعظیم بجا می آوردند و هر که بملازمت سامی گرامی سعادت اندوز میشد اگر شیرینی موجود میبود
شیرینی بآن یار میخورانیدند و الا از قسم عطریات که مدام بآن صاحب حاضر بود عنایت میشد
هرگز این منظر نیامده که هیچ وارد و صادری از فایده خالی باز گردیده باشد در حدیث شریف
نبوی صلی الله علیه وسلم بیاد آمد من زار حیا ولم یذق منه شیئا فکانما زار میتا اکثر

می خواندند و همواره بر حدیث شریف عمل میفرمودند روّیه دیگر آنحضرت رضا که تا مردم
نشسته بودند دوزانو می نشستند و چهارزانو نشسته خلاء و ملاء احدی اصلاً و قطعاً ندیده
و نشنیده و اگر کسی مجلس همایون بسخن مشغول شدی بسیار ستاذی میشدند و ازینجهة مقرر
فرموده بودند که شخصی از مخلصان کتاب میخوانده باشد تا حضار از گفتگوی لب بسته باشند
و استماع احوال بزرگان می نموده باشند و آنها که مشغول اند سررشتهٔ کار از دست ندهند
و همه وقت مخلصان را بشغل باطنی تاکید میفرمودند و در مجلس سماع بیشتر بحضار دلالت و تاکید
بر خاموشی میفرمودند و اگر احیاناً از جملهٔ قوالان و غیرهم کسی لب بسخن میکشاد منع میفرمودند و اگر
شخصی زانو بر داشته در مجلس می نشست بدوزانو نشستن امر میفرمودند و احتیاطی که در روز سماع
در محفل مبارک ایشان بوقوع می آمد در هیچ از مشایخ زمان دیده و شنیده نشد و نیز فرموده اند
که در مجلس سماع بسیار بادب باید بود چنانچه در مسجد زیرا که استماع سرود حکم عبادت دارد
پس در مکانی که عبادت کنند بی ادب نشستن و بیجای حرف گفتن ممنوع است همچنین
در محفل سماع ادب ورزیدن لازم و واجب است و آداب سماع شنیدن آنحضرت آن
بود که متواتر سماع سرود نمی فرمودند مثلاً اگر یک روز می فرمودند دو سه روز در میان
نهاده باز سرود استماع مینمودند و اگر چنین اتفاق شده که عرس یکی از بزرگان و مشایخ قریب
بجمعه آید روز ادینه که مجلس سماع مقرر است شنیدن سرود دران جمعه موقوف داشتند و روز
عرس استماع کردند و حظی میگرفتند و لیسا اوقات این عبارت میفرمودند که یا بنی لا تکثر السماع
و لا حکمت که بسیار سماع دل را بمیراند روّیه دیگر حضرت ایشان در طعام خوردن آن بود که تنها
خوردن تناول طعام نمیکردند البته چند مخلص را طلبیده شریک طعام مینمودند و اگر کسی دران
وقت موجود نمیشد بخانهٔ مخلصان از راه کرم عنایت می فرمودند و بخوردن بسیار کم میل
میکردند و بحال هر کسی شفقت داشتند و احوال پرسی بجا می آوردند خلق عمیم و اشفاق کریم
آنحضرت زیاده ازان است که در تحریر آید هر که یکبار بشرف سعادت ملازمت رسیده باشد

سعی خلق عظیم یافته باشد که در جمیع احوال و افعال و اقوال موجب سنت رسول الله صلی الله
علیه وسلم بجا می آورد اصلا تجاوز و تفاوت از سنت نشنیده و نه دیده دیگر از حضرت
ایشان که نماز صبح بجماعت میگزاردند و بعد ادای نماز در حجره شریف تشریف برده تا پنج شش
گهری روز برآمده مشغول بحق میبودند درانوقت هیچ کس را یارای آن نبود که بخدمت شریف
تواند رفت و بعد از فراغ از اشتغال بحق رخصت دیده و اطلاع میشد و از مخلصان وغیره هر که می
با لطاف می نواختند و در پاس نشسته بودند بعد دو سه پهر برای ادای نماز ظهر بر آمده پیش
و بعد ادای نماز ظهر داخل حجره شده مشغول میشدند تا پنج شش گهری روز باقیمانده در حجره
کشاده میشد و بعده بیرون تشریف آورده بسوی مسجد تشریف می آوردند و دران حین اخوی محمد نور الدین
را امر بقرائت مشکوة شریف یا کتاب دیگر میفرمودند تا عصر و بعد ادای نماز عصر این کمترین
بخواندن کتب که مشتمل بر احوال مشایخ باشند امر میشد دران وقت من قرائت میکردم و
خود استماع میفرمودند و بعضی از مخلصین بمشغول سماع می نشستند تا وقت مغرب و بعد
ادای نماز مغرب بحجره تشریف می بردند و اخوی محمد نور الدین که با چند از مخلصان که در آن وقت
حاضر باشند بنا بر سعادت مردم بجا می آوردند که دل مسکین را اختیار کرده و بعضها بجا می
برآوردن بهتر از طاعت است و باعث بایقه دران وقت از اهل دول هر که می آمد بعبادت
قدمبوسی مستفید میشد و مطالب بمقاصد خود ها بمنتهای آن واصل میگشتند و اکثر بعادت ازلی
و هدایت ابدی که عبارت از بیان الهی است فائز می شدند میگویند که آنچنان فیض که از ذات
فائض البرکات ایشان بعالمی رسیده شاید که از بزرگان سلف بوقوع آمده باشد دیده و دیگر آن
حضرت رض آن بود که هر که تحقیق حقایق و معارف صوفیه از زبان مبارک ایشان بر می آمد و اگر کسی
سائلی تازه سوال کرد جواب آن حواله بکتب سلف می نمودند که در فلان رساله جواب این
مندرج است از آنجا خاطر نشان شما خواهد شد و هرگز مسموع نشده که کلمات حقایق تقریر
فرموده باشند آری این علم لدنی عطای است نه تحریری نه تقریری بسیار مردی که سعی باشد

در بیان تحیات آورده و در عهد این کمترین بشرف سعادت قدمبوسی رسیده دیدکه
حضرت تنها تشریف دارند سلام کرده ایستادم از راه کرم و فضل مرا طلبیده نشاندند و شفقت
و مرحمت از حد زیاده فرمودند و فرمودند که سیادت پناه میرزا محمد جعفر از حیدرآباد آمده اند
و ظاهر نموده اند که قوالی رباب نواز از آنجا نوکر کرده با خود آورده ام و در مجلس آن بنده حاضر
خواهد شد عرض داشتم که صدای رباب اثرها بیشتر از سازهای دیگر میدارد آنحضرت این
بیت فرمودند ٭ از کاسهٔ رباب هر آنکس که سر کشید ٭ شد آفتاب هر که از آن ذره چشید
بسماع این بیت بر کمترین رقتی عظیم مستولی شد و بی اختیار اشک از چشم روان بود آنگاه
این دو بیت خواندند ٭ خشک تار و خشک چوب و خشک پوست ٭ از کجا می آید این
آواز دوست ٭ نی ز تار و نی ز چوب و نی ز پوست ٭ خود بخود می آید این آواز دوست
این دو بیت خوانده چشم مبارک پرآب کردند در نشستی که این کمترین بشرف قدمبوسی
و سعادت صحبت مشرف بود همین قدر از زبان کرامت ترجمان شنیده شد و بجز این یاد
ندارم که قبل از این گاهی سخنی از زبان مبارک برآمده باشد روش دیگر حضرت ایشان
آنکه هر گاه تجدید وضو می فرمودند بعد از فراغ وضو اکثر شانه در محاسن شریف میکشیدند
و نماز با جماعت را بسیار دوست میداشتند و بر صلوات و صوم و تطوعات چندان تاکید
نیستند و بیشتر یاد الهی و دوام ذکر طالبان را تاکید می فرمایند حق تعالی بتصدق آن پیر
طریقت جمیع طالبان را بدوام ذکر و دوام فکر مستعد دارد و بمنزل مقصود رساناد [illegible]
نقل است از خلاصة الفوائد که آنحضرت [illegible] چنان [illegible] آنحضرت بشغل یاد
الهی [illegible] یاران آنحضرت [illegible] مشغول بوده [illegible] چنانچه
شیخ [illegible] نام ساکن [illegible] از یاران آنحضرت [illegible] هر گاه [illegible] آمدی خود [illegible]
توجه فرموده [illegible] می [illegible] چنانکه [illegible] آنحضرت [illegible]
التفات فرموده گویا [illegible] بهم [illegible] الیه [illegible]

وسخا طر اندیشید که شاید کدام تقصیر نافرمانی از من صادر شده باشد آخر در خود هیچ نیافت
و پیش عزیزی از یاران آنحضرت بیان احوال خود کرد آن عزیز پرسید که مبادا از تو چیزی
تقصیر بوقوع آمده باشد او گفت که خیر باز آن عزیز پرسید که آنچه در دو شغل اشغال که آنحضرت
فرموده بودند بعمل می آری یا نه گفت چند روز است که از سبب موانعی اوراد و ارشاد
حضور فوت شده آن عزیز گفت که باز همان طریق بشغل مواظبت کن مشار الیه باز بشغل
اشتغال شد چون بعد چندین بخدمت شیخ صاحب بیامد آنحضرت بسیار توجه فرمودند و
استفسار حالت کردند و فرمودند که کجا بودی و حالانکه همیشه سلام کرده میرفت غرض
آنکه بی ذکر را هیچ نمیشناختند نقل است وصال آنحضرت آن نظام الدین ثانی
شاهباز اوج عشق در ۲۷ دوازدهم ذی القعده شد عرش آشیان + و سن یکهزار و
یکصد و چهل و دو سال واقع شد +

وصل یازدهم در ذکر آن فخر الاولین و الآخرین محب النبی محبوب رب العالمین شیخ المشایخ قطب الاولیا مولانا فخر الملة والدین رضی الله عنه بن

سیدنا و مولانا حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رضی الله عنه در توصیف آنحضرت
چند ابیات از کلام نظام الملک بحسب اقتضاء مقام آورده شد کمالات اختصاص
رب جلیل + کشیده سخن را لبضاعت قلیل کجا با حضرت عشق + چه کار آید انجا ز عقل دلیل +
عبارت ز اوصاف او قاصر است ،، نیا چه قوت کشد صرف طبع علیل ،، باو چون توان
زدن دم از دوستی ؛؛ عزیزی که باشد خدا را خلیل ؛؛ نظام از مقامش چه جوید نشان
که او شود خود بسوی خود دلیل ،، مثنوی سراپا حسن در عالم یگانه + ندیده مثل او چشم
زمانه ؛؛ بصورت آفتاب عالم افروز ؛؛ ملائک وی سیرت بهره اندوز ؛؛ در جمیع
اوصاف حمیده ؛؛ برو شد ختم اخلاق گزیده ؛؛ به بیرنگی عجب رنگین ادایی چنین پروای
الفت امتزاجی به رخش آیینه انوار قدسی + دلش گنجینه اسرار قدسی هدایت لمعه نور جبینش

ولایت نکہت ریحان باغش
عجائب‌ہا یہ از مخزن غیب
زخاک تیرہ آنجا گل دمیدہ
مروت را بجنبش عہد و پیمان
بجود وش حاتم طائی غلامے
نسیم خندہ صبح جبینش
لبش را با تبسم ہمعنانے
ز تقریر سخن یک سلک گوہر
فصاحت ترجمان خوش زبانی
تواضع خوی دلجوئیش عادت
برحمت ابر در رفعت ثریا

بشہر عقل میر خاندانی
بغایت تحفۂ از کنز لاریب
شعاع مہر برقے از جلالش
حیا بر طینتش آوردہ ایمان
قناعت مسند و تسلیم مسندش
اثر نگذاشت از خاشاک جنبش
نگہ در سینہ گلریز تجلی
بیانش را لطافت تار پرور
عجب کو چک دلی با پردلی ہا
برای خلق رنج خود عبادت
معظم پادشاہے لا ابالی

به بزم عشق شمع دودمانی
نسیم خلق او ہر جا وزیدہ
فروغ ماہ نورے از جمالش
بجرأت آسمانش شاگرد داہے
توکل تکیہ گاہے عز و قدرش
زبانش را بہ نیت ہمزبانے
سخن در دل در افشان تسلی
ادا فہمی طریقہ نکتہ دانی
غریبی با معلے مسندی ہا
بتمکین کوہ اندر علم دریا
بملک بینش بس قدر عالی

نقل است از خلاصة الفوائد کہ قطب پنجمی حضرت قبلہ مہاروی صاحب فرمودہ ولادت باسعادت حضرت مولویصاحب فخر العاشقین عجب طور بظہور رسیدہ کہ والدہ مکرمہ آنحضرت از خاندان حضرت سید محمد گیسو دراز بود و موجب قدرت الٰہی دستور است کہ اہل خاندان ایشان را اثر جذبہ می بود و حضرت مولانا اورنگ آبادی را بعد نسبت شدن با آنطرف مدتے اتفاق بخانہ رفتن نیفتادہ بود چون مشیت ایزدی جلشانہ وقت ظہور حضرت مولویصاحب رسید از ان دستور حضرت مولویصاحب قبلہ پیدا شد و اسم مبارک ایشان حضرت شاہ کلیم اللہ رضی اللہ عنہ مولانا فخر الدین نہادہ فرستادند و فرمودند کہ این فرزند من است چون حضرت مولویصاحب ہفت سالہ شدند روزے قطب اورنگ آبادی والد ماجد ایشان در آرام بود کہ ایشان پاہا حضرت پدر بزرگوار خود بدست میمالیدند و از غلبہ خواب خود قدرے سر مبارک را بر زانو میبردند

ولادت باسعادت حضرت فخر الدین [illegible]

حضرت پیغمبر ما صلی الله علیه وسلم پنج شش دانه بن بدست ایشان دادند پس از دو از خواب بیدار
شدند و دانه بن بعینا در دست خویش دیدند دران اثنا حضرت قطب اورنگ آبادی
هم بیدار شده دست حضرت مولوی صاحب را گرفته گفتند که ازین دانه با حصه ما هم بده هر دو
صاحب بخوردند و تولد حضرت مولوی صاحب در اورنگ آباد است نقل است از مناقب فخریه
که آنحضرت را چهار برادر بودند یکی که حضرت محمد اسماعیل نام داشت و از حضرت مولانا
کلان بود آنرا حضرت قطب اورنگ آبادی مرید خلیفه خود حضرت کامگار خان کنانیده
بودند و سه دیگر برادران علاتی بودند که یکی بغلام معین الدین دویم بغلام بهاء الدین
و سویم بغلام کلیم الله موسوم بودند هر سه را بیعت بخدمت مولانا مولوی صاحب والد بزرگوار
کنانیده بود و دیگر همشیره که ایشان را نیز بخدمت ایشان بیعت بود نقل است از مناقب
فخریه و خلاصة الفوائد که سن مبارک ایشان وقت وصال حضرت نظام العاشقین بقدر
شانزده یا هفده سالگی بود و در مناقب فخریه می آرد که وقت وصال حضرت نظام العاشقین
بقاضی کریم الدین که نسبت خویشی بآن جناب داشت فرمودند که فرزندم محمد فخر الدین را حاضر
سازد قاضی مذکور باستعجال رفته حضرت ایشان را آورد و سینه مبارک تا دیری بسینه
ایشان چسپانیده ماندند و نعمات باطنی تفویض ایشان فرمودند بعد از رحلت آن هادی
للسالکین نظام العاشقین حضرت ایشان کمر همت بر حصول مرتبه فضیلت بسته در مدت
شانزده در سه سال تحصیل علم تمام فرمود نقل است از حضرت شیخ الاسلام قطب زمان
مدار و لی صاحب رضی الله عنه که خدمت حضرت مولوی صاحب فخر الملة والدین حصول علم وغیره
فنون همه از جمیع متخصصان صاحب کمال کسب نموده است چنانچه حضرت ایشان تمام
تحصیل علم از میان محمد جان جیو نموده اند و کتاب فصوص الحکم نیز در خدمت او شان قرأت
کرده اند و بعد اتمام این کتب مثل صدره و شمس بازغه وغیر ذلک نیز از محمد جان جیو حاصل
نموده و میان محمد جان چنان شخص کمال صاحب نسبت بود که هر جای درمسائل فقه جلی

بند می شدند تا یکدو گھڑی بطرف آسمان ہمی دیدند بعدہٗ مسئلہ بیان میفرمودند گویی
روح مصنف را حاضر ساخته حل مسئله میکردند و کتاب ہدایہ از خدمت مولوی صاحب مولوی
عبد الحکیم تحصیل فرموده اند و مولوی عبد الحکیم بزرگی خوب عالم بود و در علم فقه تمام مہارت داشت (۱)
و ہم توکل بدرجه اتم بود و پر عیال و کثیر الاطفال بودند و بفقر و تنگدستی میگذرانیدند گاہی
با چاشت ہم نبودے و در یک نیمه گذران میکردند شخصی از شاگردان ایشان نسخه اکسیر
طلا عوض و حواله کرد چنانچه روبروی آن شخص بعمل آوردند قطعه طلا درست شد مولوی
موصوف بخدمت حضرت فخر العاشقین عرض کرد که نزد ما ترکیب اکسیر لیکے تفاوت بدست
آمده خود بدولت بیاموزند حضرت مولانا فرمود که مرا خواہش این کار نیست ہرچه
مولوی موصوف باعث شد خود بدولت نقل فرمودند چون مولوی مذکور بخانه خود
آمد بخاطر اندیشید که الحال این طلا اگرچه درست است لیکن شاید بعد از چند سال تباه
شود و بمسلمین نقصان رسد در آخرت بذمه من شود از فکر ہمچنین قطعه طلا اکسیر را در دریا
انداختند و نسخه را پاره پاره ساختند و بتوکل الٰہی در ہمان عسرت میگذرانیدند و حضرت
ایشان قبل ازین چند کتاب چنانچه شرح وقایه و مشارق الانوار و نفحات الانس و کتاب
کتاب طب و یک رساله تیر اندازی در علم حساب و الفیه و گواہ خود حضرت ... الاعلم ...
در خدمت آنحضرت کسب فرموده اند الغرض چون از تحصیل علم و دیگر فنون فارغ شدند
خود را بریاضت شاقه و مجاہدات بلیغه انداختند و در ظاہر صورت نوکری پیشه اختیار
کردند و بنظام الدوله و ہمت یار خان صوبه تعلق نمودند و فوج کشی ہا و شمشیر زنیها نمودند
که در مناقب فخریه از زبان مبارک ایشان منقول می آرد که در ان اوقات تمام شب تا پاس
از روز در خیمه بسیار کوچک که آنرا در زبان ہندی پال گویند تنہا به بیداری و مشغولی می
گذرانیدم و سه پاس دیگر اشتغال با مور ظاہری میفرمودیم اما در کار خود میبودیم و گاہی وقت
سرِ ما بالی شد مگر اینکه بنا بر بعضی اعمال تا چہل روز بہر پاس ... شتم ... و گاہ بجهت ... شدہ می پیسیدند

که عدم تبدیل لباس چه سبب دارد بهانه پیش می آوردیم سبحان الله زهی همت و نیز خود
می فرمودند که همت یارخان الکریم ساخت و ما را لسماجت و منت پیش آمد که از ما بیاموزند
قبول نکردیم و نیز خود می فرمودند که همت یارخان لشکر به تسخیر یک قلعه کشید و در حوالی آن
قلعه ماری بود که ذی حیات از دست او بسلامت نمی ماندند دهقانیان آنجا بعذر لشکر
را بهمان محل خود فرود آوردند اینجانب موافق معمول اندکے دور از لشکر برای مشغولی علحده
نشسته بعد از مشغولی قد دراز کشیده بودیم که مار کوته قدے سبز رنگے زهر آلوده به عجیب
شورے از بالای درختی جست و پیش روی ما آمد بمجرد دیدنش فرصت آن ندادیم که
گزندے تواند رسانید کتاری که پیش ما بود از نیام کشیده بر سرش زدیم آنقدر زور کرد
که در حیطهٔ ذکر نمی آید معلوم شد همان مار بود که مشهور بود به برکت ایشان حقتعالی دفع
نمود و بعد چندین علاقه سپاه پیشگی را قطع نمود در اورنگ آباد در خانقاه شیخ صاحب والد
بزرگوار خود همانوقت حاضر میبودند چنانچه از اول صبح تا نیم روز وقت دو پاس در سوالات
بیرونی لفراغت تمام میگذرانیدند روزے بخاطر مبارک گذشت که رفتن بطرف جهان آباد
ضرور است که شیخ صاحب فرموده بودند نقل است از دستخط خاص حضرت ایشان که
در واقعه دیدند آن فخر العاشقین یعنی والد ماجد مرشد مستند حضرت نظام العاشقین اورنگ
آبادی رضی الله عنه یبیعون النساء انا العبد محمد فخر الدین قایم فی ارادة البیعة للنساء
اذا جاء الخادم منعنی عن الحضور فتوجه نظام العاشقین روح الله روحه الی عبده
فخر الدین محمد و منع الخادم من منع الحضور فجاء بالحضور النساء وقرء الفاتحة و بعد الفاتحة
قام ای مولانا نظام العاشقین یتوجه الی دار البیت فجعل وسط البیت یتوجه الی العبد
الضعیف فخر الدین محمد و قال لا یرغب قلبی لرخصتکم بالسفر لکن السفر خیر لکم ففی وسط
هذا القول قال قائل سمت الگجرات یقول نظام العاشقین هل هذا سمت و یشیر الی جهان
آباد - ولا یمیل اسماء وقرء الفاتحة برخص العبد ایضا نقل است از دستخط خاص

ایشان که در واقعه دیدند در انحال اضطرار بود در سکونت و اراده حرکت یعنی این خیال
میگذشت که مزار مبارک شیخ صاحب را چگونه باید گذاشت که حضرت شیخ صاحب نظام العاشقین
فرموده‌اند شه اقلیم فقرم بیخودی تخت روان من * نه چون فرهاد مزدورم نه چون مجنون
زمیندارم * نقل است از دستخط خاص حضرت ایشان رأیت فی المنام ان یقولون الحضرة
خواجه ممشاد علو دینوری هذا المصرعة مصرع بند بگسل باش آزاد ای پسر * وبعد
هذا سمع السماع فصدقت قصداً جازماً و متوکلاً علی الیقین انتهی کلامه رحمه الله نقل است
از مناقب فخریه که چون آنحضرت را اراده دهلی مصمم شد ناگاه بخبر یاد و نفر یکی غلام
شیدی قاسم نام و یکی جاکر محمد حیات اسم مثل ماه با فرقدان ها پیاده همچو مهر پیاده
بیرون آمدند و چون بوی گل به بدرقه نسیم عنایت الهی بعزم دهلی سفر کردند و تا رسیدن
بدار الخیر اجمیر هیچ منزلی نبود که وارد طرفه از موارد غیبی و عنایات لاریبی پیش نمی آمد و خرق
عاداتی بخواهش ایشان صورت نمیگرفت چنانچه تفصیل آن در فخریة النظام و مناقب فخریه
مرقوم است و چون این راقم را غرض ایراد فوائد است از آن قلم در کشیده بذکر بعضی
فوائد می پردازد و نقل است از خلاصة الفوائد که حضرت قبله قطب الاسلام مهاروی صاحب
میفرمودند که حضرت مولوی صاحب قبله که اولاً در دهلی تشریف آوردند چند ماه در انجا اقامت
داشته بتاریخ دوازدهم ذی قعده عرس حضرت شیخ صاحب والد صوری و معنوی خود نموده
بتاریخ چهاردهم ذی قعده متوجه پانی پت شدند یعنی حضرت خواجه نور محمد رضی الله عنه نیز
همراه بود و چون در پانی پت تشریف آوردند بر خانقاه شاه بو علی قلندر استقامت داشته
فرمودند که برای کاری که می‌آمدیم حضرت بابا صاحب کار ما در اینجا سر انجام کرده داده‌اند
لیکن طواف خانقاه بابا صاحب رضی الله عنه حصول کرده شود درین اثنا حضرت خلیفه
صاحب رضی الله عنه بعرض رسانیدند که ازین کار چه مراد باشد که حضرت مولوی صاحب
فرمودند که کار ما حضرت بابا صاحب اینجا کرده داده‌اند خود بدولت فرمودند که این کار

هم کار ما میباشد که حق تعالی میداند و این کاتب الحروف را بسند صحیح معلوم شده که انکار شیر و
خود از حضرت بابا صاحب شکر بار رضی الله عنه بخدمت حضرت سلطان المشایخ رضی الله تعالی
عنه بود پس حضرت قبله فرمودند که چون حضرت مولوی صاحب از جهان آباد متوجه پاک پتن
شده بودند پاپیاده قطع مسافت میفرمودند تا آمدن پانی پت پای مبارک ایشان را آبله
شدند چهار شبانه در پانی پت ماندند و علاجها فرمودند قدرے تخفیف شد پیشتر متوجه شدند
باز آبله در آبله بزور کردند و با بیچاره خطاب فرمودند که کدام سواری کرایه باید که پیاده رفتن
نمیتوانم حسب الارشاد یک اسپ کرایه همراه خود ساختم و آن شخص کرایه کش چیزے از
حساب زیاده خواست خود بدولت فرمودند که بده و اسپ مذکور همچنان خالی همراه ما می آمد
و خود بدولت پاپیاده می آمدند مرا کرایه کش چون این احوال بدید که سواری اسپ نه
فرمودند بخاطر اندیشید که شاید مزدوری کرایه هم بدهند ازین جهت بار بار بخدمت آنحضرت
برای سواری متعرض میشد من مبلغ مشخصه مزدور حواله او کردم و گفتم که ترا غرض مزدور
خود است بیشتر بکیه و خاطر جمع دار و خود همچنان پاپیاده می آمدند مگر قدرے در بلیجا سوار
شده بودند که در اثنای راه شخصے را و یک زنکه پیره را استاده دیدند که سکسته حضرت
مولوی صاحب رضه نزد ایشان توقف فرمودند و استفسار حالت نمودند آن شخص عرض کرد که
این پیره مادر من است و راه رفتن نمیتواند خود بدولت از اسپ فرود آمده آن زنکه را
سوار فرمودند و خود بدولت بهمان آزار آبلها پاپیاده پیشتر راهی شدند و شخصی حافظ این
کتاب بود سپاهی وش هم دران سفر همراه ما بود چون معائنه این حال کرد که حضرت مولوی صاحب
اسپ زنکه پیره داده خود با خود پیاده باشند من بعد اکثر اوقات بخدمت حضرت مولوی صاحب
قبله آمده می نشست روزے حضرت مولوی صاحب رضه پرسیدند که حالا این شخص چرا بسیار
صحبت ما دارد عرض کردم والله اعلم پس من از آن شخص پرسیدم که چه باعث است که الحال
نزد ما اکثر آمده می نشینی او گفت که تو نوکر همین شخص هستی یعنی ذات شریف حضرت مولوی صاحب

[illegible]

گفتم بلی لیکن من از هیچ فضائل ایشان و بندگی خود بیان نکردم که چه واسطه پس آن شخص گفت
که سردار تو خوب شخص می‌نماید و این چنین شخصان عجب می‌باشند و گفت که من دیروز یکه سردار تو آن
زن که پیره را سوار اسپ فرموده بودند همان شب من بخواب دیدم که سواری امیر المومنین حضرت
امام حسین شهید است رضی الله عنه و دران سواری حضرت مولوی صاحب را دیدیم که خوبترین
اسپی سوار بودند و میگفتند که این اسپ بدل اسپ سواری آن پیره زن است در بنجا خود گفته
فرمودند که عمل قبول این است و هم فرمودند که هرگاه مولوی صاحب درمیان راه سبقت در راه
برای رسیدن بنده توقف میفرمودند و چون بخدمت میرسیدم بیشتر متوجه میشدند روزی
من درپس مانده بودم و خود بدولت پیشتر بودند آخر روز تمام راه حضرت مولوی صاحب را ندیده
بودم بسیار اندیشیدم که شاید بیمار بوده باشد چون بمنزل رسیدم آنحضرت پیشتر مکان اقامت
هم بکرایه گرفته بودند و مرا فرمودند که درین مسجد برو که شخصی نشسته چیزی خوردنی از و بخر
و اگر چیزی دیگر درویش نداشته باشد هم بگوئید حسب الارشاد مسجد رفتم مردی بسیار پیر بود
از خوردنی از و پرسیدم او گفت حقه می کشم چیزی تنباکو بدهید و خوردنی هرچه باشد حقه و
تنباکو حواله او کردم و خوردنی با ورسانیدم لیکن آن شخص بسیار پیر و بزرگ بود تا دیر بخدمت
حضرت مولوی صاحب رضی الله عنه چیزی گفتگو علیحده میکرد معلوم شد که همان روز
آنحضرت درمیان راه انتظار رسیدن بنده بخدمت برای همین نفرمودند که همین پیرمرد
در راه ملاقی شده تمام راه او را بر اسپ سوار کرده یکدست بمنزل تشریف فرما شده بودند
نقل است از حضرت جمال الهی حافظ صاحب رضی الله عنه که قبله حضرت مهاروی صاحب
میفرمودند که چون قریب پاک پتن در موضع که آنرا ملک کوینه حضرت مولوی صاحب قبله
درانجا رسیدند اتفاق شب افتاد وقت صبح چون بیدار شدیم که نعلین مبارک حضرت مولوی صاحب
افتاده است و خود بدولت خیر اندیشان همراهان که آنجا بودند در تفحص شدند که ذات مبارک کدام
طرف رفته باشد اینجانب یعنی حضرت قبله مهاروی صاحب گفت که حضرت مولوی صاحب

بطرف پاک پتن رفته اند نعلین مبارک را بر داشتم و روانه شدم ذات مبارک بتیره در انجا
رسیده بود و دران ایام هزار رکعت هر شب میخواندند نقل است از دست خاص حضرت
مولوی صاحب و قبله رضی الله عنه که سه روز قبل از رخصت پیش از نماز صبح در سوا جهته حضرت
مخدوم شکر بار آید تا الله تعالی بلطفه الخفی والجلی نشسته بودم یکبارگی می بینیم گویا که محفل قائم است
و تقسیم خرما میشود چنانچه خادمی یک خرما یا پنج لیکن اغلب است که پنج خواهد بود بدست من داد
من خود را در انجا که نشسته بودم نیافتم بلکه نزدیک صاحب قبله یافتم درین اثنا بیدار شدم
همانجا خود را یافتم و دیدم که تکبیر نماز صبح شد الحمد لله والمنة در نماز شاغل شدم بعد ازان هر زمان
منتظر خرما بودم و حالانکه تبرک رسم دستار و سالاری میبود وقتی که اول رخصت از صاحب سجاده
شده بودم دستاری و سالاری عنایت کرده بودند بعد ازان توقف بمیان آمد که صاحبزاده
عالی قدر طرفی تشریف فرما شده بودند و بنشستن پانزده یا شانزده روز رفتن موقوف شد
چون باز آمدند هرگاه این غلام برای ملاقات رفت فقرای جلالی ورود کرده بودند در صاحب
زاده خرما آوردند صاحب زاده عالیقدر حواله خادمی کردند غلام کاتب الحروف ازان
خادم یک خرما طلب کرد بجز و استماع صاحبزاده سجاده تمام خرما عنایت کردند شمار کردم
پنج عدد بودند معلوم کردم که حالا رخصت است چنانچه در دو سه روز اتفاق روانه
شدن شد الحمد لله علی ذالک فائده حضرت قبله مولوی صاحب رضی الله عنه را در آمدن
پاک پتن بسیار واردات غیبی و لطائف لاریبی دست داده که اظهار آنها این راقم کردن
نمیتواند لهذا چندین از خصائل مبارک آنحضرت اختصاراً مینماید فائده حضرت شیخی
غریب پرور میفرمودند که روبه حضرت مولوی صاحب و قبله رضی الله عنهما عجیب و غریب بود
گاه گاه فاقه در حضور و جمیع غلامان میبود آن روز را غره می نامیدند اکثر حضرت مولوی
صاحب و قبله رضی الله عنه بشتر می فرمودند امروز غره است پس در ایامی که غره میکردند
هرگز اصلاً دعوت هم از کسی جا نمیشد و نه چیزی بتسخیر میرسید از کلام حضرت

حضرت شیخ
... شیخ صاحب
... صاحب
رضی الله عنه
[illegible]

غریب پرور چنان مفهوم میشود که محض تعلیم بود و ذات مبارک نیز برای دیگران چنین فاقه
میکشیدند و این بدان مانند است که اوستاد تیرانداز وقت تعلیم خود هم کباده بدست
میگیرد و نیز حضرت غریب پرور میفرمودند که سیاست و تعلیم حضرت مولوی صاحب
سلطانی طور بود که احدی را جرات تجاوز مقدور نبود مثلاً از خلوتخانه که در مسجد تشریف
فرما شدند کسی را مجال نبود که برای تعظیم برخیزد و یا سر نگون سازد که بسیار خوشامد و تملق
پسند نکردند و نیز حضرت غریب پرور میفرمودند که ما بیاران خود از این اوضاع مبارک اگر رفیقی
درمیان ایشان داریم کسی گرد ما نماند لاچار ما متابعت یاران اختیار میکنیم و نیز حضرت
غریب پرور میفرمودند که در کیسهٔ حضرت مولوی صاحب قبله از قسم اشرفی و روپیه و فلوس
هیچ یک می بود و سائلان که بحضورش میرسیدند هر کس را نصیب آن کس می بود از آن کیسه داده
می شد مثلاً اگر کسی را یکجا عطا میشد برای زیادتی هر چند الحاح میکرد قبول نمی شد
بلکه اگر سر خود را بشکند تاهم پذیرا نمی شد بعده فرمودند که هر چه میداد نصیبهٔ حق بود
پس زیاده از آن دادن چگونه متصور شود فائده حضرت غریب پرور میفرمودند
که کسان را حفیظه شده بود می نالیدند حضرت مولوی صاحب قبله این بیت خواندند
ع دریا بوجود خویش موجی دارد + خس پندارد که این کشاکش با اوست فائده
روزی حضرت غریب پرور فرمودند که مولوی صاحب قبله رضی الله عنه در معنی این بیت
ع سه برزخ ذات و صفات و مد و شد و تحت و فوق * میفرماید الطالبان را کل عشق
و شوق * فرمودند که ذات و صفات و مد و شد و تحت و فوق برزخ را دانستند باقی
کلامه باقی تفصیل از مرشد معلوم کنند فائده این دو بیت در عیدی از حضرت مولوی صاحب
قبله منقول اند ع خویش را بر خویش میر داد کن + پیش خود از دست خود فریاد کن
عید کن خود را و دل را عیدگاه + پس ز خود بر خود مبارک باد کن + فائده و نیز
حضرت مولوی صاحب قبله مجتبائی از جناب حضرت چراغ دهلوی رض از دست خود ...

آن حضرت منقول آورده میشود کنیت مرة فی لیلة البراة فی موجهة الشریف حضرت شمس العاشقین
فی المسجد رایت ان الحضار المجلس الجالسون ویقرء بعض الرجال المولود و بما یقولون اسم رسول
الله صلی الله علیه وسلم فانا ابکی ولا اطیق بالقرار فیقرؤن الابیات الاخر وانا اسکت
ففی هذه الزمان جاء اسم رسول الله صلی الله علیه وسلم وجاء البکاء غالبا حتی
لا اطیق بالجلوس فیقول الشخص مع شخص آخر فی حق الکاتب هذا محب النبی بل یسمون محب النبی
ویقول بهذا الاسم فی هذا الزمان قال رئیس المجلس یعنی چراغ دهلوی بخادمه محب النبی کو کهانا دو
فیذهب الخادم وطلب الکاتب وذهب الکاتب مع الخادم ومشی الخادم وانا موجود
فی تبعیته فی المطبخ ویقسمون الطعام مع الرجال القل الخادم الرفتی مع قاسم الطعام
وقال حکم هوا ہی محب النبی کو کهانا دو شکست القاسم وکان القاسم مشغولا باعطاء
الطعام ففی هذا الآن جاء الخادم الذی من حضور صاحب المحفل وقال یا قاسم حضرت
کہا ہے محب النبی کو کھانا دو جلد ومن تقرار الحکم یصیر القاسم متوجها الی طرف الطعام و
طعام بخش بما در دیگ انداخت و بار طلبید **فائده** منقول از خلاصة الفوائد که روزی
حضرت خلیفه صاحب و قبله نار و واله رضی الله عنه بجناب حضرت قبله عالم مولوی صاحب
رضی الله عنهم عرض نمود که شخصی تاریخ (۱۱۹۹) وصال حضرت مولوی صاحب رضی الله عنه از الفاظ
محب النبی مولوی محمد فخر الدین استخراج کرده خود بدولت حضرت قبله فرمودند که از ین لفظ
محب النبی که لقب حضرت مولوی صاحب است کسی واقف نبود روزی حضرت مولوی صاحب
علیه الرحمة والغفران فرمودند که روز عرس حضرت مخدوم صاحب شیخ نصیر الدین محمود چراغ
دهلوی رضی الله عنه بر مزار مبارک ایشان رفتم دیدم که وقت شب حضرت مخدوم صاحب
قدرے از لنگر خود مرا دادند فرمودند که شما محب النبی هستی چونکه این لقب از زبان درفشان
مخدوم صاحب رضی الله عنه صادر شده مرا بسیار مرغوب و پسند است **فائده**
چند اوراد حضرت مولوی صاحب و قبله از مناقب فخریه برای دستور العمل خود و طالبان

آورده میشود دلجوئی همه شیوهٔ ذات مبارک سخن کم و بنرمی فرمودن و بتعظیم کردن به خورد
و بزرگ یکسان سر و قد برخاستن حتی در امراض شدیده هم اوقات گذاری بر توکل محض گاهی
از نذر و نیاز الوف حاضر و گاهی چندین فاقه مرخصان را بقدر لیاقت آنها موجود از یک تا
صدها رسانیدن معمول آنحضرت ستایش خود ناپسندیدن زیستن دستگیری کردن تعلیم کردن آداب
ظاهری مریدان و معتقدان بسیار نامطبوع چنانچه مردی بیعت کرده بود از ان ساعت او را
ذوق و شوق مستی و حالتی که در بیان نمی آید او را حاصل شد پس او را بدیدن جمال با کمال قرار
نبود وقتی او دست بسته پیش روی مبارک آمده استاد فرمودند که شما را شیخ مقرر کرده آید باین
لحاظ حالات او سلب شد در مجلس مقدم نشستن قاعده آنحضرت نبود در نشست و برخاست و
راه رفتن با مریدان و آشنایان مساوات تا وجود قوت جوانی بزیارات درست پیاده
تشریف می فرمودند و از ان بعد وه هم همراهی بود گاهی خود سوار و گاهی دیگری بحکم
کم فرمودن و در صورت فرمودن ایفا نمودن با مخاطبان اکثر بلفظ صاحب خطاب میفرمودند
اوقات شریفه بعض شب روبرو مردم تنها خواب وقت رفتن مردم اکثر بیداری و کتاب
فوائد الفواد را بسینه مبارک بانزدیک داشتن گفتگو با بشاشت و خنده روئی غمگساری
بحال مریدان و محبان و پرورش ایشان و گریه برای کسی که از ایشان برحمت حق پیوسته باشد
التفات بامور دنیوی مطلقاً نه کردن هر چند حضرت ظل سبحانی و امراء مرید و معتقد شما دی
قبول سیاحت نمودند اقبال نفرمودند و ارشاد کردند که اگر میخواهید که ما درین شهر باشیم باید که
این حرف درمیان نیاید حتی سید در امور ظاهری و باطنی همیشه در عمل ورزی جناب سلطان
برای ملاقات آمده التماس تشریف فرمائی قلعه مبارک شدند بنا بر خلق کریمانه التماس قرین اجابت
افتاده روز دیگر قدم مبارک رنجه فرمودند ضیافت ماحضر هم در پیش بود بعد مراجعت بسیادت
پناه سید احمد با حسن فرمودند که سید امروز اوقات صرف ملاقات دولتمند نمودیم و طعام او
خوردیم تدارک چه باشد سید عرض داشت که حضرت دانا تر اند فرمودند که تدارک رفتن آنجا است

که همین وقت بدین درویشان شهر سیر دیم و شما طعام لذیذ پخته بفقرا تقسیم نمایید این فرمودند
و خود روان شدند و بخانه دوستی از اکابر شهر وارد شده نماز مغرب در دولتخانه مبارک
آمده گذاردند مذکورات درین صحبت بود وقتی اهل غرض غبار عنادی در خاطر حضرت بادشاه از
طرف ضابطه خان مرحوم انداختند و او در حسن اعتقاد مردی بی نظیر و در سعادت ازلی یگانهٔ
روزگار بود و در عرس شریف حضرت خواجه معین الملة والدین رض شامیانه زرین و شمعدان
سیمین و سامان عرس و نقد الوف ارسال میداشت و بمزارات خواجه قطب الاقطاب و سلطان
المشایخ و مخدوم نصیر الدین چراغ دهلوی هم در اعراس سامان و سرانجام تمام میرسانید و هم
بخدام ذوی الاکرام میداد و خدمت درویشان و اکابر شهر مثل فرزندان شاه ولی الله مغفور
و غیره بوجه احسن بتقدیم میرسانید و چند سال قبل از وفات خود شرف بیعت حضرت صاحب یافته
بود القصه کار بطول کشید و صلاح فوج کشی بر سر او نصب العین بندگان سلطانی شد و دران
همین نیز حضرت بادشاه بجناب کرامت مآب رسیده شرف بخشی قدوم بتبرک قلعه درخواست
کردم [illegible] مستدعی قبول گشت بعد از صحبت داری و ضیافت با حضور صلاح شد و فیصلت ملک پرسیدند
آنجناب فرمودند که ما علاقه با مور دنیا نداریم بفحوای المستشار مؤتمن لیکن بعد ازین ما را درین امور
معاف دارند و الا رسیدن اینجا هم متعسر خواهم بود و صلاح بدین نمط فرمودند که تا سلطان
منحصر بذات خود بامور ملک ستانی و ملک داری متوجه نشود و اختیار محنت و مشقت نکند و بست
و چه صورت نگیرد اگر امیری را با مور مختار و نائب سلطنت نماید امراء دیگر ناخوش میشوند و سر
باطاعت او نمی نهند و بجز به بی پروگی با سلطان میگردد و رعب سلطان بر کسی نمی ماند و فوج بادشاهی
[illegible] آن امیر شده او را می شناسد و سر رشتهٔ تعلق شان از سلطان منقطع میگردد و در دماغ
آن امیر نیز هوای انا و لا غیری می پیچد و گاه باشد که سر بغی می آرد و سلطنت اکثر تباه
شده است پس اول مقدم این است که آنصاحب بدست خود متوجه ملک گیری شوند
و دوم این است که امراء حضور از اهل اسلام اند و حیثیت [illegible] خود ندارند اگر منافقه با یک دیگر

داشته باشند واجب القتل نیستند و اذیت مسلمانان رویه اسلام نیست کفار فجار بر ممالک غلبه یافته متصرف
اند خصوصاً فرقه چند سکهان که مطیع الاسلام هم نیند و ملک خطیر را قابض شده اند و سکه و خطبه
سلاطین را از میان برداشته اند همه امراء را التسلی فرموده و در سرکار سپهر فلک مآب در رشته
بند تنبیه اینها باید پرداخت که فلاح دینی و دنیوی در ضمن آن است این ملفوظ فرمودند و رخصت شدند
و تذکره این صحبت با اطعام فقراء و رفتن میخانه اکابر درویشان مشهور شد و خلق کریم بدرجه
که قلوب دولتمندان و منزویان صید دام محبت گشته عقیدت لازمی و متوسل پروری بمرتبه که
حاضر شدن اهل حضور و رسیدن عرائض دور افتادگان اگر از عادت مقرری تاخیرے
واقع شد خود تجسس شدند حتی که پیرا اضافه کرده سرکار را دو روز گذشت که حاضر نشده خوب
خود دیگرے را برای سرانجام کار با استعانت خود می فرستاد فرمودند که از دو روز میان
به نظر نمی آید خیر است بعرض رسید که بیمار است همان ساعت از جا برخاستند و تکلیف او تشریف
فرمودند و ملبوس حریر و عنایت از لوث کدورت بری فرمودند و القاب نقد بخشیدند و نسبتاً
احمد ارشاد شد که وارد سرکار عنایت شده باشد و میرحسن حکیم که از بندگان سرکار است
تداویش مفوض فرمودند و لب بار بارین کلمات کشادند که میان چه شما آن که از دور ...
و از فقیر پرسش احوال شما تا خیر شد معاف خواهند فرمود این بزرگی را چه بیان است شان الله
ایشان است لیس سبحان الله و بحمده - آمدنی نذر و نیاز هزارها بر خانقاه متبرکه خدام
ذوی الاکرام و محتاجان و بر ذات خود هیچ نه و لباس فاخره از نیاز معتقدان بپاس خاطر
ایشان و بیشتر از آن هم تقسیم و آنچه پوشیدن آنرا هم بخشیدن مصرعه هر چه پیوشی ...
نگن ناهم خدا بسر میبرد ... بعرض رسید که ملبوس خاص نمانده است فرمودند که دو در پیچه
پارچه بیارند و پیراهن سازند یاران عرض کردند که گاهی چنین جامه تنگ ببدن مبارک
آشنا نشده فرمودند که درویش را هر چه حسن الله میسر شد آن بپوشد و ملبوس خود و برای
ذات خود اسراف نمی باید و از اجناس نذر و نیاز که صرف آن فی الحال اتفاق نمی افتاد

و بتحویل می پذیرد اکثر بتطلیب رسیده و صحیح معلوم گشته مواخذه آن مطلق نه بار با کتب کار
از کتب خانه گم شده و مردم اجنبی برای فروختن بحضور آورده و جناب مبارک نه پرسید که
از کجا بدست شما افتاد و علی هذا القیاس اجناس ملبوسات روزی یکی از باشندگان حضور پوشاک
خاص با چاکوی که در کیسه مبارک بود برد بعد چندین نشان آن پیدا گشت اثبات آن حرکت
بر وی شد اصلاً بروش چیزی نفرمودند بلند خان صوبه دار کشمیر مبلغ یکهزار ارسال داشت
آرنده خود متصرف شد و عرایض اش هم بخدمت نرسانید چون بار دیگر از نوشته خان مذکور
مبرهن شد فرمودند قسمت او بود هیچ نگویید حاجی الحرمین الشریفین حج شده و صل الله بابلی
بعد از حج از راه دکن آمدند مخلصی اجناس شد چار صد روپیه مصحوب ایشان اتحاف ساخت
ایشان را مجلس سماعی پیش آمد در عین ذوق همه را القوالان بخشیدند و عند الملازمت احوال را
بعرض رسانیدند حضرت مولوی صاحب به بشاشت تمام فرمودند که بسیار بجا شد در رمضان
شریف هر روزه ارباب عبادت در طعام الفت مثل عید و هر شبی در افطار و تراویح هم چه
شب قدر را اما می اول شب یکی از حفاظ از جمله بندگان آستان در تهجد قرآن میخواند و شب
بیداری و فرجه بعد هر تسبیح که فی الحقیقت ترویح است و ذریعه اتمام شب در بیداری قهوه
و گلاب و نبات با شیر جوشیده در ضمن بنفس راست کردن بین التراویح با یاران رسانیدن
شب بیست و هفتم در سرای عرب تشریف برده گذرانیدن معمول و حسب عرب شریف
تمام بود و اعتکاف بدرگاه عالم پناه آسمان جاه حضرت خواجه قطب الاقطاب با سلطان
المشایخ قدس سرهما معمول بود بعد از هنگامه با نواحی شاهجهان آباد در مسجد مدرسه مقرر بود
و برکات این عشره اگر در زبان باشد تقریر نمیتواند کرد و رفتن بیرون شهر با گروه یاران
و در شهر با یک دو کس بسبب احتراز از خود نمائی و دعوت غربا همیشه مقرون باجابت بوده
و در تشریف فرمائی اماکنه اگرچه در هر روزی چند جا و اگرچه مکانها بعید باشد و هر جا
طعام میل نفرمودن اما دل شکنی نه کردن و دست در طعام بردن و دو سه دانه برداشتن

لازمه خلق و عنایت و افزایش برکت صاحب دعوة بود پند و نصیحت به بیگانگان هرگز
نه و مخلصان مشمول الطاف یکبار و در مقام و فور تفضل دوبار و رضا تام از کسی که در امور این
کمال لحاظ داشته باشد و محتاج به پسند نباشد و آنکه حاجت به پند یافت و بران
عمل کرد و نیز خیالش بگوشه خاطر مبارک و آنرا که عمل نکند بار دیگر نه فرمودند و از دل با وعدم
رضا و افزایشم رسلوک ظاهری نعوذ بالله منها در امور کلی و جزوی اتباع سنت نبوی علیه
الصلوٰة والسلام به بندگان نیز درین امر تاکید اکید بود در تقریر و تحریر بجواب مشورت بندگان
لفظی قطع معمول نبود که چنین باید کرد بلکه باین عبارت میفرمودند که اصلح چنین بنماید لباس
شریف سواری دستار و جامه و پیشه و درخانه جبه و کلاه و گاه گاه بر کلاه سله هم و
در سرما فرغل و دوشاله و در اوایل سیفی و کثار و کهنی هم با خود میداشتند در خورد و نوش
پان و فوفل و بن و قهوه و شیر و شربت گلاب و نبات بیشتر مرغوب با وجود رسیدن
اطعمه لذیذه خوراک مساوی درویشان و تقسیم اطعمه بمهانان که همیشه درویشان مقرری گفت
گو با هر کسی موافق طور او یا عالم از علم و یا سپاهی از سپاهگری و با جهوس از کیمیا و قس علی هذا
الا با درویشان بیگانه از درویشی هیچ گفتگوئی فرمودند بلکه احتراز و از بحث نفرت اگرچه
عملی باشد مصرع - یار ما چون آب بر هر رنگ شامل میشود + اظهار درویشی و گفتگوی
از مشاهده عادت و جود و صحبت تا خوش طبیعت و ارشاد مبارک آنکه این حالی است نه قالی
من عرف ربه فقد کل لسانه ذات مبارک کریم و رحیم جواد و شجاع و متواضع و عاقل و
عاشق و خوش صورت و خوش سیرت و خندان رو و دلکش نگاه و نرم و خوش سخن و خوش تقریر
و جاذب القلوب و غمخوار و دلده حریف و ظریف و متین و مستقل و همه دان و همه بین و صادق
القول و قانع و متوکل و پردل و با مروة و حیا و وفا و دلجو و شهنشاه با تمام مسکنت و سر تا پا
انکسار و حضرت نواب غازی الدین خان چه خوش فرموده است اوصاف جمیله اش
از دو جهان او افزون چه جای خامه و زبان و اطوار گزیده اش بهندوستان در نگنجد

چه محل چند فقره این شکسته بیان باید دانست که آنحضرت را بگفتهٔ حکما برای ازالهٔ یکی عارضهٔ بدنی
اتفاق تزویج بیکی از ملازمان در اورنگ آباد افتاده بود و از ان یکی همین مولانا و سیدنا
و ملاذنا و معاذنا و مخدومنا حضرت غلام قطب الدین تولد شده بود و بعد وصال حضرت
مولوی صاحب قبله صاحبزاده موصوف در مهار شریف نزد شیخ شیخنا حضرت قبلهٔ مهاروی قدس سره
آمده و از آنحضرت خلافت و اجازت یافت و حضرت منظهر جمال الهی رضو نقل از حضرت قبله
میفرمودند که آنحضرت فرمودند هر چه ما از مولوی صاحب قبله یافته بودیم تمام در خدمت حضرت
صاحبزاده سپردیم و هیچ دقیقه و دافیه نداشتیم الحمد لله علی ذلک آنحضرت غلام قطب الدین نیز
داد سلوک و ارشاد در دهلی کما ینبغی داده و بعد وصال اوشان حال فرزند ارجمند اوشان حضرت
مخدومنا غلام نصیر الدین بر مسند سجادگی متمکن است مد الله تعالی ظلاله خلفای آنحضرت بسیار اند
و سر تاج تمامی حضرت شیخ شیخنا قطب مهاروی صاحب اند که در وصل دیگر ذکر مبارکش خواهد شد
و بعضی از انها را که مولوی صاحب نام اوشان در مناقب آورده نقلم می آیند میان عبد الله
و شاه ظهور الله و مولوی روح الله و سید احمد و سید محمد شمس الدین که مزار مبارک اوشان در اجمیر
شریف است و این درویش نیز مرید مبارکش سیده عجب بعای آرام دلهاست و مرزا جمن
بیگ نیز مرید شاه شمس الدین بود و دیگر از خلفاء مولوی صاحب سید بدیع الدین و مولوی نور
و مولوی مکرم و مولوی فرید الدین و مولوی روشن علی و مولوی جمال الدین و مولوی حسن علی
و محمد فتح الله و صوفی یار محمد و حاجی محمد واصل و سید محمد میر و مولانا میر ضیاء الدین که سی سال
شب و روز در سفر و حضر بخدمت بجلیسه گذاشته و سید قمر الدین متخلص به منت و ملا گل محمد
و حافظ سعد الله و شاه مراد و شیخ محمد زمان و مولوی علاء الدین و مولوی ضیاء الدین صاحب
مولوی محمد صالح و مولوی عبد الوهاب بیکانیری و محمد قطب الدین شرقی و حاجی خدا بخش و
محمد غوث کرتاپوری و محمد غوث صاحبزاده نبیسه حضرت قطب المشائخ شیخ کلیم الله رحمة الله
علیه و دیگر جماعه کثیر اند تا کجا بتحریر رسد و مریدان آنقدر که از احاطه بیرون اند کاتب الحروف

13

میگوید که چنان معلوم میشود این خلفاء بعضے از آنها با جازت خاصه اند و بعضے اجازت عامه والله اعلم بالصواب و در مناقب فخریه آورده که در سن یکهزار و یکصد و نود و نه ۱۱۹۹ هجری اجازت ارشاد عام فرمودند بهمین لفظ که اجازت بیعت کردن عام است بشرط اتباع سنت و عمل بر کتاب با وجود التماس بعضے مقربان بتخصیص حکم نشستن بر مسند سامی کسی را نه شد وصال آنحضرت دراین سن واقع شده بست هفتم از جمادی الاخرین آن فخر دین با بهار روضه فردوس چون روح روان + و سال مبارک هفتاد و سه سال است ۷۳ مرقد مبارک بدرگاه عالم پناه حضرت خواجه قطب الاقطاب بختیار اوشی کاکی است وقت وصال آنحضرت آخر شب از تاریخ مذکور است .

وصل دوازدهم در ذکر غیاث العاشقین سراج الواصلین سند الکاملین شیخ الاسلام والمسلمین جناب سید الانام قطب الاقطاب مظهر انوار صمد حضرت خواجه نور محمد رضی الله عنه - نام نامی آنحضرت در اوائل قطب الاقطاب جبل حضرت مولوی صاحب رضی الله عنه بنور محمد موسوم فرموده و لقب بخشیده که تا حال شمس منورست والی یوم الدین خواهد ماند و قوم آنحضرت عاشقان اند با وفا و جوان مردان اند ذی سخا و نیک سیرت اند بیت یعنی کهرل که عاشق صادق و رازدار [illegible] این قوم بر خواسته [illegible]

شهی مولود سعد خاندان الهی	کمالش راز اطوار الهی	بدایت عشق [illegible]
سراپا مجموعه ذات کوه تمکین	بعهد [illegible]	ببینند [illegible]
بیکار تربیت از رب ارباب	بدو مهر از حضرت حق [illegible]	بهشت [illegible]
بهفتم آسمان صدر جلالش	بمیدان تجرد شهسوار	با تعلیم تجرد شهریار [illegible]
زمین از مقدم او تازه کرده	فلک را فرش پا انداز کرده	تعالی الله [illegible] محبوب الهی
ببین فضل و عنایت الهی +		

بدانکه چون غرض کاتب الحروف ذکر بعضی خوارق است [illegible] خوارق و کرامات اظهر من الشمس که حاجت تحریر و تقریر نیست لیکن بجهت ارتیاح ارواح [illegible]

یکے نقل از شیخ خود غریب پرور رضی الله عنه می آرد که روزی از حضرت غریب پرور پرسیده
که نشان کامل کدام است فرمودند که یکے از نشان کامل آنست که دیگران را مثل خود کامل
سازد چنانچه حضرت شیخنا و مرشدنا شیخ الاسلام حضرت قبله مهاروی صاحب رضی الله
عنه در هر سلسله خلیفه کامل فرموده اند و بمرتبه تکمیل اوشان را رسانیده چنانچه در سلسله
سهروردی حضرت شیخ محمد مسعود را خلافت عطا شده بود و آن شخص چنان مرد بود که روزے
بر مصلے دراز شده خفته بودند و درویشی پا میمالید که از آستین لب یا آب فرو ریخت آن درویش
متعجب شده استفسار نموده هرچند اخفا کردند آن درویش در الحاح مبالغه کرد الغرض بیان
فرمودند که کشتی یکے از یاران ما غرق میشد برای کشیدن او دست دراز شده بود
ازان سبب با آب آستین تر شده فی الواقع بعد چند روز آن شخص که کشتی او از غرق امان
یافته بود در خدمت ایشان رسید و شکرانه پیش آورد پس حقیقت حال ظاهر گشت +
و در سلسله چشتیه بهشتیه اظهر من الشمس اند و در سلسله قادریه عالیه نیز پس ازین قیاس باید کرد
کمالات آنحضرت را این عاجز را چه امکان و یارا است که از کمالات آنحضرت شمه
دهد + بدین زبان ملوث مرا چه زهره بود ما که وصف ذات تو گوئیم من شکسته گدا +
ما که در شکل یار حیرانم + سر اوصاف او کجا دانم + و قاضی محمد عمر حکیم مرحوم چند ملفوظ
آنحضرت آورده که دل را نظارت و دیده را بصارت ازان حاصل باشد و شکر الله
سعیه و این غریب شکسته بعضے از خصائل آنحضرت بسبیل القلم می آرد که کریم الاخلاق
دلبر با جاذبیت با هیبت تنهائی اندک میفرمودند و اکثر در عالم محفل آرای بوده اند
هر قسم آدم که مے آید اختلاط مناسب وضع آن میفرمودند و در هر وقت حاضر و غائب
می شدند و کاوشے بسوی حق منکشف میکردند و عالم بعواقب امور غلامان بلکه جمله عالم مشغول بوجه آنحضرت
بودند چنانچه غریب پرور میفرمودند که هر امر که سوال معروض نموده شد جواب شافی
عطا می کردند و ثمره آن بلاریب بظهور پیوست روزے از حال برادر زاده خود

قاضی ابوالخیر جیو و مولوی سلطان محمود کوریجه که آن نیز نسبت برادرزادگی دارد و فرزند خود صاحب
اعم میان احمد علی جیو بخدمت ایشان عرض کردند و حضرت قبلهٔ عالم فرمودند که قاضی صاحب
موصوف مزاج متلون دارند و مولوی موصوف بارد المزاج اند و میان احمد علی در آخر عمر کار خود
درست کرده خواهد رفت فی الواقع همچنان شد که صاحبزاده صاحب میان احمد علی یک سال
قبل از وصال خود کار خود کردند و وفات یافتند نیز بحضرت غریب پرور شیخ مژده بعضی ارادت
داده بودند همچنان بظهور رسیده که بعض ازان در ذکر حضرت شیخ غریب پرور مذکور خواهد شد
و حضرت استاذی و مخدومی و خالی مدظله العالی میفرمایند که هر امری که صعب روی مینمود
بمجرد روانگی به آن طرف حضرت قبله حل میشد و اگر فرصت می شد نهایت تا رسیدن بحضور
فرصت می شد و آن امر کسی نبود که بعرض رسیده باشد و کسی کشایش نیافته باشد و شفاء مرضی
از خواص آنحضرت بود چنانچه این راقم را در سن صغر ام الصبیان میشد لیکن رو بصحت و طالع یاور
بود که حضرت قبله در خطهٔ اوچ شریف که مولد این غریب است تشریف آورده بودند و مرا در
حین ام الصبیان شد لیکن تا آن شده که والده شریفه بنده مایوس شدند و حضرت جد امجد
یعنی والد مخدومی و خالی مرا برداشته پیش حضرت قبله آوردند آن ذات فایض البرکات لعاب دهن
مبارک خود بکام این غلام فرو بخشیدند گویا آب حیات بخشیدند الحمد لله علی ذالک حق تعالی بسبب
این فیض ایشان تا یوم القیامة باستقامة توفیق بخشد بمنه و کماله کرمه بلکه از خواص اسم
مبارک او است حال هم اگر کسی نام مبارک آنحضرت بر وجع بخواند و بدمد بالفعل تسکین می یابد
و اکثر اشعار ارشدن یا انشدن کار در قالب صلاح میفرمودند و بتعلیم و در اطلاع امور می بخشیدند
که صاحب عقل سلیم می فهمید اهل ظواهر را جای حرف نبود مثلاً چنانچه حضرت غریب پرور میفرمودند

یعنی حضرت مولوی صاحب مولوی محمد غوث بخش صاحب تحفهٔ غوثیه در حکمت و خانقاه شریف ایشان
در چهار دیواری پخته قریب خانقاه شریف حضرت مخدوم جهانیان جهان گشت جلال الدین بخاری رضی الله
عنهما در اوچ متبرکه اند ۱۲ محمد نجم الدین معروف کرمی چشتی احمد پوری غفر الله له و لوالدیه و لجمیع المومنین ۱۲،۱۲،۱۲،۱۲

که روزی مراسله از اخ اعز امجد قاضی نور محمد جیو در خطه مهار شریف بنام اینجانب رسید که
دریای کوٹ شریف چنان استیلا نمود که بعضی مکانات معموره شهر را منهدم ساخته حالا صورت
نشست کسی نمانده در حضور انور گذارش کرده دعا طلبی نماید اینجانب یعنی غریب پرور شیخی در
حضور رفته بطریق صلاح پرسی عرض کردند که غریب نوازا دریای کوٹ مٹھن نزدیک رسید
چنانچه چند عمارات شهر را منهدم ساخته حالا صلاحی مبارک حضور چگونه است که از انجا برخاسته
و کوچیده در فلان مکان اقامت ورزیده آید و در فلان جای رخت نهاده شود حضرت
قبله عالم فرمودند که صلاح بر این دو طریق بنده شده راه صلاح ثالث هم است که همانجای
که اقامت است اقامت سلامت باشد و کوچیده نشود حضرت غریب پرور میفرمودند
که چون از زبان مبارک حضور همین طور ثالث ظهور نمود ما را یقین شده که کلی خیریت است
فی الواقع همچنان بظهور پیوست و دریا از انجا بازگشت و هر کس بسلامت نشسته ماند از خصائل
آنحضرت بود که هیچ حالت از احوال حضرت مولانا مولوی صاحب رضی الله عنه ذکر میفرمودند
تا آنکه این حالت خود موصوف میبودند مولوی صاحب مولوی تاج محمود زمانی علیه الرحمه میفرمودند
که بسیار این در خدمتان حضرت از قبله بار والد رضی الله عنه شنیده بودم روزی حضرت قبله مهاروی
صاحب حکایت فرمودند که روزی حضرت مولوی صاحب و قبله را تمام شب خواب نمی بود
بوده وقتی بر بستر آرام میکردند و بطور قلق می گردیدند از پهلو به پهلو دیگر می شدند مگر وقت
قریب صبح یک ساعت و گهڑی خواب می آمد که دو سه بار صورت غطیط میزدند مولوی تاج محمود
علیه الرحمه میفرمودند که من مولوی سلطان محمود که بچه بایکدیگر صلاح شمردیم که شب نزد حضور
بیدار باشیم تا معلوم کنیم که وصف بیداری که از حضرت مولوی صاحب و قبله رضی الله عنه آنحضرت
نقل فرموده است در ذات مبارک هم است یا نه پس ما هر دو تمام شب بیدار ماندیم معاینه نمودیم
که حضرت قبله تمام شب از پهلو به پهلو دیگر تقلق میگردیدند و احیانا کسی مصرع یا بیت شوقیه بزبان
مبارک میگذشت مگر قریب صبح یک دو گهڑی صورت خواب بنظر آمد که یک دو بار صورت غطیط زدند

وبیدار شدند و تعلیم آنحضرت مریدان را نیز عجیب غریب نمط بود چنانچه حکیم مریض را تشخیص
مرض نموده و درجه حرارت و برودت مرض فهمیده در ازاله دوا آن حار یا بارد
قوی تر و مناسب درجه مرض میدهد همچنان آن ذات مبارک وضع اشتغال هر یک را
مناسب آنکس میفرمودند عجیب منقول از حضرت مظهر جمال الهی حافظ صاحب ملتانی
رض میفرمودند که چون حضرت قبله شغل وحدت مرا تعلیم فرمودند چند مدت فاصله داده
یا دو دهی و تکرار امتحان فرمودند چنانچه خود بدولت در جای تاریک نشسته بودند بنده
در خدمت رفت پرسیدند کیستی عرض کردم جمال هستم فرمودند هنوز جمال هستی باز بعد
مدت ناگهان پرسیدند کیستی عرض کردم جمال هستم باز تبسم کرده فرمودند هنوز جمال
هستی همچنین چند کرت بانچنان عبارت می پرسیدند که البته آنوقت ذهول نسبت میبود بعد
مدت مزید باز احیانا پرسیدند کیستی آنوقت بکرم اوشان نسبت درست بود عرض کردم
حق مقیدم نکات عجائب غرائب آنحضرت لاتعد ولاتحصی اند روزی حافظ جناب حافظ
غلام حسن بیپور رضی الله عنه که از خلفای آنحضرت قبله اند پیش این راقم حکایت فرمودند که بعد
از بیعت مواصلت و جمال استحضور لیکن بازو دست داد و سالها گذشته پیوسته میگفتم
روزی عرض کردم که بیعت حضور کیرا دست داده محض از فضل و توجه ذات عالی است
والا نه مرا خیال بیعت حضور عالی هرگز نبود بلکه در خدمت میا افضل صاحب صاحب التماس را ده
میکردم حضرت قبله فرمودند حافظ صاحب چه درین چه تقصیر بود عرض کردم غریب نوازا
تقصیر هیچ نبود لیکن در خدمت عالی امرا و اهل دول آمد و رفت میداشتند و ذات مبارک
نیز باوشان التفات میداشتند و میا افضل صاحب صاحب فقیر کاملی بودند و محترز از اختلاط
میبودند ازین جهت خیال بآن طرف بیشتر حضرت قبله فرمودند که در جناب حضرت سلطان
المشایخ شخصی بارادهٔ بیعت آمده برگشت حضرت حسن علاء سجزی از و پرسید که بیعت
نکردی گفت که چون من آنجا رسیدم جامهای خوب گسترده دیدم و شمعهای افروخته

اعتقاد من دگر شد برگشتم حضرت سلطان المشایخ روبروی حاضران کرده فرمودند که اینجا
بیابانهای خوب و چشمه‌ها کجا است لیکن چون او را سعادت روزی نبود او را چنین نمودند۔ از
خصائل آنحضرت تناول طعام در مجلس تمام کم غذای و ایثار بر دیگران **لطیفه** روزی حضرت
غریب پرور فرمودند که چون در طبع حضور مرض غالب شد البته برای تقویت چیزی شوربا یا مثل آن
تیار کرده میشد در ظرفی که پیش حضور نهاده میشد اگر کسی دست در ان می انداخت و میخورد لهذا
بورچی را فهمانیده شده بود که مماثل آن دیگر ظرف هم برای حاضران مجلس می آورد روزی بورچی
طعام حضور آورد و مماثل او پیش همراه او بود خود گفت بل بهک شتاب بیار حضرت قبله
رضم فرموده که بل بهک چیست حضرت غریب پرور عرض کرده که برای یاران که طعام تیار
می کنند آنرا بل بهک نامیده است ذات مبارک بسیار تبسم فرمودند و معنی بل بهک
واقع بابیات است **نقل است** از مظهر جمال الهی رضا میفرمودند که من از ملتان برای حضور تحفه پارچه
تیار کنانیده بردم حضرت پرسیدند که این تحفه بکار می آید عرض کردم که برای اشیار ساختگی
خورد و نان بکار می آید حضرت صاحب فرمودند که حق تعالی نگهدارد از آنوقت که باینها حاجت
افتد یعنی در حالت ضعف که دست یاری نکند بکار می آید و مدعا آن بود که چیزی که مروی
از جناب رسالت مآب صلعم نباشد بغیر ضرورت چگونه بکار برده شود سبحان الله چه کمال
متابعت بود **نقل است** حضرت غریب پرور می فرمودند که حضرت قبله مهاروی صاحب در روز
در ایام عرس مبارک حضرت شکر بار رضی که در پاک پتن بودیم فرمودند که شما در مجلس که بغرض فاتحه
مبارک می شود حاضر نشوند بگوشه خود بنشینند حسب الارشاد تعمیل خواهم آورد و حضرت صاحب سجاده حضرت
حضرت بابا صاحب گنج شکر حسب اشفاق معموله نزد فقیر یعنی غریب پرور آمدند و برای حاضر
شدن مجلس تمام متقاضی شدند این فقیر عذری پیش آورد که مرا معاف فرمایند پس صاحب سجاده
فرمود که پیش حضرت قبله مهاروی صاحب خواهم عرض کرد که او شان شما را خواهند فرمود پس از آن
در خدمت حضرت قبله رفتند در اثنا مرا خوف گرفت که مبادا او اسمه حضور بود که غذای

یعنی غریب پرور آموخته فرستاده باشد که از حضور رخصت گرفته به هند لهذا من نیز
متعاقب صاحب سجاده رفتم چون قریب دوازده رسیدم شنیدم که حضرت قبله
اوشان را میفرمودند که فلان یعنی غریب پرور عالم است و کتاب بهار پیران خود خوانده است
چگونه در مجلس کبرا ایلا استغفر واند داخل شود چون لفظ بسمع من رسید شکرانه کردم و از انجا
برگشتم نکته حضرت غریب پرور شیخی میفرمودند که بکرات حضرت قبله مهاروی صاحب
مرا این سه نصیحت وقت رخصت فرمودند یکی آنکه غصه بر کسی نکنند که غصه جوهری است در
باطن و اظهار آن نور معرفت را میبرد دوم آنکه اگر کسی در حق احدی شکایت کنند آن را
تاویل بالخیر باید نمود و کاتب الحروف معنی این کلام انچه از حضور فهمیده است قلمی نماید مثلاً کسی
بگوید که فلان شخص مثلاً بهنگ می نوشد تاویلش چنین باید کرد که چیزی گیاه سبز رنگ دیده است
در خیال این شخص بهنگ آمده است مثلاً کسی گوید که فلان کس زانی است تاویلش چنان
باشد که نکاح شیا بین اوشان محققی باشد یا از متقاربان این گوینده را اشتباه افتاده است
و دیگر امر غیر مشروع هیچ نخواهد بود و علی هذا القیاس تاویل بالخیر باید کرد سبحان الله درین دو امر
چه فوائد مندرج است یکی آنکه از گله کردن و از گله شنیدن هر دو امر خلاصی شد دیگر آنکه
گران خاطری متصور نخواهد شد فقس علی هذا الباقی نصیحت سوم این بود که محاسبه در امور
نباید کرد کاتب الحروف میگوید که این کلام نیز تمام پر مضمون است که عدم حساب در امور
ظاهری ظاهر است که موجب رزق بی حساب است و دیگر فوائد کثیره دارد کما لا یخفی علی
العاقل و در امور باطنی نیز عدم محاسبه بهتر است زیرا که وقتی که در حساب او وقت را
بیجا صرف نماید بهتر است که آنرا در یاد حق صرف سازد و موافق همین مدعا نیز در رقعه
دیگر از حضرت قبله خود شنیده نکته حضرت مظهر جمال الهی رضی الله عنه میفرمودند که
قبله عالم رضی الله عنه را بعد وصال حضرت مولوی صاحب رضی الله عنه کاست بدنی شده
شده بود که روز بروز کاست ظاهر باهر معلوم میشد بعد ازان چون وصال حضرت تا ده

صاحب بوقوع آمد تمام کاست و مرض غلبه نمود حتی لاحق شد در سال اخیر در مزاج
مبارک کسی از خویشان و اقربا و علاقه نمی‌نمود روزے که حضرت بخانه تشریف بردند
بعضے از عیال در حضور عرض کردند که ذات مبارک کسی مکالمه نمیفرماید و ساکت می‌نشینند
حضرت قبله رض فرمود که کلام من تفسیر حدیث است بکدام کس گفته شود و کسے نمی‌فهمد
روزی حافظ صاحب حافظ محمد الیاس بعد وصال حضرت مولوی صاحب رضی در حضور حضرت
قبله رض عرض کرد که اولیاء حیات باشند با اولیاء که وصال یافته اند ملاقات میباشد
چون ولی را برای وصال ولی حزن چرا میباشد حضرت قبله عالم رض فرمود که ای حافظ
فی الواقع ملاقات میباشد اما این حظ ملاقات جسمانی که حق تعالی آنچه فوائد با جسد
مقرر کرده است در جسد منحصر است در ملاقات روحانی نیست لطیفه حضرت
غریب پرور می‌فرمودند در آن ایام فرصت که در مهار شریف بودیم شبی چنان اتفاق
افتاد که حضرت صاحبزاده کلان والا تبار قبله میان نور الصمد صاحب و حضرت نارو
والده این فقیر میان احمد حسن طبعی میکردیم القصه او را دست بسته کردیم در این اثنا
حضرت قبله عالم تشریف [illegible] بیت الخلاء از آنجا آمدند فرمود هر کس از صحبت حضور گم شد مگر چون
میان احمد بسته استاده بود حضرت قبله شکل او دیده لاحول خواندند و فرمودند
که این حرکت از نور الصمد صادر شده باشد میان احمد گفت حیرت حضرت جمیع صاحبزادگان
بسته‌اند و هر یک را نام [illegible] حضرت فرمودند میان احمد لیکن تو اجماع امت شده [illegible]
درگذاشته گذر فرمودند حکمت حضرت غریب پرور می‌فرمودند که در تمام سال اخیر
حضرت قبله را عارضه تپ لاحق مانده روزی از آن ایام خواستم که از حضور معلوم کنم که از این
عارضه چه صورت خواهد شد در جواب چنان فرمودند که سالک را باید که این چنین امور
از شیخ نپرسد بلکه از شیخ خود معلوم کند حکمت غریب پرور می‌فرمودند که در ایام اخیر
حضرت قبله بعضے کسان که انحراف از اطاعت ایشان دشوار بود مرا تکلیف نمودند

که از حضرت پرسیده بدهند که مرقد مبارک آن ذات عالی صفات کدام جا کرده آید طوعاً و کرهاً
در حضور عرض نمودم فرمودند من غیب دان نیستم حق تعالی میداند که کجا خواهند جرد حضرت
غریب پرور میفرمودند که مر الیقین شد که مرقد مبارک حضرت در مهار شریف نخواهد بود والبته کسی
دیگر جایی اتفاق خانقاه خواهد شد چون وصال حضرت قبله بوقوع پیوست ناگهان از
مهار شریف بحضرت تاج سرور آوردند و درین مکان که حالا روضهٔ مبارک است مرقد
منور ساختند بعد از ان صلاح بعضی معتبران که حاضر بودند برین آمد که حضرت قبله را ازینجا
نقل کرده در مهار شریف مرقد سازیم که موضع مهار ویران شد و حضرت غریب پرور میفرمودند که سن
که اکنون حق تعالی کسی را توفیق نقل کردن نخواهد داد وصال آنحضرت بکهزار و دو صد و پنج
بتاریخ سوم ذی الحجه سنه ه در شب ثالث ذی الحجه شد مه چرخ بقا شیخ دین نور محمد خواجه
چرخ آستان ها پوشیده تا ندکه وصال حضرت ایشان بعد از وصال حضرت مولوی صاحب
و قبله رضی الله عنه بمدت شش سال و پنج ماه و شش روز واقع شده ذکر اولاد مبارک آنحضرت
قبله مهاروی صاحب فرزند کلان ایشان مصدر الطاف ربانی مطلع انوار یزدانی قبله عالم
و عالمیان حضرت شیخ نور الصمد رضی الله عنه بود که بعد وصال آنحضرت بر مسند سجادگی نشسته
در اندک مدت جام شهادت چشیدند و بوصال حضرت قبله عالم رسیدند رضی الله عنهم و بعد
وقوع این حادثه جانگاه شهر مهار شریف چند سال ویران ماند و آنجا را هر کس مهار شریف میگفت
پس از ین حادثه هر کس بنام کهو لے میخوانند یعنی بقعه ویرانه می گفتند و قالات فرزندان
حضرت ایشان در اندک مدت هم خراب خوار و مردود شده مرفند و ازین حضرت سه
فرزند صاحب نام و نشان مقبول و مشغول بالله اند حضرت صاحبزاده کلان که بحضرت تاج
حسین موسوم اند تمام متشرع و شب خیز و صاحب نسبت اند دوم صاحبزاده که بحضرت شیخ
اند در علم و حلم و شوق و ذوق و کمالات از همه گوی سبقت برده اند حضرت غلام ...
است سوم صاحبزاده که نسبت دارد بحضرت غریب پرور دارند صاحب جود و سخا

خداوند مروت و حیا حضرت غلام مصطفی است مد الله ظلالهم فرزند دوم حضرت قبله مهاروی
صاحب زبدة الواصلین عمدة الکاملین غیاث المسترشدین شمع دودمان کرام سراج خاندان
عظام حضرت شیخ نور احمد جیو مد ظله العالی است که بعد وصال صاحبزاده کلان بر مسند سجادگی
نشستند و داد مسند نشینی داده اند و خاص و عام از شرق تا غرب از فیض جود ایشان
بهره یاب اند الهی مستدام باد و همچنین ایشان حق تعالی باز مهار شریف را آباد فرموده و تا
ابد الدهر آباد باد و حضرت ایشان را حق تعالی اولاد کثیر اکرام و عطا فرموده صاحبزاده
کلان صاحب علم و حلم و ذوق و شوق میان خواجه محمود بخش که نسبت ارادت بحضرت غریب نواز ر
سیده اند دوم صاحبزاده صاحب میان حافظ غلام فرید است و سیوم صاحبزاده حافظ میان
نبی بخش و چهارم صاحبزاده حافظ میان خدا بخش و پنجم صاحبزاده حافظ میان قادر بخش و ششم
صاحبزاده حافظ میان گنج بخش زید بقاهم و سوم فرزند حضرت قبله مهاروی صاحب رضی الله عنه
شمع شبستان هدایت چراغ دودمان ولایت مظهر الطاف ربانی مصدر فیوضات سبحانی حضرت
صاحبزاده میان نور حسن جیو است مد ظله العالی که نسبت ارادت و اجازت از حضرت غریب
پرور رسیده اند و بر جمیع سلسله و اصلان غریب پرور شفیق و کریم اند و بر خاص و عام عنایت و اشفاق
ایشان مبذول است مدام مخلد و مستدام باد فرزند ارجمند کلان ایشان صاحبزاده میان
نظام بخش و صاحبزاده دوم میان نصیر بخش و سیوم صاحبزاده میان تاج محمود طال الله عمرهما

۱ه و صاحبزاده ایشان میان صاحب خواجه شیخ نور بخش بعد وصال بر مسند سجادگی نشستند و بعده حضرت
میان صاحب خواجه میان شیخ نور جهانیان صاحب والحال بر سجادگی حضرت قبله عالم مهاروی ایضا حضرت میان صاحب میان
خواجه محمد یوسف صاحب مد ظله اند ۱۲ نجم ۲ه و نیز صاحبزاده ایشان حضرت حافظ صاحب یکے حضرت جهانیان غلام دستگیر رضو و حضرت
میان خواجه غلام صدیق رضو و حضرت میان خواجه کمال الدین مد ظله العالی اند و صاحبزاده کلان ایشان میان صاحب حضرت میان
خواجه امام بخش صاحب رضو و صاحبزادها و شان حضرت خواجه میان صاحب میان کریم بخش جیو مد ظله العالی و دو صاحبزاده ایشان
سجادگی حضرت میان محمد عارف و حضرت میان محمد ناصر که بر این فقیر کمال نظر توجه عنایت میدارند ۱۲ نجم الدین محمد احمد پوری ؛
۳ه والحال بر مسند سجادگی ایشان حضرت صاحبزاده میان فضل حق در جهانگیره شریف اند و بر این فقیر کمال نظر کرم میدارند ۱۲
فقیر محمد نجم الدین معروف کرم الهی چشتی احمد پوری عفا عنه ۱۲

ذکر خلفای کرام و بعضے یاران اعلی آن حضرت چون ذکر غریب پرور کرم گستر
سلطان الاولیاء قطب الاصفیاء سیدی مخدومی و مرشدی مظهر ذات قاضی الحاجات بندگی
حضرت شیخ غریب پرور رض مثل علت غائی این رساله است و در وصل آینده علحده ذکر خواهد شد
و باقی در باب دویم تفصیل خواهد یافت لهذا در ینجا ذکر دیگر صاحبان آورده میشود بدانکه
اقدم در بیعت و خلافت و وصال از جمیع خلفای راشدین ذات مبارک کریم الاخلاق
عمیم الاشفاق سراج الواصلین سند الکاملین برهان العاشقین شیخ المشایخ حضرت شیخ
نور محمد نارووالہ رضی الله عنه که در توصیف مبارکش این بیت باید گفت ؎ چون
براه صفا قدم بکشاد * گام بر گام مصطفی بنهاد * بوده است و در مدح آن ذات
مبارک کلام منقول از حضرت مولوی صاحب قبله رضی الله عنه ناطق و کافی است که چون
برکات حضرت قبله مهاروی صاحب شیخ غریب پرور و حضرت صاحب نارووالہ در
دهلی تشریف برده بودند حضرت مولوی صاحب و قبله رضی الله عنه فرمودند که میان صاحب
نارووالہ بوی حضرت شکر بار می آید و در حق غریب پرور فرمودند که این سجاده نشین
بهشت دو خواجه مینماید و از مناقب ایشان مولوی صاحب مجمع الفواضل و الفضائل حسن الشمائل و
الخصائل اکرم مجید مولوی محمد جیو ترقیم آورده و خیر الاذکار نام نهاده فی الواقع خیر الاذکار و
نضارت الاخبار است و رقعات تبرکا درینجا می آرد رقعه فضائل و کمالات مرتبت
فصاحت و بلاغت منزلت مجمع مکارم اخلاق منبع محاسن اشفاق مشفقی میان صاحب
میان محمد جیو صانه عما شانه همواره بمرضیات حق جل و اعلی موفق بوده از مکاره مصون
و مامون باشند از فقیر نور محمد بعد از تسلیمات مسنونه مشتاقانه آنکه چون از راه مهربانی
و کمال عاطفت نامه‌ی ارسال داشته بودند رسید جزاکم الله خیرا لجزاء جریان حالات
اینجا بفضل الهی بخیر است خیریت و عافیت و صفا وقتی الشان مطلوب حضرت
سلامت اوقات شریفه را مصروف دارند وقت تعلیم و تعلم و وقت ذکر و ذکر و مخ طاعت و

وجد و جهد منظور خاطر شریف فرمایند مولوی معنوی علیه الرحمة فرموده شعر شکسته بستی
سر را مبند + چند روزی جهد کن باقی بخند + هرچه غیر از سوزش دیوانگی است + اندرین ره
دوری و بیگانگی است + هرچند حصول مطلب البته فضل و عطای الٰهی است لیکن جد و
جهد در کار ضرور است که عادت الٰهی است شعر گرچه وصالش نه بکوشش دهند + آنقدر
ای دل که توانی بکوش + دعا فرمایند که حق تعالی خیر خاتمه و حب ذاتی خویش جا بجین را
نصیب گرداناد انتهی رقعه لطیفه حضرت غریب پرور شیخ فرمودند که حضرت قبله عالم قدس سره
بشادی صاحبزاده کلان دو کهیس عمده که یکی از اوشان قدری در قیمت زیاده بود و دیگر
اندکی کم برای مرحمت باهر دو یعنی حضرت صاحب نارووالہ و شیخ غریب پرور آورده بودند
یکجا نهاده فرمودند که عزیزان بجانب شما دو کس نذر برای شما این دو پارچه آورده ایم لیکن تمیز
کردن فیما بین دو پارچه بر خود است هر که خورد باشد اول یکی پارچه برگزیده گیرد و دیگر
کلان گیرد حضرت صاحب نارووالہ سبقت کرده پارچه عمده برگزیده را بر داشتند و فرمودند
که ریش مبارک حضرت میانصاحب یعنی شیخ غریب پرور از من سفید زیاده پس اعتبار صورت
حال را است نه عمر را سبحان الله اندرین چه کلام است لطیفه شعر و اندک کسی که جستی
دارد + داند این را نسبتی دارد نقل است از خلاصة الفوائد که روزی حضرت قبله
عالم رضی الله عنه فرمودند که اگر میان صاحب یعنی حضرت صاحب نارووالہ چندی
مهلت یافتند عالمی از ایشان روشن میشد و روزی فرمودند که میانصاحب بیچاره مرا از هیچ
کس با یکسان شفقت دهانیده بود و هرگاه که یاران حضرت نارووالہ بحضور عالی می آمدند خود
بدولت با ایشان بسیار شفقت مینمودند و میفرمودند که آنچه میانصاحب رضی الله عنه بشما گفته
باشد بران مواظبت ورزند و اگر کدام حاجتی باشد بی تکلف از من بپرسید و وصال
ایشان بتاریخ ششم ماه جمادی الاول در سن یکهزار و دوصد و سال چهارم از هجرت و مزار
مبارکش در نواحی بلده حاجی پور زیارت گاه خلق است دیگر خلیفه حضرت قبله مهاروی حسب

3 B

رضی الله عنه سید الکاملین سند الواصلین المتصف باوصاف الله المتعال المتخلق باخلاق الله ذی
الافضال مظہر جمال لایزال حضرت حافظ محمد جمال ملتانی رضی الله عنه است حضرت ایشان را
حصص خلق محمدی بود و سیزده که دو سال در ملتان کسب علوم نموده از فیض صحبت ایشان بہره
یاب شده اند گفته روزی حضرت غریب پرور فرمودند که طالب باید که سوای شیخ خود در خدمت
شیخ دیگر آمد و رفت نسازد زیرا که اگر برای استفتاء می رود در راه اراده این طالب نقصان شده
و ناقص بکار نمی آید و اگر استفتاء ندارد پس مرتکب کار عبث شد چون از آن محفل حضرت
غریب پرور بخانه تشریف بردند این غلام عرض نمود که امروز که ذات مبارک این مذکور فرمود
و سابق این غلام را ارشاد بود که بخدمت حضرت شیخ جمال الہی روز بفراغت از سبق حاضر شده
باشید پس بتوفیق درین مذکور و آن ارشاد چگونه است حضرت غریب پرور فرمودند که این مذکور
در حق غیر بود و حضرت جمال الہی را همین من دانند غیر کجا است از آن بصحبت مبارک ایشان
تا مدت که آنجا بودم لازم گرفتم گفته روزی حضرت جمال الہی این غریب را در خلوه خود
چنین کلمات فرمودند که شما میدانید که بعد حضرت قبله عالم مہاروی صاحب رضی الله عنه سرگروه
فقرا کدام کس است بنده عرض کرد که خبر این عاجز را خود فرمایند فرمودند سرگروه فقرا آن شیخ
شما است یعنی حضرت غریب پرور است من نیز در ملتان نشانده اوشانم اگر کسی صحبت
بوده باشد بلا دریغ گفته باشند سبحان الله چه نسبت با یکدیگر داشتند اللهم ثبتنا علی ذلک بدالله
چندان فوائد که از زبان در فشان مبارک ایشان بسمع رسیده که اگر جمع نمایم دفتری شود چون
کاتب الحروف در سلک کاری است لہذا چند نکات اقتصار نموده آید گفته این بیت از حضرت
اوشان مسموع شده ع کجا غیر کو غیر نقش غیر سوا الله والله ما فی الوجود گفته
روزی از مکان خود بمدرسه حضرت مولوی صاحب استاذی و ملاذی مد ظله تشریف آوردند

ے یعنی حضرت شیخ المشائخ غریب نواز مولانا سیدنا خواجہ گل محمد صاحب چشتی احمد پوری رضی و علی فقیرنا الیہ قدس سره
نجم الدین محمد عفا عنه ے یعنی حضرت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خدابخش صاحب خیر پوری رضی ۱۲ النجم

می آوردند و این غریب نیز در پیش آنحضرت ملازم بودم اتفاقاً شخصی بالی در راه ملاقی شد حضرت
فرمود کجا میروی عرض کرد که فلان شخص حق شده است برای تجهیز و تکفین میروم چون آن شخص
رخصت کرد رو بجانب این غلام کردند فرمودند که شنیدید که چه میگوید حق شده است همین فرمودن
ایشان آنقدر اثر کرد که تا دیر در ذوق ماندم الحمد لله علی ذلک تحفت این بیت نیز از زبان
مبارک ایشان مسموع شده ❁ کار ما بر خواهش خود خواستن کار خداست + بنده باشی و خدا
گردی تو ای نادان چراست + تحفت آنحضرت را با این غریب عجیب شفقت و کرم بود هر چه در
دل من بالمشافهة آنذات خیال میگذشت فی الفور بجواب آن سرفراز میفرمودند حق تعالی همیشه فیض
ایشان بما مرسول دارا دمنه و کرمه تحفت روزی میفرمودند که درویشی چیست خاک بیخته و آب
برو ریخته نه کف پای را از و دردی و نه پشت پای را از و گردی رسد تحفت روزی فرمودند
اصول سلوک چهار چیز اند قلة الطعام و قلة المنام و قلة الصحبت مع الانام تحفت روزی فرمودند
که در اوائل که بخدمت شیخ خود حضرت قبله مهاروی صاحب میرفتم یکبار ارشاد فرمودند که اگر کسی
ناخوشنود باشد آنرا خشنود باید نمود فرمودند که مرا یک شخص یاد آمد که چنان رنج بود که جز مرگ من
خوشنود او نبود و مرا نیز همچنان بود بتعلیم شیخ خود دل را پاک و صاف کردم که بعد آن همچنان خیال
حق او تصور کردم که هر چه او مرا خواهد گفت من هرگز سر تابی نخواهم کرد چون از حضور مرخص و رخصت
آمدم نزد او رفتم و سر در قفش خود در دست کرده نزدیک او رسیدم کفش پیش او داشتم و دست
بر بالیش نهادم صدق و صفای دل من چنان اثر کرد که هم آغوش شده چنان بگریستیم که دوست
بدوست مجهول باشد خلاصه سخن آنکه ❁ صاف شو صاف تا صاف بینی همه را + و بیبی نسبت
بموصفات زنا صافی تو است . وصال آنحضرت بتاریخ پنجم ماه جمادی الاول در سنه یکهزار
و دو صد و بیست و پنج هجری ❁ کاملترین خلفای حضرت مظهر جمال الهی رضه اوستاذی و معاذی
و ملاذی سراج الکاملین سید الواصلین سند المکملین لائی حضرت مولوی صاحب مولوی خدا بخش صاحب
هستند حق تعالی و تبارک سایهٔ عالی ایشان بر سر مستفیدان ممدود دارد بمنه و کماله کرمه آمین

خلق محمدی مجسم اند و مستغرق قلزم وحدت و رسالہ توفیقیہ کہ در توحید است تصنیف ایشان است
یک نسیمی است از گلزار معانی اوشان تعداد اوصاف اوشان کردن قطرات امطار یا امواج
بحار شمردن است ختم بر دعا کردم زاد اللہ شرفہم و برکاتہم آمین و از بہترین خلفاء حضرت
قبلہ مہاروی صاحب رض اختر برج ہدایت دُر درج کرامت عنقاء قاف قناعت شیخ المشائخ
حافظ کلام ربانی کاشف اسرار نہانی سید حضوران زمن حضرت حافظ غلام حسن جیو
رضا الجنان ممتاز بخرقہ تجرید و تفرید و توحید بودند کہ بعد بیعت تمام عمر خود بر آستانہ حضور
گذرانیدند و کام روائی مستفیدین شدند ہر دو جہان نزد ہمت والا ایشان کمتر از نیم دانہ
خشخاش اوصاف ایشان لا تعد و لا تحصٰی است وصال ایشان در سن یکہزار و دو صد
و چہل بتاریخ نہم ماہ ذی قعدہ شب دوشنبہ بعد از نماز مغرب و خلیفہ ایشان برگزیدہ
آفاق کریم الاخلاق سالک مسالک طریقت ناہج مناہج شریعت دوست باوفا حافظ
غلام مرتضٰی سلمہ اللہ تعالی کہ برادر خورد حضرت ایشان است حق تعالی ہمیشہ او را بحفظ
حمایۃ خود محفوظ دارد بمنہ و کمال کرمہ دیگر از خلفاء حضرت مہاروی صاحب رض سراج الواصلین
زبدۃ الکاملین محو در رضاء معبود مولوی محمد مسعود ساکن قریہ چہانگر رض کہ ذکر اوشان در ین
وصل والا مذکور شد دیگر از خلفاء کرام حضرت مہاروی صاحب رض عارف کامل شیخ محمد
فاضل ساکن شاہ آدم والہ بود و از خلفاء حضرت قبلہ رض ذی المجد حافظ غلام محمد جیو بود رض خاتم
خلفاء حضرت قبلہ مہاروی صاحب رض آن سیمرغ قاف توکل و ہدایت و آن تخت نشین اقلیم ولایت
و کرامت سہ آن جہان معرفت دریای راز + شمع سان در آتش وحدۃ گداز + گنج اسرار
حق و کان کرم + در گروہ عارفان بس محترم + شیخ المشائخ حضرت محمد سلیمان جیو مدظلہ
العالی و دام برکاتہ اند حق تعالی ازین ذات مبارک تمام فیض در اقطار عالم جاری فرمودہ
کہ خلفاء ایشان در ہندوستان و ولایت خراسان صاحب ارشاد اند و طریقۃ ایشان
عجب بر توکل مردانہ است و کمالات اظہر من الشمس و ہویدا است اگر شمہ بیان سازم

یا اسامی مریدان و خلفاء ایشان برشمارم یکے دفتر باشد و از مریدان عالی متعالی
آنحضرت قبلہ مہاروی صاحب بسیار اند کہ اجازت ہم دارند سرِ آن قفل کشای باب تحقیق و
وان راہ بر طریق تدقیق مولائی و استاذی و ملاذی المتصف بالصفات العالیہ
حضرت مخدومی و خالی مولوی صاحب مولوی محمد غوث بخش جیو مدظلہ العالی چون این
کاتب الحروف تمام پرورش ظاہری و باطنی از و فیض یافتہ میخواست کہ سمند قلم در میدان رقم
چند قدم براند لیکن کار دیگر مانع است لہذا برین چند کلمہ اتمام می کند یکے آنکہ آنحضرت
صفت ابراہیمی دارند کہ این حضرت چند مدت بغیر مہمان طعام نخوردہ اند و حال ہم از
مہمان مکان ایشان خالی نمی باشد دیگر آنکہ مرتبہ شیخ الاسلامی دارند دیگر جمیع مشائخ نادر
حق ایشان دعا و ثنا فرمودہ اند چنانچہ حضرت مظہر جمال الٰہی را در ملتان کسی خبر کردہ کہ آنحضرت
را جذبہ در گرفتہ است و کلام ہندوستانی می کنند و نماز و طاعت درست است اما مصاحب
متعلق نیست بالستا فرین نیاز مند فرمودند کہ سبحان اللہ قطب الرجال کہ میگویند ہمین
است آنکس کہ از وی نفع خلائق باشد آنرا جذبہ در گیرد بفضل الٰہی و دعاء بزرگان از آن
در طرفہ چند روز بیرون آمدند کلام بر دعا و ذات مبارک ایشان مختصر سکینہ مقبول
دل از نور حضورش یاد مسرور + جز آن نور از حضور خدا نقش دور + دیگر میان محمد
ریشکار حضور عجب قبولیت داشت و حافظ صاحب حافظ محمد ناصر جیو کہ بعد از وصال
حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ تمام عمر خود در حجرہ گذرانیدہ میان غلام رسول لانگری
نیز مرد خدا یاد کدام مردان خدا پرستان برشمارم کہ ہر یک صاحب مقام و حال
بود رحمۃ اللہ علیہم السلام اولٰے بالاختتام +

وصل سیزدہم در ذکر آن سلطان الاولیا شمس الہدی قطب العرفا محبوب رب العالمین سید الاولین والآخرین – نظم

خواجہ دنیا و دین گنج وفا + صدر بدر بدر و عالم مجتبیٰ + آفتاب شرع و دریای یقین

اوز عالم رحمة للعالمین
آن شهنشاهی جهان معرفت
از خود و از غیر خود بی احتیاج
کرد مرغ همتش بر اوج کمال
گوهر درج کمال بی بدل
کام بر کام محمد مصطفی
عوض او دست بر کامران

مؤلفه

در زبانم چند ثنای او مباد
ذات او بیرون ادراک و صفت
غرق بحر عشق از صدق و صفا
بیضهٔ افلاک را در زیر بال
قمر دین عاقل محمد نور حق
رفت در راه خدا آن مقتفی

لقد جانم چند وفای او مباد
خسرو ملک فنا و تخت و تاج
از خود و بیگانه با حق آشنا
اختری برج سپهر لم یزل
برده از پیشینیان بیشک سبق
پادشاهی کامرانی کن فکان

نکته در حلیهٔ مبارک آنحضرت رض بزرگ خوش فرموده است ما که در شکل بار چیدانم + سیر او مساف او کجا دانم اما بسبب تبرک چیزی از آثار ظاهری بنویسیم سر مبارک حضرت سلطان الاولیاء مختصر بود و عادت حلق داشت و تعیین روز حلق نبود بلکه میفرمودند که آنچه بتعیین روز آمده در حجامت که یعنی مجمه بنا دن است واقع شده و در حلق تعیین روزی مروی نیست مگر در روز شنبه و چهارشنبه دیده نشده که اتفاق حلق شده باشد و در دیگر همه روزها اتفاق بارها افتاده که سلطان الاولیاء حلق میفرمایند و وجه مبارک آنحضرت مدور و مائل باستطالت نحوی که در حلیهٔ سرور کائنات صلی الله علیه وسلم گذشته بود عینین مبارک نیز مثل عینین مذکوره در حلیه بوده تر و کشیده تر بود لیکن گرد حلقهٔ آنحضرت که سیاه بود و یک خط کبود رنگ مثل هاله که گرد ماه میباشد از صنع الهی کشیده شده بود که از آن تمام حسن چشم مبارک مینمود بنظر نیامده و نخواهد آمد لون شریف سپید مائل بحمره بود و ذات مبارک و با متانت بود استخوانها جمیع مفاصل بزرگ بود و سر انگشتان تمام باریک و کف دست فراخ و نرم ریش مبارک سفید اندکی سیاه قریب خدین شریفین باقی بود که در وصال آنحضرت بوقوع آمده خلاصه آنکه تمام جمال مصطفوی آئینه بود فلیرجع

نکته در حسب و نسب سلطان الاولیاء قدس الله سره العزیز بدانکه عرف ایشان را کوریجه میگویند و از کوریجه اجداد آنحضرت بود بآن نام اشتهار یافته و نساب

این دیار کلهم متفق اند که از قوم قریش اند اما در کتاب عرف و از زبان مبارک آنحضرت
نیز همان لفظ کوریچه دیده و شنیده و از هفت پشت ولی ابن ولی بوده اند و زیرے خود دیدلیت
در حق نسب خود که حال سجاده نشین اند و قبله خاص و عام اند که در شان او شان این
آیة کریمه کافی است ما هذا بشرا ان هذا الا ملک کریم و دران آوان بقدر
هفت سالگی بودند فرمودند که از اجداد ما یکے مولوی محمود نام بود صاحب نسب و
صاحب باطن پیش او یکے مرد لنگ که اهل کمال بود نسبت تلمیذ داشت یکے فرزند مولوی
محمود آن مرد لنگ را به بازیچه آمده از پای لنگ می کشید و آزار میرسانید دران اثنا
از زبان آن اهل کمال برآمد که یا فقیر بازی میکنی میخواهی که مثل ما لنگ شوی درین اثنا
مولوی محمود را معلوم شد بجلدی بخدمت آن مرد لنگ آمده فرمودند که از تلمیذی شما
فائده این بود که فرزند مرا چون خود لنگ میسازی آمرزد بزرگ عرض کرد که صاحب
سخن چنین میگوییم که در اولاد شما نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن یک صاحبدل همچو این
فقیر خواهد بود و آن بزرگ صاحب نفس بود و از آن روز در اسلاف ما یکے مرد صاحب
دل و نسبت پیدا شده آمد و اشارت به نسبه خود فرمودند که این از اثر نفس آن صاحب
دل است که آثار سعادت از جنبش هویداست ؎ فی المهد ینطق عن سعادة جده
اثر النجابة ساطع البرهان + و نیز حضرت سلطان الاولیاء فرمودند که از آن روز
درنژادوی یکے از ما که صاحب نسبت شود و در پیدا میشود و باشد و والد شریف سلطان ابا و اجداد او
الاولیاء که اسم مبارکش محمد شریف بود بسیار صاحب کمال و صاحب نفس شده که از پیشینیان
درگذشته و زهد و ورع بجاے رسانیده بودند که قناعت از اطعمه بر بقلیه بیتل و بکن بود و
با کثر اهل مزارات نسبت داشت چنانچه از درگاه حضرت مخدوم جهانیان صاحب
رضی الله عنه در واقعه جواهر جلالی عطا شد چون از خانقاه بیرون آمد نسخه بدست
ایشان داد و تا حال آن کتاب متبرک موجود است که هر کس بآن همین و تبرک میگیرد

وکرامات وتصرفات حضرت محمد شریف جیو مشهور ومتعارف اند روزی حضرت
خانصاحب رکن الدوله نصرت جنگ بهادر محمد بهاولخان علیه الرحمة والغفران حکایت
فرمود که من در خدمت میانصاحب میان محمد شریف جیو برای استمداد دعا رفتم
عرض کردم که مرا میان سرای که آنوقت صولت سلطنت داشت طلبیده است ومخالفان
اینجانب بیشتر در سرکار میان موصوف بغرض خود چیزی در حق ما گفته دعا فرمایند
که الله تعالی ملاقات بخیر وخوبی کند میانصاحب میان محمد شریف جیو یک انقطاع فرمود
که وقت ملاقات بخوانی واز هر وجه خاطر جمعدار که بشما چیزی نخواهد گفت در یک
زنجیر فیل نیز بشما خواهد بخشید از برکت نفس مبارک اوشان همچنان شد که فرموده بود
دیگر حضرت سلطان الاولیاء روزی فرمود که اینجانب برای تعلیم فرزند خود
واله مرحوم وبرادرزاده خود را بتادیب لکدکوب میکردم روزی مرا فرمودند که شنیده
شد که تو این خوردکان را برای خواندن ضرب تادیب میکنی بهیچ حاجت نیست
ایشان خود بخود خواهند خواند هر چه سعی کنی برای برادرزاده خود که کمال الدین نام
بکنی در آن وقت میان کمال الدین تمام صغیر بود واز خواندن او هیچ نام ونشان
نبود حضرت قبله فرمودند که سعی کلام حضرت میان محمد شریف جیو آن بود که اگر بر
سعی شما موقوف است پس سعی بمیان کمال الدین کنند حق تعالی از آن صاحب
کمال این سلطان الاولیاء وبرادر ایشان حضرت میان نور محمد جیو را بوجود آورد
؎ آفرین خدای بر پدری + که از و ماند این چنین پسری ✱ نکته در بیان
علم سلطان الاولیاء آنحضرت را علم دراست وعلم وراثت هر دو کمال بود در
عصر خود شرقا غربا مماثل آنحضرت در علم ظاهری هم کسی نبود خلوص علم از اصول
وفروع آن بشابه بود که بدرجه اجتهاد رسیده بود ومعهذا جزئیات مسائل را آنقدر
یاد داشت که کسی حادثه نیامده که خیری مسلمان حضرت از کتاب نشان نداده باشد

و بتدریس نیز میل خاطر بسیار بود علماء متبحر و وظیفه خوار برای تدریس مقرر بود و طلاب
علم را نیز وظیفه از لنگر اقدس مقرر بود و چون ذات مبارک بتقریبات از کوٹ مٹھن ۱
شریف هجرت فرموده در رشدان شریف سکونت فرمودند در هر دو مکان مدرسان
مقرر علیحده شده بودند و در هر دو مقام . . . .
مدرسه تدریس و لنگر جاری بود معهذا کتب درسی خود بدولت نیز تعلیم میفرمودند
کتابهائی که برو بروی این فقیر راقم اتفاق تعلیم افتاده اسامی آنها می نگارم +
شرح هدایه حکمت و میر هاشم و شرح عقاید و خیالی و مولوی بر خیالی و مطول و تلویح
و توضیح و شیخ الاسلام و نور محمد مدقق بر مقدمات اربع و شرح وقایه مع حواشی هدایه
و شرح مواقف مع مولوی و زواہد ثلاثه و از حدیث شریف مشکوة شریف و احیاء العلوم
و بعض صحیح بخاری و در تصوف لوایح و شرح قصیده خارضیه خمریه و سوای السبیل و تسنیم و
فصوص الحکم و در کتب حدیث و تصوف راقم سامع یا قاری میبود نکته در بیان وضو
و غسل آنحضرت عادت شریف آنحضرت چنان بود که وضو بر چارپایها بر کسی مکان
مرتفع نشسته وضو میکردند که از قطرات غساله وضو تمام احتراز بوده بضرورت وضو
از دیگری نمیساختند و مسح تمام سر میکردند و ریش مبارک اگرچه انبوه دار بود تمام
می شستند و مسح ریش جائز نمیداشتند و غسل جمعه و عیدین بضرورت مرض گاهی
ترک شده نکته در طریق نماز سلطان الاولیاء همیشه آنحضرت در سفر و حضر نماز
با جماعت اول وقت در مسجد میگذارانیدند اگر اتفاق در سفر مکان نزول آنحضرت از
مسجد بعید میشد تاهم پنجوقت نماز در مسجد ادا میشد مگر در مرض تنها اتفاق می افتاد
و نیز میفرمودند که مسئله چنین است که اگر مریض تنها قائما نماز گذاردن می تواند و
بجماعت قاعدا نمی گذارد باید که جماعت را ترک دهد و تنها قائما نماز گذارد و آنحضرت
نوافل بسیار میگذاردند و بعد و قبل صلوة مکتوبه تطوع عادت نبود سوای سنن موکده دیگر

یعنی حضرت شیخ غریب نواز مولانا خواجه گل محمد صاحب رحمة الله عنه ۱۵ ... ۱۲ محرم ۱۴۰۱

هیچ تطوع نمیکردند مگر بعد مغرب شش رکعت صلوة اوابین و دو رکعت حفظ الایمان
ادا میفرمودند و وقت عشا بر چهار رکعت فرض و دو رکعت سنت موکده اقتصار می شد
و وقت تهجد بدو رکعت نماز تهجد و سه رکعت وتر بسند مینمودند و وقت اشراق دو رکعت
نماز استفاده و دو رکعت نماز استخاره و چهار رکعت نماز ضحی میخواندند سوای این نوافل دیگر
کسی نقل در حق آنحضرت ننمود و قرأت آنحضرت در فجر و پیشین صورتها طوال مفصل بودند
در عصر و عشا اوساط و در مغرب قصار مفصل و امام را نیز چنین تعلیم بود و تسبیحات در رکوع
و سجود آنحضرت که میکردند این راقم به آهستگی تمام یازده مرتبه تسبیح می خواند بعد
ازان سر از رکوع یا سجود بر میداشتند در نوافل و سنن نیز همین نمط تسبیحات می کردند
و بسیار میبود که اگر کسی مسئله کتاب تصوف وقت تعلیم مشتبه میشد در نماز آن حضرت
را خود بخود آن مسئله حاضر و حل میشد بعد از نماز می فرمودند که درین نماز آن مسئله یاد
آمده و حل شده **نکته** روزی فرمودند که میزان رکوع همین است هر دو دست
که بر زانو نهند تمام دست تا دوش مستقیم و مستوی از میان آرنج را خم نه کنند و نمی فرمودند
که این مسئله از حضرت قبله فخر الملة والدین رض تحقیق شده **نکته** در بیان توزیع
اوقات آنحضرت بعد از نماز مغرب سنت و نوافل در گوشه خلوة میخواندند و بعد
ازان بشغل مشغول می شدند بعد ازان چند لقمه طعام تناول میفرمودند درین اثنا موذن
اذان عشا می گفت آنحضرت در جماعة حاضر میشدند بعد ازان اگر کسی سائل ورد
وظیفه یا بیعت می آمد بدان اشتغال میشد حتی که بارها اتفاق افتاد که خوف قضای
نماز تهجد میشد و اگر اتفاق وارد نمی بود پس در مکان خلوة تشریف برده استعمال
سرمه مینمودند و در هر چشم مبارک سه طرف میل مستعمل میشد زیاده و کم عادت نبود
از آشنا و بیگانه تنهایی میشد و چونکه یکپهر پاس شب باقیمانده میبود خادم را یاد میفرمودند
به بیت الخلا میرفتند بعد از فراغت از استنجا وضو ساز تهجد و وتر ادا مینمودند بعد

ازان گاہے مشغول بمراقبه وگاہے بجہر که صوت تمام بلند نمیشد وضرب شدید میکردند
اختیار می فرمودند بعد ازان اگر وقت بسیار مساعد میشد چنانچه در شب زمستان اتفاق
می افتاد و بیخیار قرآن مجید تلاوة میکردند و منزل دلائل الخیرات میخواندند حق تعالیٰ
میداند که دران استراحت چه مینمودند و چه میدیدند بعد ازان وضو تازه نموده سنت فجر در
مکان خود میگذرانیدند و فرض با جماعت در مسجد بعد ازان تا یکنیم پاس در دروازه حجره
بند مینمودند و بحق تعالیٰ مشغول میشدند و در حضور و شهود می بودند و اگر جهر در شب
اتفاق نمی افتاد بعد از صبح بجہر مشغول میشدند و وظیفه قرآن مجید و کتاب را یک وقت مقرر نبود
ولیکن اکثر چنین بود که در موسم زمستان در آخر شب یا بعد نماز صبح و در موسم تابستان اکثر
بعد از زوال اتفاق می افتاد و در سفر در موسم تابستان بعد از ورود و در وقت چاشت
اکثر اتفاق منزل میشد بعد از نماز چاشت که منزل قرآن مجید و کتاب میخواندند و بعد از
یکنیم پاس روز که از حجره تشریف می آوردند بتعلیم سبق و روان ساختن حاجات
خلائق اشتغال میشد و طعام صبحی دران حجره خلوة اتفاق میشد و قریب دو پاس قیلوله
بقدر دو گهری مینمودند مسئله میفرمودند که یوم معتدل در شب و روز بقدر دو پاس قدرے
بالا است اگر ازین زیاده میشود موجب علة است و نیز می فرمودند که قیام لیل به بیداری
دو پاس شب قدرے کم یا زیاده حاصل میشود کما قال الله تعالیٰ قم اللیل الا قلیلا
نصفه او انقص منه قلیلا او زد علیه - سالک را باید که بعد از یکپاس شب خواب
کند و بقدر یکنیم پاس شبے باقیمانده بیدار شود و اگر اندکے ازین فرق شود تا هم مضائقه
ندارد و در روز زیاده از دو گهری خواب نکند **نکته** حضرت سلطان الاولیاء
از قیلوله فارغ شده مشغول باوراد میبودند که موذن اول وقت ظهر اذان جواز نماز
ظهر بیان می فرمودند و در مثل ثانی نماز فاتحه میفرمودند که از امام صاحب روایة جواز
نماز در مثل ثانی آمده امام صاحب ازان قول رجوع فرموده است و بعد از نماز

مشغلے تعلیم سبق می فرمودند و اگر اتفاق تعلیم نمی بود باز در حجرہ مشغول بحق می شدند و وقت
عصر بیرون می آمدند و نماز عصر تخمینا بقدر دو نیم گھڑی روز باقیماندہ ادای می شد
مسئلہ میفرمودند کہ تاخیر عصر مستحب است لیکن پیش از وقت زرد شدن آفتاب باید خواند
کہ آن وقت مکروہ است و وقت عصر تخمینا از پنج گھڑی روز باقیماندہ مقرر کردہ اند باید کہ
بوقت دو نیم گھڑی روز باقی ماندہ بخوانند و در نصف گھڑی کہ آفتاب زرد شود و نماز مکروہ است
و بعد از نماز عصر آن حضرت را ہزار درود وظیفہ مقرر بود نکتہ در اکل و شرب آنحضرت
از شصت و ہشت درم آرد ہفت نان تنک و نرم طیار کردہ می شد باین طریق کہ بر تابہ
نیم پختہ نمودہ بعد ازان بر انگر با تمام پختہ میشد باین صورت نان تمام نرم میشود ازان
تا نہا دو نیم نان گھی ستہ بشوربا چوزہ یا دال مونگ یا شلغم تناول میفرمودند و تجینا بوقت
شب میکردند خلاصہ اینکہ اکثر بہ پنجاہ درم در شبا نروز اتفاق غذا می افتاد و آب
آنحضرت بعد از ہضم طعام می نوشیدند و می فرمودند کہ معنے خیر الماء بین الطعامین
ہمین است کہ تا طعام ہضم شود آنگاہ آب باید نوشید و ہضم طعام بعد از شش ساعت
نجومی بالکل میشود نکتہ در لباس آنحضرت قمیص آنحضرت را چاک بر سینہ می بود
و کیسہ نیز میداشتند و کلاہ مبارک قادری دو تاکہ می بود ملاصق بفرق و بر کلاہ مبارک
وقت سواری گاہے سلاری و گاہے دوپٹہ سلاری می بستند و می فرمودند کہ غرض
از جامہ دفع برد و حر است و نیز می فرمودند ـــہ جامہ پوشی آنچنان کان دیدہ
ماند مرترا ؛ و اکثر پوشاک آنحضرت لطیف پر کار شل بافتہ می بود و جامہ باریک در
بر میفرمودند و نیز آنحضرت میفرمودند کہ حضرت مولانا و مرشدنا و قبلتنا فخر الملۃ والدین
رضی اللہ عنہ وقت رخصت ہمین اندازا رشاد نمودہ بودند کہ غذای و لباس لطیف
استعمال نمودہ باشید حضرت سلطان الاولیا می فرمودند کہ حکمت این امر در اول وقت مرا
معلوم نشد بعد ازان در ملفوظ مبارک حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ العزیز

دیده شد که مرقوم بود سالک را باید که غذا و لباس لطیف استعمال کند که انوار لطیف وارد
میشود ازانجا حکمت آن ارشاد ظاهر شد و پاجامه از توسیله سیاه و پایته بند سیاه
مستعمل میشد و پیرو وش لونگی فقیرانه یا الاچه و یا دوپته یا سلاری بهر کیف میسر مستعمل
می شد لیکن ریشمی مستعمل گاهے نشده و مخلوط که در عرض ریشم داشته باشد هم مستعمل
نمیکردند و نعلین مبارک کهنه و ساده مستعمل آن جناب میبود تکمله در کحل و شانه
و مسواک آن حضرت کحل بعد از نماز عشا سه مرتبه از میل یک طرف کحل هر واحد چشم
مبارک میکردند اگر میل دو طرفه میبود از یک طرف او کحل در یک عین مبارک و از طرف دوم
در چشم دوم میکردند همین سان سه کرة و شانه بعد وضوی عشا و ظهر در ریش مبارک
مینمودند مسواک با هر وضو مستعمل میشد تکمله در حسن خلق آنحضرت خلاصه آنکه ذات
مبارک رحمة للعالمین و آیة رب العالمین بود و هر کس چنین میدانست که انچه آنجناب را
شفقت درباره من است در حق دیگرے چنین نخواهد بود و شیخ و جوان و طفل
یکسان لطف بود و غائب حاضر یک وطیره بود یعنی هر قدر که شفقت در حضور شخص
میشد در غیبت او بران قرار و بران وطیره میبود و از اژدحام عوام تنگی نمی آمد بهر کس
بچهره فرخنده خنده پیشانی مکالمه میشد و اکثر اوقات دیده میشد که بعضے کسان
جمیع بازو آنحضرت گرفته می جنبانیدند و حکایت میکردند ذات مبارک بخنده
پیشانی جواب میفرمودند و بعضے کسان بآواز بلند بالمواجهه عرض معروض [illegible]
ذات مبارک بفرخندگی و آهستگی جواب سوال ارشاد مینمودند و گاهے تبسم
فرموده بچاره خود میفرمودند که شاید عالم مرا کر میدانند و سبب بلند گفتن و از بازو
جنبانیدن خلایق بفهم راقم چنین می آید که آنجناب اگرچه در مجلس و محفل زینت
بخش میبودند لیکن چنانچه گفته اند الصدق کائن و بائن این معنی از چهره مبارک جلوه گر
میبود از خلایق و عوام این امور لاچار بوقوع می آمد چنانچه گفته اند مصرع

ے بجنبانیدم اول پس بگوئید + بدانکه اگرچه از فیض عام و لطف تمام آنجناب خاص و عام
مشمول بودند اما بشاغلان بالله عجب مزه خاص و کرشمه اختصاص بود و بعضی اوقات که از
کسی بشریت احدے را بترک وظیفه می شد و باز بتفضل ایزدی رشته گسسته بپیوست
میافت و توفیق مشغولی وظیفه رفیق می شد اگرچه آن شخص در حضور آن حضرت هر روز
بلاناغه حاضر میشد از و پرسیدند که این قدر ایام کجا بودی آن کس عرض میساخت که غلام
هر روز در خدمت میرسید آن حضرت می فرمودند که من ندیده ام این چنین اتفاق بارها
افتاده نقل در صورت بیعت آن جناب بحضرت قطب العالم حضرت قبله مهاروی صاحب
رضی الله تعالی عنه بدانکه آنحضرت برادر کلان آنحضرت میان نور محمد از تحصیل علوم ظاهری
فراغت یافته داعیه خداپرستی بهم رسانیدند اگرچه والد شریف آنحضرت تمام مرتاض و
صاحب کمال بودند چنانچه سابق مشروحاً گذشت اما داعیه آنجناب شهباز بلند پرواز
بود بهر آشیان سر فرو نمی آورد و طلب مکان عنقا نمود درین اثنا صیت عالمگیر حضرت قبله
مهاروی صاحب در گوش پر هوش هر دو صاحبان کوس الحق الحق میکوفت و عزم بزیارت
فیض بشارت آنجناب حضرت قبله مهاروی صاحب رضی الله تعالی عنه شعله شوق راهنمایان
نموده اتفاقاً برادر کلان آنصاحب در موضع یارن والی که قریب شهر صیت پور است
تشریف فرما بودند و آنجناب در کوت مٹهن مسکن خود مستقر در ان موضع یارن والی از یاری
باری وقت مغرب آن نور متناهی یعنی حضرت قبله مهاروی با زمره درویشان در آن مسجد
که میان صاحب میان نور محمد جیو نماز می گذرانیدند داخل شد و در نماز اقتدا نمود و بعد
فرض بسنتین و نوافل پرداختند چون نظر میانصاحب میان نور محمد جیو بر آن آفتاب
عالمتاب افتاد و خشوع و خضوع زمره درویشان در صلوة دید صولت و هیبت
این طائفه علی الخصوص آن بادشاه گدا لباس در گرفت و چند در حیرت ماند و بعد
ازان با دیگر تمام از احدے از ملازمان حضور بصورت نهانی تفحص نمود چون نام

تا می آن سلطان جهان بگوش رسید ہوش الوداع نمود بیتابانه سر باقدام فلک پیمای
آنجناب مالید واز بسیار شادی روح در بدن و بدن در پیرہن نمی گنجید و زبان حال او
بدین ترانه مترنم می گشت ؎ بشبہا سیه کے بد امیدم + که روزے گردد این روز سفیدم +
نسیم از صبح فیروزی برآید + غم و رنج شبانروزی سرآید + که بودم گمرهی در ظلمت شب +
رسیده جان زگمراهیم برلب + برآمد از افق رخشنده ماهی + بگوئی دوستم بنمود راهی ؛؛
و همدران شب قاصدی جلد رفتار بصوب کوٹ مٹھن بجانب آنجناب فرستاده آنحضرت بمجرد
استماع این مژده دلکشا بالراس والعین پا پیاده عرصه راه طی ساخته ندیم آن شاہجہان
گردید خلاصه آنکه قبل از ورود حضرت قطب مہاروی کسی درین دیار طریق بیعت
صحیح نداشت و همین استفاده اوراد را بیعت میدانستند آنحضرت نیز از حضرت قبله
مہاروی وظیفه راه خدا تعالی پرسیده بودند و همین را بیعت و پیری و مریدی دانسته و
کمر ہمت بسته بران مواظبت نمودند تا که صورت مشغولی و کشود پیدا شد روزی حضرت
قبله مہاروی رض در مجلس مسئله بیان فرمودند که سالک را اگرچه از وظیفه شیخی سلوک بدست
آید و کشود راه گردد لیکن برای بیعت تاثیرے دیگرست حضرت دانست کراین اشارت
بکدام کس خواهد بود که آنذات خود را داخل بیعت میدانستند لیکن برای تحقیق وقت
خلوت در حضور عرض کردند که این غلام داخل بیعت حضور عالی هست خود بدولت
فرمودند خیر وظیفه پرسی هست بیعت نیست پس التماس بیعت نمودند در اوچ متبرکه
اتفاق بیعت حضور عالی افتاد و وقت بیعت خلافت نیز عطا فرمودند الحمد لله
ذالک **تحفه** در بیان رفتن آنحضرت بجانب دلی شریف آنحضرت دو مرتبه بدلی
تشریف برده اند اول مرتبه برکاب حضرت قبله مہاروی صاحب اتفاق
افتاده آن مرتبه حضرت مظهر جمال الہی و حضرت قبله نارووالہ و حضرت مولوی
محمد اکرم و دیگر بزرگان همراه بودند آن حضرت سلطان الاولیاء تمام مسافت

پا پیادہ طی نمودہ بود حضرت سلطان الاولیاء میفرمودند کہ حضرت قبلہ شیخی رضہ
در منزل اول بجانب خود از من پرسیدند کہ شما بر سواری خود چرا سوار نمیشوند عرضداشت
نمودم کہ در جناب الٰہی نذر معین کردم کہ بزیارت حضرت مولوی صاحب قبلہ رضہ پا پیادہ
خواہم رفت حضرت صاحب فرمودند کہ مبارک است پس ازان اسپ سواری این
غلام حضرت صاحب خود بدولت در تمام راہ بمستحقان کہ پیادہ بودند برای سواری
میدادند بعضے کسان در حضور عرض میکردند کہ فلانے تمام منزل پا پیادہ می آید و اسپ
سواری آن ذات مبارک بدیگران عطا میفرمایند آن نیز مستحق است چند کروہ او را
نیز عنایت شود خود بدولت در جواب آنہا چنین فرمودند کہ آن مرد مستعد و قوی
المزاج است آنرا حاجت نیست دیگر غرباء مستحق اند سبحان اللہ چہ کرم و نوازش بود
کہ عمل آنحضرت را از نظر عالم پنہان میفرمودند دوم مرتبہ کہ حضرت سلطان الاولیاء
تشریف بدہلی شریف بردہ اند حضرت صاحب قبلہ مہاروی چند روز پیشتر روانہ
شدہ بودند آنحضرت دنبال آنجناب روانگی نمود و در دہلی شریف شرف قدمبوسی
حاصل ساختہ حضرت سلطان الاولیاء میفرمود کہ چون دنبال حضرت قبلہ در دہلی رسیدم
ہرچہ زاد بود تمام صرف شدہ بود چیزے در دست موجود نبود کہ ہدیہ وقت
قدمبوسی در جناب حضرت مولوی صاحب و قبلہ گذرانیدہ شود یک آفتابہ مسی ہمراہ بود
آنرا بہ بقال دادہ شیرینی خریدیم و پیشکش جناب حضرت مولوی صاحب و قبلہ بگذرانیدم
حضرت جناب شیخ قبلہ مہاروی صاحب رضہ حقیقت حال معلوم فرمودہ دو اشرفی
از خود عنایت فرمودند کہ در جناب معلے حضرت مولوی صاحب و قبلہ بگذرانید
موجب ارشاد انقیاد نمودم الحمد للہ علی ذلک **تکملہ** در بیان مجاہدہ ہا آنحضرت
ابتداء سلوک حضرت حافظ صاحب مظہر جمال الٰہی میفرمودند کہ ذات مبارک حضرت
قاضی صاحب آنقدر مجاہدہ ہا نمود کہ کسے کم کردہ باشد و نیز مظہر جمال الٰہی می فرمودند

که آنحضرت که جهر میکردند آواز جهر ایشان تا سه کروه میرسید و بقدر دو نیم پاس از نه
شب دو و نیم پاس از روز جهر میکردند باین تفصیل که از مغرب شروع جهر میکردند تا
یکپاس بلکه زیاده و بعد آخر شب یکنیم پاس باقی جهر شروع می کردند تا نماز صبح و بعد از نماز
صبح شروع جهر میکردند تا یکنیم پاس روز و بعد از نماز ظهر جهر شروع می کردند تا نماز عصر
ای عزیز بدانکه آنحضرت را بذکر جهر بسیار دوستی بود که تا مرض الوصال آنجناب نرسیده
آنحضرت از ذکر جهر بس نفرمودند با وجود ضعف بدن شریف نیز از جهر ترک نشده
روزے این غلام راقم الحروف را فرمودند که حالا ذکر جهر بسیار نمیکنی با وجود آنکه تو جوان
هستی و من یعنی آنذات مبارک پیر شدیم از تو جهر بسیار میکنیم دران روزها این راقم بقدر
یکپاس قدرے زیاده در آخر شب جهر مینمود ازین قیاس باید که با وجود ضعف پیری آن
حضرت از یکپاس بسیار زیاده جهر میفرمودند در ابتدای سلوک سبحان الله چه خواهد
بود و معمول آنحضرت بذکر جهر چهار ضربی بود مجاهده های آنحضرت را شمار نیست اما چندین
برمی شمارم آنحضرت مجاهده حبس دم نیز بکمال رسانیده بود روزی می فرمودند که شغل
حبس مثل مار سر گنج است هر که از گزند او نترسد بگنج میرسد و نیز میفرمودند که شغل حبس
افیون است چون بجان می آمیزد طبع او را گذاشتن نمیتواند و بگلو می افتد چنانکه
ما را به با لوافی رسانیده است اما او را میگذارم و او ما را نمی گذارد و از مجاهده های
آنحضرت یکے آن بود که در حین حیات حضرت قبله مهاروی رضی الله عنه نه ماه در
ڈیره غازیخان بقید گذرانیده اند و سبب آن بود که برادر کلان آنحضرت اجاره
می گرفتند ناظم ڈیره بجهت مبالغ اجاره آن ذات مبارک را مقید ساخته بود و آن
حضرت می فرمودند که چون در یک محل اینجانب را محبوس نمودند در واقعه زیارت حضرت
مولیصاحب و قبله رضی الله عنه حاصل شد فرمودند که برای حکمت شما را اینجا آورده اند
هر قدر که پاره ها مصلاے شما با یک دیگر دوخته اند آنقدر ماهها اینجا خواهی نشست چون پاره

یعنی حضرت خواجه ... صاحب

یعنی حضرت ... بتصحیح ...

مسلسل از اعتقاد نمودم نہ پارہ بود یقین خاطر شد کہ نہ ماہ اینجا خواہم نشست آخر الامر بتحقیق شد
کہ نہ ماہ آنجا در مجاہدہ گذرانیدم و نیز آنحضرت میفرمودند کہ اگر آن نہ ماہ مرا بدست نمی آمد
شاید از نتیجہ شغل بے نصیب میرفتم و نیز آنحضرت میفرمودند کہ حضرت نانا و والد صاحب
قبلہ از حضرت شیخنا چند بار عملہا تخلیص گرفتہ میرسانیدند من ہیچ ازان بکار نبردم چون از
فضل الہی خلاص از قید حاصل و بجناب شیخ رسیدم پرسیدند کہ عمل برای خلاص شما رسانیدہ شد
چرا بکار نیاوردند در جواب عرض نمودم برای خلاص نفس خود عمل کردن حیا دامنگیر شد
حضرت قبلہ شیخنا رضہ بسیار احسنت فرمودہ تمام خوش شدند الحمد للہ علی ذلک بدانکہ
ای عزیزان قید نبود خلاص از قید نشدہ بود و آن عمل فرستادن امتحان
بود و الحمد للہ علی ذلک کہ زر بر محک خالص آمد نکتہ در بیان فقر و فاقہ و فتوح
رسیدن بہ آنحضرت لنگر آن حضرت از ابتدای سلوک جاری ماندہ بلکہ قبل از سلوک
نیز فقرا و طلاب العلم وظیفہ خوار بودند اما چند مدت بہ قلت حال موجب سنت پیران
ماندہ کہ در تمام عالم گرسنگی و فاقہ علی السویہ میبود و این راقم نیز در ان زمان حاضر خدمت
میبود و قتیکہ از غیب چیزے میرسید آنوقت نان پختہ میشد و ذات آنحضرت
با تمام عالم از متعلقان و درویشان و طلاب علم کہ از پنج صد زیادہ میبودند نان
ہمی خوردند خود بدولت دست بطعام نمی بردند چونکہ تمام عالم را نصیبہ میرسید
آنوقت تناول می فرمودند بعد از انکہ مدت فقر و فاقہ تمام شد از ہر قسم فتوح رسیدن
گرفت چہ امراء و وزراء و سلاطین بر درگاہ آنحضرت سر سودن گرفتند در انوقت شیخ
وار دین را اعتقاد بود و نہ طعام را انداز یکے در بار شاہنشہی بود چہ جای شاہنشہی بلکہ
منظہر رب العالمین نکتہ در بیان سبب کثرت رجوع خلق و وفرت مریدان بدانکہ
روزے آنحضرت میفرمودند کہ چون مرا حضرت قبلہ مہاروی رضی اللہ عنہ اجازت
بیعت کردن و داخل ساختن طریقہ ارشاد فرمودند من حکم ایشان را قبول کردم

لیکن گرد این امر خطیر نگردیدم تا که چند مدت برین بگذشت روزی در دهلی شریف قبله
مهاروی رض با اینجانب خطاب بخشش آمیز فرمودند که شما را فیض خلق الله که در طریقه
داخل نمایند گفته میشود و عمل نمی آرید در جناب حضرت مولوی صاحب قبله عرض نموده
خواهد شد که شما را خواهند فرمود آنحضرت میفرمودند که ازین کلمات حضرت شیخ خود چون
بسیار لرزیدم و بر تمام تضرع عرض کردم که کدام کس پیش من آمده است که آن رد نموده ام
اگر مرضی مبارک باشد خود بخود بگویم برین گفتار رحمت الهی در کار شد حضرت قبله
مهاروی رض فرمودند ای میان صاحب روزی باشد که ملائک آسمان در آسمان بنام
شما منادی دهند و خلایق از شرق و غرب بر آستان شما جبهه سایند سبحان الله
تماشا می فرمایند که پیش من کسی نمی آید آنحضرت که از تاثیر سخنان آنحضرت قبله مهاروی
صاحب رضی الله عنه است که این کثرت واردین و صادرین است نکته در بیان
سماع آنحضرت قبله بدانکه آنحضرت را سماع بسیار مرغوب و محبوب بود لیکن بغیر
استدعا یا کسی امر نمیفرمودند مگر در اعراس چهار مجلس عرس حضرت مولوی صاحب
قبله رض مقرر بودند و اگر زیاده شوند تاهم مضائقه نبود گاهی هفت مجلس میکردند
و چهار مجلس بعرس حضرت قبله مهاروی صاحب رض مقرری بودند زیاده را منع مے
گرمی مجلس آنقدر میشد که بعض اوقات ظن وفات بعضی عزیزان می شد و بعضی
یاران را وجد بطور تواجد روحانی پیدا میبود خلاصه آنکه عجیب شور نمامی شد و
تمام شرایط سماع و آداب ملحوظ و محفوظ بودند و آنحضرت را ابیات شیخ اسیری
اکثر وجد میشد و تکرار اشعار شیخ اسیری تا نیز میفرمودند که در اشعار دیگر بزرگان
تمام غزل با مسئله مذکور نمیباشد خلاف اشعار اسیری که در هر شعر مسئله دیگر بیان
میفرمایند و بعضی اشعار مولانا جامی قدس الله سره السامی و مولانا احمد جام
و شعر بلی و از حاضرین بر غزلیات میان صاحب مجمع المحاسن مولوی گل حسن جیو که

از بنا بر آن حضرت است و بر غزلہا و مولویصاحب مصدر مکارم الاخلاق مولوی احمد علی و
بر بعضے اشعار مثنوی شریف ذوق و وجد تمام میشد نکتہ در بیان مرض الوصال آن
حضرت بدانکہ آنحضرت را شب چہارشنبہ ہشتم ماہ صفر مرض تاری شدہ و ہشتم ماہ
...... رجب روز دوشنبہ بعد صبح صادق وصال آنحضرت بوقوع آمدہ باید دانست
علتہ کہ آنحضرت را طاری شدہ بود کہ علتہ ربو است با آنکہ در اول شروع مرض بچند
غلامان خود را از نہانی درمیان آوردند دران غلامان راقم نیز بود کہ حضرت شیخ قبلہ
مہارولیصاحب رضی اللہ عنہ مرا از کرم خبر صادق ارشاد فرمودہ بودند کہ چون از عمر شما
روزہای معدودہ باقی خواہد ماند یک وارد عظیم الشان مرا نشان دادہ بودند کہ آن وارد
خواہد شد تا حال آن وارد نرسیدہ انتظار آن باقیست این قدر کلام فرمودند و از
اسم ورسم وارد ہیچ بیان درمیان نیاورد ازین کلام بعضے یاران شادی کردن گرفتند
کہ عمر شریف آن حضرت دراز است و چون این راقم را در علم طب مہارت و از قرائن
دیگر نیز اطلاع داشت در فہم قاصر خیال آمد کہ این مرض طول خواہد کشید و چون چند ایام
عمر شریف خواہد ماند وارد بلاریب خواہد رسید چون چہار ماہ قدرے کم و بیش از
مرض آنحضرت را منقضی شدند روزے وقت اشراق از نوم کہ بمعنی استغراق بود متنبہ
شدند بے اختیار این کلام صادر شد کہ امروز در تمام تاریخ سفر کشیدیم خوب شد کہ بہ
منزل رسیدیم یاران کہ حاضر بودند حیران شدہ از حضور پرسیدن گرفتند کہ ذات
مبارک ہمین جا نشستہ اند سفر کدام است و منزل را چہ نام است و این راقم را از استماع
این کلام مبارک چیزے در دل رسید کہ از آن گریہ مستولی شد و فغان برآمد از آن
کہ این در حقیقت کلمہ صادر شدہ بود از شور و فغان ما غلامان متنبہ شدہ سکوت ورزیدند
بعد زمانے کہ از آن جناب پرسیدہ می شد کہ ذات مبارک چہ فرمودند در جواب
چنین دادند کہ خیریت خیال بود الغرض بعد از آن صورتے عجیب نمودار شد کہ آنحضرت

در مقام تاریک نشست و خفت ورزیدند و یک سوراخ انجا را نه گذاشتند و در روزها
دروازه را نیز بحکم آنحضرت بسیار چه بند ساختند و در شب تا که قریب یکپاس نگذشت
بیرون از حجره تشریف نمی آوردند و قبل از صبح صادق باز در حجره تشریف می بردند
و سبب چنین بیان می فرمودند که گرمی آفتاب پسند خاطر نمی افتد لهذا این طریق اختیار
نموده ایم و اگر کسی عرض میکرد که در شب آفتاب کجاست خود بدولت می فرمودند که
تا یکپاس شب نگذرد اثر آفتاب باقی میباشد و چون صبح کاذب میشود باز تاثیر
آفتاب بروز کردن میگیرد ازین سبب قبل از صبح صادق در حجره میرویم و بعد از
گذشتن یکپاس بیرون آئیم الغرض دران ایام مرا تکیه رویا که قبل از طاری شدن
مرض بقدر یکماه دیده بودم که آنحضرت مرا از کمال متابعت جناب علیه الصلوة والسلام
سایه گم شده در خاطر من ازین قرائن خیال واثق شد که حضرت قبله مهار و لعیا حیض
که آنحضرت را از رسیدن وارد خبر داده بودند همین خواهد بود که حال آثار آن ظاهر اند
به بعضی یاران دیگر نیز گفتم و خود هم در تفحص افتادم مرا و دیگر یاران را سایه بنظر نمی آید لیکن
حجاب تاریکی مکان و تاریکی شب برای ظهور این سر تمام حائل می شد آخر الامر روزی
در خلوت جناب التماس نمودم و بطریق مسئله پرسیدم که ای قبله عالم و عالمیان اولیا
را نیز سایه گم میشود فرمودند آری از کمال متابعت بعضی اولیا را در آخر عمر سایه گم می شود
چنانچه حضرت بابا صاحب شکر گنج را چهار ماه اخیر سایه گم شده بود لیکن کتمان آن
واجب است حضرت بابا صاحب عذر درد زانو می فرمودند و از حجره بیرون نمی
آمدند بعد ازان عرضداشت نمودم که این غلام در رؤیا دیده بود که ذات سامی را
نیز حق تعالی این مرتبه ارزانی فرموده است چون غلام کلام تا اینجا رسانید ذات
مبارک خاموش ماندند هیچ حرف از نعم و لا نفرمودند بعد ازان از جوش جرأت کردم
و عرض نمودم که سبب تاریکی اشتغال نمودن ذات سامی نیز همین معلوم میشود که حال

[illegible]

ہمین حالتہ وارد است در جواب آن باہستگی چنین فرمودند کہ این حسن ظن شماست سبحان اللہ چہ پختہ مزاجی کتمان راز بودند تحت در بیان تاریخ وصال آن حضرت وصال آنحضرت در موضع شدائی شدہ وازانجا بطرف کوٹ مٹھن شریف روانگی شد در راہ برای نماز پیشین مہیا و تیار بودیم کہ حضرت قطب ابرہ آفاق غوث غیاث عشاق حضرت سلطان الملۃ والدین محمود رضا فرمودند کہ تاریخ وصال آنحضرت خیال نمایند درین اثنا تکبیر نماز شد در نماز ہمین مصرعہ کہ روز ہشتم بود از ماہ رجب در خیال آمد و بدل گفتم کہ بعد از نماز عدد این مصرع شمار خواہم نمود چون از نماز فارغ شدم عدد او را شمار نمودم درست تاریخ بود ﴿ دل ز داغ درد پر سوز و لہب + جان بلب شد چون سخن گویدبلب + رفت از دار فنا سوی بقا + رہبر دین ہدی عالی نسب + مظہر نور محمد فخر دین + شہ محمد عاقل محبوب رب + ہادی خلق خدا رفت از جہان + حسرتا دردا دریغا صد عجب + آہ واویلا و صد افسوس و درد + کز جہان رہبان شد عجب + ختم ہی گشت و نماندہ صاف درد + درد باقی بہر مست و مضطرب + چونکہ تاریخ و سنہ سال وصال + از دل پر درد خود کردم طلب + سر زجیب بیخودی برکرد و گفت + روز ہشتم بود از ماہ رجب + تحت در بیان اولاد کرام آنحضرت بچند فصول —

فصل اول در ذکر آن مقتدای دین پیشوای اہل الیقین شمع شبستان

ہدایت چراغ دودمان لاہیت قبلہ خاص و عام برگزیدہ کافہ انام مظہر فیض جلے صاحبزادہ میان احمد علی جیو قدس اللہ سرہ در جمیع علوم بہرہ وافی یافتند و سراپا حلم و مسکنت داشتند و بہر خاص و عام خلق محمدی می نمودند و لباس سادہ می کردند جمیع اخلاق ایشان مہذب بودند و در علم جفر نیز مہارت داشتند یکے روز حکایت عجیب فرمودند کہ مرا استاد فرمودہ بود کہ لوحے کہ برآن کردہ میشد وقت شستن آن لوح نمود را از ریختہ آب غسالہ محافظت نمودہ باشی تا باعضاء تو از آن آب غسالہ نرسد اتفاقا روزے

سلطان الاولیاء خواجہ محمد عاقل

میان احمد علی صاحب

تاریخ وصال حضرت

یک قطره ازان غساله بر ساعد من رسید بمجرد رسیدن سیاهی آن در اعضا سرایت کردن گرفت تا که باندک فرصت تمام بدن سیاه شد صورت حال با استاد علیه الرحمة باز گفتم بعد از بسیار سعی او استاد حق تعالی ازان بلا خلاصی بخشید روزی حضرت سلطان الاولیاء رح میفرمودند که من از شیخ خود حضرت قبله مهاروی رضا در حق بعضی اقربا خود و در حق فرزند خود سوال نمودم که از ایشان کسی بمنزل خود خواهد رسید خود بدولت فرمودند که همین فرزند شما میان احمد علی هیچ در آخر عمر بمنزل مقصود خواهد رسید لهذا از فرزندم خاطر من جمع است که الله تبارک و تعالی او را بمرتبه کمال خواهد رسانید الحق چنان شد بعد وصال حضرت سلطان الاولیاء رض چون صاحبزاده موصوف بر مسند مشیخت سجادگی نشستند روزی بایں غلام در خلوت فرمودند که بعد وصال حضرت قبله رض [illegible] الله تعالی برین درویش عنایت بغایت ارزانی داشته و بمقصود رسانیده الحمد لله علی ذلک بعد از وصال حضرت سلطان الاولیاء رضی الله تعالی عنه یکسال و [illegible] ماه [illegible] رحمه الله صاحبزاده والا تبار در قید حیات مانده بتاریخ نهم ماه شعبان المعظم ازین دار فانی رحلت فرمودند انا لله و انا الیه راجعون ❊

فصل دوم در ذکر آن رابعه عصر مریم و شفیعه عاصیان رابعه یکبیان

مشکوة نبوت [illegible] مصباح دودمان ولایت عظیمت حضرت سلطان الاولیاء که اسم شریف او [illegible] ولایت مستور است توصیف صلاحیت و کمالیت آن [illegible] بیرون است مختصر آنکه درویش بعد وصال آن رابعه عصر در واقعه دید که یکی از مریدان آنجناب از جهان رحلت می کند شفاعت آن خدمه مکرمه آن رابعه عصر [illegible] تاریخ وصالش چنین [illegible] رباعی

رابعه ثانی و دل از دنیا گرفت

پاک راهی سوی عقبی گرفت +

گفت تاریخش بمن هاتف زغیب

جا بزیر دامن زهرا گرفت

فصل سیوم در ذکر مبارک [illegible]

قبله کافه انام مقتدای خاص و عام فیض بخش فیض رسان تکیه تولای بیکسان زیب آرای
مسند معلی سجاده نشین حضرت اعلی صاحبی ام میاں صاحب میان خدابخش جیو متع الله المسلمین
بطول بقائه که بعد وصال پدر بزرگوار خود یعنی حضرت صاحبزاده کلان قبله جهان میاں صاحب
میان احمد علی صاحب جیو بر مسند سجادگی نشستند و داد افاضه داده اند الله تبارک و
تعالی دران فیاض عالم و عالمیان عجب اسرار خود ودیعت فرموده است که انوار ان
اسرار از ناصیه مبارک او هویدا است که مثل این وجود شریف کم کسی دیده باشد در علم
و حلم و جاه و سخاوت درین زمانه عدیل او کسی نیست و قدم بر قدم جد خود حضرت سلطان الاولیا
رضی الله عنه میروند و ترک یک مستحب ازان ذات فائض البرکات نیامده باشد و هنوز
در خورد سالی بود که حضرت سلطان الاولیا رض او شان را محبوب میداشت و وصف او
می فرمود و از کمال آن ذات مجمع حسنات خبر میداد چنانچه سابق مذکور شد و حضرت
سلطان الاولیا رض در شب وصال خود آن نور دیده را طلبیده دست آن نور دیده بید بیضا
خود گرفته تا دیری متوجه حق سبحانه شده ماندند آن سر را حق تعالی میداند که چه نعمتها از
دست... خلایق سجده گاه خواسته و در سینه بی کینه آن نور دیده نهاده اند الحمد لله علی ذالک
ختم سخن برو دعا ترقی درجات و طول حیات آن مجمع صفات محمود ...
بست تا امواج ماهی + بود مستغرق انوار الهی +

وصل چهارم در ذکر آن مصدر مکارم بیکران مطلع انوار یزدان محبوب

صاحبدلان سر حلقه عاشقان مظهر نور محمدی صاحبی میان تاج محمود جیو دام برکاته و زاد
نور تعبد و قدس سره النبی و آله صلعم که فرزند دوم حضرت صاحبزاده والا شان حضرت میان
احمد علی جیو قدس سره است الله تعالی آن ذات را مظهر عشق ساخته و همین وجود شریف
شما را در راه حق سبحانه باخته الهی تا ابد الآباد چنین باد بحرمت محمد و آله الامجاد و آنچه مطلوب است
از حق سبحانه میسر گرداند و از مراتب فقر بغایت قصوی رساند و کمال کرشمه فیض سلسله الشان

نیز جاری است تا ابد این سلسله پیوسته باد + گردن ایام بدو بسته باد + تمت

در بیان خلفاء سلطان الاولیاء رض چون ذکر خلیفه اکبر رض علیحده در فصل چهارم مذکور خواهد شد لهذا درینجا ذکر باقی خلفاء راشدین المهدیین نموده می آید بچند فصول **فصل اول در ذکر آن** منبع بحور علوم حاوی اطوار فهوم کاشف اسرار معانی حافظ کلام ربانی حاجی الحرمین الشریفین المتوکل علی الله والمجاهد فی سبیل الله مولنا وصاحبنا مولوی عبدالله دام برکاته از خلفاء حضرت سلطان سلطان الاولیاء است آن ذات شریف القدر داد مجاهده داده که کم کسی این توفیق دست داده و سیاحت نیز بسیار فرموده و مدت عمر در ترک و تجرید گذرانیده اند و از اهل دنیا اعراض ورزیده و بزیارت حرمین شریفین مشرف گشته و چندبار برای زیارت مزار شریف حضرت خواجه بزرگ غریب نواز رسیده و در ناگور از آن ذات بسیار خلق الله در سلسله مذکوره داخل شده و یک بزرگ از اولاد سلطان التارکین از دست ایشان در آن مقام شرف خلافت یافته و بسیار عالم از ایشان نیز مستفید شده و بر بعضی کتب ایشان شرح نموده چنانچه در علم تصوف بر [illegible] که تصنیف حضرت قطب جهان آبادی فانی فی الله باقی بالله شیخ کلیم الله رض است شرح نموده و نام او [illegible] داشته و بر [illegible] نحو حاشیه مرغوب قلوب نموده الله تعالی ذات عالی ایشان را با فادت و افاضت دیرگاه سلامت دارد بمنه و کماله کرمه +

فصل دویم در ذکر زبدة الشاغلین سر حلقه عاشقین نور سپهر آگاهی مخزن اسرار نامتناهی صورت عشق مجسم خلیفه محمد اعظم جیو قدس الله سره آن ذات شریف عجب ولوله عشق داشت علم تا شرح عقائد خوانده بودند در حین طالب علمی شغل غالب آمد که از هر طرف صورت شغل مینمود لاچار از نقوش حروف رسمی رو بگردانیدند و حضرت سلطان الاولیاء رض می فرمودند که این شخص را در اوایل بعضے واردات انتها دارد شده ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و اکثر در وجد از نواطق [illegible] حالی خبر میدادند و بعض وقات در وجد خوف شهید شدن او شان میشد و صحبت حضرت سلطان الاولیاء بسیار یافته و در سفر و حضر همراه می بودند و بقدر

دوازده سال موجب ارشاد سلطان الاولیاء در خدمت حضرت خلیفه اکبر رض حاضر الخدمت مانده و مجاهده کشیده و همگین فیض بواسطه آنجناب شاه مجرو بر خلیفه اکبر رضی الله عنه از حضرت سلطان الاولیاء حاصل آورده و فیما بین راقم و آن ذات شریف مودت و اتحاد تمام بود که اکثر بواردات خود باین بنده اظهار می فرمودند حق تعالی آن ذات را عجیب مظهریة حقیقت جامعه عطا فرموده و راقم و آن ذات شریف مدت العمر در یک کاسه میخوردیم و در یک لحاف می خسپیدیم و در یک خلوت خانه در مشغولی با یکدیگر مشارک بودیم مثل مشارکت خادم با مخدوم و شاگرد با استاد و مستفید با مستفاد و بعد از وصال حضرت سلطان الاولیاء یازده سال و چند ماه در قید حیات مانده و تاریخ وصال ایشان راقم چنین گفته ؎

چو شد واصل بحق آن ماه دلجو ✤ معظم پایه از عشاق یکسو ✤ محب احمد و فانی بذاتش

محمد اعظم از مردان حق جو ✤ بپرسیدم ز دل تاریخ وصلش ✤ که روز عرس هم پیدا بود زو ✤

دلم گفتا و صد بر غم چو افزود ✤ ز درد بس گو ز ذو الحجه بیست با دو ✤ بایدو انست که درین

بیت تاریخ از هر مصرعه ظاهر میشود تاریخ یکهزار و دو صد و چهل است و اگر دو صد بر غم بیفزائی

تاریخ حاصل شود و نیز عدد ذو الحجه بیست با دو اگر شمار نمائی تا هم تاریخ حاصل است ✤

یعنی حضرت مولانا شیخ المشائخ غریب نواز جدی مولائی خواجه گل محمد صاحب احمد پوری و از ایشان دو صاحب زاده ذی شان ذو الکرم و العرفان بودند یکے حضرت جدی مولانا شیخی مولوی صاحب خواجه محمود بخش صاحب که از حضرت غریب نواز موصوف ارشاد و اجازت بیعت و خرقه خلافت پیران چشت اهل بهشت بلکه هر چهار سلسله و نیز از حضرت شیخ المشائخ خواجه خدا بخش صاحب و حضرت میاں لقا صاحب میان محمد شریف صاحب بنالوی و حضرت خواجه تاج محمود صاحب اجازت کامل میدارند دوم جدی حضرت مولانا خواجه محمد بخش صاحب که از والد شریف خود و غیره بزرگان موصوف فیض میدارند و از ایشان یک صاحبزاده عموی حضرت مولوی حاجی محمد نصیر بخش صاحب که از سرکار بهاولپور بر عهده وکالت و معتمدی مامور اند و از صاحبزادگان نیز دو صاحبزاده بودند یکے خود عمی حضرت مولوی الله یار صاحب مرحوم لاولد بودند و صاحبزاده کلان حضرت سید محمد و الی صاحبی مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب علیه الرحمة و از ایشان سه فرزند آن یکے اخی حضرت مولوی صاحب دین محمد صاحب مرحوم که دو فرزند ایشان میاں محمود بخش و میاں خدا بخش زید حیاتهما اند و دوم حضرت اخی شفیقی رفیقی فیاضی حافظ کلام ربانی مولوی محمد سیف الدین صاحب از ایشان یکے فرزند میاں گل محمد المعروف محمد نواز زید حیاته است و سوم این فقیر خاکراه درومندان محمد نجم الدین متولی و سجاده نشین خانقاه شریف حضور خواجه غریب نواز احمد پوری است ۱۲

فصل سیوم در ذکر آن ذات عالی صفات جامع الکمالات

مظهر آیات علی مطلع نور هدی میان صاحب میان شریف الدین جیو سلمه الله تعالی این ذات شریف اگرچه در اول از صاحبدلے دیگر طریق سلوک حاصل ساخته لیکن بعد وصال آن صاحب بموجب ایمای او شان در سلک غلامان سلطان الاولیاء رضی الله عنه منسلک گشته و از ان حضرت خلافت یافته و بسیار خلق الله از دست مبارک ایشان در سلسله سلطان الاولیاء رضه داخل شده و میشوند الله تبارک و تعالی بکرم و فضل خود روز افزون دارد و در سلوک مریدان روش غریب و نمط عجیب دارند و از مشاهده و از مکاشفه او شان بسیار معامله شهره آفاق است حاجت بارقام نیست

فصل چهارم در ذکر آن سلطان العاشقین برهان الواصلین سر بسر خلافت راسر ور حضرت خلیفه اکبر رضی الله عنه

شریعت را ماه پیشوائی	بشر راه طریقت رهنمائی	بدریائی حقیقت آن نهنگی
بدینت ما بود فیما پناهی	سپهر معرفت شمس الهدائی	در موج فنا و هم بقائی
چراغ خواجگان نور مسعود	شهنشاه جهان سلطان محمود	بدریای حقیقت موج تا باد

خدا را حیین بود زوا و زمانی | از حضرت سلطان الاولیاء اولاً و سابقاً خرقه خلافت حضرت ایشان را عنایت شده و دیگران باستصواب ایشان مرحمت شده و اکثر غلامان حضرت سلطان الاولیاء را تحویل بحضرت ایشان بود روزی خلیفه صاحب میان محمد اعظم جیو قدس الله سره در زمان ابتدای خلافت ایشان از حضرت سلطان الاولیاء سوال کرد که حضرت ایشان را حق تعالی مرتبه فنا و بقا بخشیده است حضرت سلطان الاولیاء فرمود که مراتب فنا بسیار اند حق سبحانه جمیع مراتب فنا بایشان عطا فرمود مگر فنا یکه بعد از ان باشیاء و اماتت موصوف میشود باقیمانده عنقریب است که بایشان خواهد رسید بعد ازین کلام سلطان الاولیاء حضرت ایشان زیاده از بیست سال در حیات تجدید حیات گذرانیده ازین کلام قیاس باید کرد که آن ذات شریف در نهایت بکدام مرتبه فنا فی

رسیده باشد۔ قطعه- من چه گویم وصف آن محبوب حق + فرد بود از همه کس
برده سبق + نیست امکان عقل را ادراک او + باد جان را دست در فتراک او +
روزی حضرت ایشان در جناب حضرت سلطان الاولیاء حاضر شدند حضرت
موصوف بدیدار ایشان فرمودند که حالا پیر شده بجرد استماع کلام پیر از معانی حضرت
ایشان را سخت وجد طاری شد و نیز حضرت سلطان الاولیاء در حق حضرت ایشان
میفرمودند که الله تبارک و تعالی در وجود شریف ایشان تمام فراخ حوصله ودیعت
نهاده و نیز حضرت سلطان الاولیاء می فرمودند تا ابواب ارادت بر ایشان کشوده
نشده در سماع شورش و حالت بر ایشان طاری نگردیده و قتی که در محفل حضرت سلطان
الاولیاء حضرت ایشان می آمدند تمام توجه سلطان الاولیاء با ایشان میبود و فرحت و
بشاشت بچهره مبارک دیگر میشد و حضرت ایشان را ذوق سماع بسیار بود و کثیر الوجد
بودند روزی در مجلس حضرت سلطان الاولیاء بر ایشان وجد سخت بود در عین وجود
وجد ایشان حضرت سلطان الاولیاء قوالان را از سرود منع فرمودند بعد از
مجلس حضرت ایشان میفرمودند که اگر قوالان از سرود بس نمیکردند روح از قالب وداع
میساخت حضرت ایشان را کتمان سلوک پسند خاطر بود و تعلیم نیز چنین میکردند و میفرمودند
که ذوقی پنهان بسیار خوب است سه از درون آشنا باش و از بیرون بیگانه وش
این روش باید ترا اندر جهان آموختن + و نیز حضرت ایشان می فرمودند که در ابتداء
سلوک وقتی که همراهان خواب میکردند باشتغال حبس مشغول میگشتم تا صبح صادق باین کار
مشغول میبودم و پیش از بیدار شدن یاران تا نماز تهجد ادا کرده می خسپیدم تا که آفتاب طلوع
می آمد یاران گفتند که ترا چه بلا شده که نماز هم نمی خوانی و نیز حضرت ایشان را از کثرت حبس
فتق شده بود و بجمیع غلامان حضرت سلطان الاولیاء نظر شفقت میداشتند و باین غلام
از همه مخصوص بود قبل از وصال سلطان الاولیاء نیز و بعد از آن بتمامه تربیت این

این راقم از حضرت ایشان بود روزے از حضور سلطان الاولیاء یکے وظیفه
سوال نموده بودم ازان روز تحویل این غلام بحضرت ایشان شد الحمد لله علی ذلک
روزی حضرت ایشان در حضور سلطان الاولیاء در ابتدای این راقم را قول کلی از
کشکول شریف تعلیم فرموده تبرکا بعینه آورده میشود بدان ارشدک الله تعالی
مقصود از جمیع اذکار و افکار و اقسام مراقبات محویت و طمس است چه سان لطیفه ربانیه
در بدو فطرت توحید الفطریه و جمعیت است و از ربط بنشاء کون تعلقاتش می افزاید
و ازان وحدت عزیمت و جمعیت بکثرت عزایم و تفرقه میرسد همت صاحب الصادق
وابسته آنست که باز بهمان وحدت گراید و شتات و ثبات لطیفه را بربط توحید مکافات
کند تحصیل آن را سبیل نیست مگر آنکه علم خود را بسیط سازد و از انجا شتی بنحو واحد آرد و تا
نه بیند در عوالم ذات مگر ذات او و صفات مگر صفات او و افعال مگر افعال او تعالی و
تقدس پس او را معلوم شود سریان وجود او که ساریست در سائر مکنونات و درین
حالت با ایمان حقیقی و تقوی اکمل متصف گردد و پیدا گردد او را که جنت چیست و دوزخ
و دنیا چیست و آخرت چیست و روح چیست و نفس چیست و شیطان کیست و رحمن و
هادی کیست و مضل کیست اگرچه عارف را غرض بدریافت این امور نه بسته است
لیکن بحکم شهود ازان چاره نبود و این طریق اذکار و افکار و مراقبات در اصل مبنی
بر عشق است هرچند عشق بیشتر تاثیر این امور بیشتر و هرچند سست تر تاثیر کمتر و
گاه باشد که از مزاولت این اهتمام رشته محبت گسسته باز و رتاب آید و محکم گردد
نباید که اذکار و مراقبات اشغال را برای تحصیل ثواب بکند که کار عاشق ازین معلی است روزے
حضرت ایشان بعد وصال حضرت سلطان الاولیاء برای تنبیه این غلام چنین میفرمودند
دیگر بزرگان که باختفا کوشیده اند سلسله از کسے جاری نمانده و کم شده بخلاف
مشایخ ما که در اقلیم فیض رسانی علم افراخته اند خود را مختفی ساخته و مسند آرای

خلافت ممنون اند و صاحب لنگر بوده اند و هر چه از خواجگان بما رسیده تا حال ما بکسی نه
سپرده ایم شمار (الیقین) این غلام را جمعیت نان خود شاید باین دولت مشرف شده آمده است
باشید به سبحان الله والحمد لله چه کرم‌ها بود **فرد** یاد باد آنکه صبوحی زده در مجلس انس
جز من و دوست نبودیم خدا با ما بود + و نیز روزی حضرت ایشان در تعلیم سلام
مشغول بودند که در ابتدای سلوک خود ذکر قلبی و ذاکر آمدن جمیع جوارح بذکر الله می‌گفتم
می‌شمردیم چون نیک نگاه کردم بدانستم که اینها امور کذائی اند هر چه هست اشتیاق قلب است
است که وصف لازم قلب شود و قلب در هر لحظه و آن بهمین صفت اشتیاق پیدا آرائی
موصوف شود و این خاکپای ایشان قبل از یوم وصال شش روز به جناب پاک ایشان
رسید بمجرد دیدن این غلام همین لفظ فرمودند بر وقت آمده الحمد لله علی ذلک دیگر
کیفیت کرم آنجناب که دران ایام باین غلام ارزانی فرمودند در قلم نمی‌آید مختصر
می‌پرسم زمن کیفیت که چون بود + سوم ربیع الآخر روز یکشنبه وقت زوال سنه ۱۲
یکهزار و دو صد و سی و سه هجری وصال آنحضرت ایشان بوقوع رسید و این
ابیات در بیان تاریخ آنجناب ملا نموده شد **نظم** شاه سلطان الاولیا
زد علم چون بمنزل بینو + داغ بر داغ آه واویلا + حسرت و درد ماند بهر تو +
گفت جانم بگویم ای هاتف + بهر تاریخ وصل آن خوشرو + کرد هی در جواب وا
کشید + گفت سیوم ربیع الآخر گو + یعنی عدد که پانزده باشد در جواب که سیوم
ربیع الآخر باشد داخل کرده و عدد آه که شش باشد از جواب بر کشد پس تاریخ درست
باشد + **خاتمه در بیان یاران اعلی و غلامان والاحضرت سلطان الاولیا**
ششم - فضائل مآب حقائق معارف آب بلبل شاخسار معانی کاشف رموز نکته دانی
مولانا مولوی گل حسن جیو نسبت بندگی بجناب سلطان الاولیا رسیدارند و اشعار
و صحبت بسیار از دستان صادر یافته و بیان مسئله کما حقه فرموده و حضرت

و حضرت سلطان الاولیا را بر شعر او شان اکثری وجد می شد و ذوق اشعار او شان
هم جناب اشعار حضرت اسیری است و این اشعار از او شان است +

غزل

چون ز خود بیرون شدم خود آن شدم	چون ز جان بالا شدم جانان شدم
زنده بودم پیش ازین از جان کنون	جان ز من شد زنده من جانان شدم
عشق بودم عشق ما را محو کرد ؛	ذات پاک از جملهٔ الوان شدم
نیستم در خود که میگویم ز خود	من بری از کفر و از ایمان شدم
گل حسن در کسوت بلبل نگر	نغمه‌هاے عشق را گویان شدم

ایضاً

عیان شد از من آن یار نهانی	مرا در هر دو عالم نیست ثانی
شد این یک ذره چون خورشید تابان	شد این یک قطره بحر بیکرانی
ز من پیدا شد است این جمله اشیا	منم هرچند را خود اصل و بانی
بود فیض وجود هر زمان نو ؛	که پے در پے بود تو یک بدانی

ایضاً

بدور جام ما شد ساقی ما	شدم من محو در محو از تماشا
نفی چون شد نفی آمد ثبات هست	مرا دان ذات پاک حق تعالی

ایضاً

بیا اے عشق از من کن تجلی	بمن هر جا که خواهی کن تماشا
سر پر کن فکان را بادشاهم	بقبضه مانم چو قبضه مائی بقبضه ما
ز احدیت علم بر کش به بطحا	با اسم احمدی زن سکه آنجا
و هم قدوسیان را درس تقدیس	به تسبیح آورم سبوحیان را

ز نور من بود این نور و ظلمت	لنورے من استار فقد بار سینا
حجاب روے من ہر جا دوئی شد	مرا از نور و ظلمت دان معرا
بہر جا گل حسن احمد احد شد	ز ذات من تو دانی کل شئی را

الصناسه

خوش ہم گر بسوزد دم بیکبار عشق	ہر چہ باد اباد اندر کار عشق
یا گفتم انی انا اللہ راز شان	اندرین وادی دل از نار عشق
تا گفت خموش گشتم از ہر ذرہ	عاشقان را گرم شد بازار عشق
باز اشعشق ابصبا عدم	شد ز ما پیدا ہمہ آثار عشق
من جمال ذات را آئینہ ام	روے ما بین مطلع انوار عشق
گل حسن را شوق گل روی سفت	بلبل خوش خوان در گلزار عشق

منہم آن سالک مسالک طریقت طالب اسرار حقیقت نقادہ دودمان کرام عصادۂ خاندان عظام مولٰنا مولوی احمد یار چشتی سلمہ اللہ تعالی آن وجود شریف را عجب ذوق و شوق بخشیدہ و در ترقی مدارج قدم راسخ دارد الٰہی مرحمت زیادہ منہم آن مصدر فضائل و فواضل و آن شاغل باللہ استابیت ملکی دارد اللہ تبارک و تعالی آن ذات شریف را بمنزل مقصود اعلے فائز گرداند و کمال کند منہم آن زبدۃ السالکین عمدۃ العاشقین مظہر لطف الٰہی میان محمد لطف بیگ سلمہ اللہ تعالی الٰہی اللہ تعالی او شان را از عاشقین صادقین کاملین مکملین گرداند آمین ثم آمین منہم آن حاجی الحرمین الشریفین شربتیہ وحدت میان حاجی محمد رضا سلمہ اللہ تعالی۔ اگرچہ مرد امی است اما عجب آمد سلسلہ وحدت دارد اللہ تبارک تعالی دیرگاہ سلامت دارد۔

باب دوم در ملفوظات حضرت سلطان الاولیا غریب پرور

ذکر حضرت سلطان المشائخ / مولوی احمد یار چشتی / میان محمد لطف بیگ / خلیفہ حضرت / حضرت میان محمد / حاجی محمد رضا [marginal handwritten annotations, partly illegible]

مظهر ذات قاضی الحاجات مستغرق بحر عرفان سلطان المشایخ ثانی کامل مکمل حضرت
شیخ محمد عاقل رضه - باید دانست که مراد این راقم از ترقیم حالات مشایخ رضوا الله علیهم
اجمعین وخصوصاً از حالات سلطان الاولیا و ملفوظات ایشان نمود جهت که برای طالبان
شوق و ذوق بکار آید و بطوالت نه انجامد تا طبع صاحبان اشتغال ملال نگیرد لهذا از کتاب
بسیار یکی از هزار اکتفا نموده و این باب مشتمل است بر دو فصل فصل اول در ملفوظات
کتابی اگرچه هر کتابی که این راقم در جناب حضرت سلطان الاولیا سبقاً سبقاً خوانده از
فائده و معانی آن حاصل ساخته تمام کتاب برای راقم ملفوظ است اما برای اختصار
بترتیب بترتیبه مسئله مسئله که فائده آن میدید درینجا آورده و هر مسئله ملفوظ آنحضرت را
بلامعه مرقوم ساخته + فصل دویم در چند لوامع از سائر ملفوظات - فصل اول
در لوامع کتابی - لامعه - تسنیم التمهید الجمعی والفرقی بالکاس الدهاق ویشرب
منه المقربون تسنیم جوی در بهشت. دهاق بالکسر پر و بالامال جمع عبارت از ان است
که منسوب بحق باشد و فرق آن است که منسوب بخلق است استاد ابو علی دقاق گفته
کل ما نسب الیک فهو فرق وما سلب منک فهو جمع وقال الشیخ ابوبکر الواسطی اذا نظرت
الی نفسک فرقت و الی ربک جمعت و شرب عبارت از ذوق است یعنی از جوی
جمعی و فرقی مقربون با کاسه پری نوشند و ذوق می گیرند چون از مقربون که متصف
باوصاف الله اند ظهور صفات الهی از وشان میشود و تمهید جمعی نیز بران قیاس باید
که از وشان میشود و تمهید جمعی نیز بران قیاس باید کرد که از وشان ظهور میگیرند چنانچه قرآن
مجید کلام الله است و از لسان نبی علیه السلام صادر شده [illegible]
قصه و تکرار آورده است [illegible] یقول یا خاطب لاهوتیة ذلک النبی بتوسط ملکوتة التی
هی للمعانی الملکیة من حضرت المثال الایسان ذلک النبی . . . . . [illegible]
ناجیا عن الرسول - گرچه قرآن از لب پیغمبر است + هر که گوید حق نگفت آن کافر است

فکذلک ما نطق انی انا الله لا اله الا انا فاعبدنی الا قلب لاهوتیہ موسی علیہ السلام وما سمع ذلک الا اذن ناسوتیہ موسی علیہ السلام فالحاکی والمحکی علیہ والمحکی باحدیۃ جمیع جمیع المراتب امر واحد پس بدانکہ برای مقربون ہر دو مقام حاصل باشد وقتیکہ مجموع باشند وصفات وافعال آنہا دران حال جملہ مضاف بحق باشد چنانچہ قولہ علیہ السلام ان الله ینطق علی لسان عمر وقولہ تعالی ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی وقولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیہم وتمام خوارق عادات ومعجزات وکرامات خیراز مرتبہ جمع صادر شد بحث حضرت سلطان الاولیا نور در ینمقام فرمود کہ میان قرآن مجید وحدیث قدسی وحدیث نبوی اہل تحقیق چنین فرق کردہ اند وقتی کہ آنحضرت علیہ من الصلوۃ افضلہا ومن التحیات اکملہا مستغرق ومجموع میبودند ہرچہ آنوقت صدور مییافت کلام الله بود وقتیکہ آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام را رجوع بجمیع وفرق مساوی میبود ہرچہ صدور مییافت آن حدیث قدسی است ووقتیکہ بفرق توجہ میشد آنوقت کہ کلام صادر میشد آن را حدیث نبوی میگویند پس باید دانست کہ تحمید جمعی وفرقی ہر دو از مقربون صادر میشود لیکن حمدی کہ در وقت جمع از آنہا صادر میشود آن کلام الله است کہ از زبان مقربون کہ مثل شجرہ موسی علی نبینا علیہ السلام است وتجلی وظہور میکند لامعہ از فصوص الحکم در فص حکمۃ فردیۃ فی کلمۃ محمدیۃ مفصل مذکور است وملفوظ آنجناب است برخی تبرکاً اینجا آوردہ می شود باید دانست کہ مشاہدہ الہی بغیر از تعین محالست کما قال صاحب الفصوص لا نشاہد الحق مجردۃ عن المواد ابدا فان الله غنی عن العالمین وشہود ذات مطلقہ ارفتان در مراۃ وقت وقاع اتم واکمل واعظم است از دیگر شہود است کما قال شہودہ للحق فی المراۃ اتم واکمل لانہ یشاہد الحق فیہا من حیث انہ فاعل ومفعول معا یعنی در وقت جماع در صورت مراۃ فعل وانفعال حق ظاہر می شود زیرا کہ زن اثر می کند

در مرد با انگیختہ کردن شہوۃ در ان مرد و نیز متاثر میباشد از مرد پس مشاہدہ می کند جمال
حق تعالی را کہ موثر و متاثر است معاً من غیر الفصل بینہما لکن باید دانست کہ این امر برای
عارفان است کہ جمال حق تعالی در صور کونیہ مدام او شان را مشہود و غفلت را در نفوس
طیبہ او شان راہ نباشد اگر کسے سوال کند کہ مرد نیز ازان متاثر میباشد و موثر نیز باشد
پس در نفس خود نیز فعل و انفعال مجتمع می بیند شہود او در مرأۃ چگونہ اتم و اکمل است +
جواب آنست کہ تخیل فعل و انفعال در مرأۃ میباشد بآن مشاہدہ بآن کیفیت در نفس خود
نمیگیرد لہذا آن شہود کہ در مرأۃ است اتم و اکمل است کما لا یخفی علی الفطن لامعہ در
کشکول شریف در بیان رقص نقل از رسالہ قشیریہ چنین فرمودہ است کہ حرکت از ہر کہ
باشد خواہ مبتدی خواہ منتہی خواہ متوسط از حال و چیزے میکاہد حضرت سلطان المشائخ
سعدی الکلام چنین میفرمودند حال مبتدی کہ غش غفلت است و حال متوسط کہ کثافت است
و حال منتہی اگرچہ جید است اما بسبب بشریہ لطیفہ نسبت حرکۃ رقصیہ حال ایشان
چیزے می کاہد کما قال الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ فی کتاب البہی بعشرۃ کاملۃ اعلم ان ما من
احد الا و قد فیہ تاثیرہ فمن فیہ غش فیبعد لہ بالذوبان کثافۃ ومن ہو جید
فیزید بالاحتراق لطافۃ باید دانست کہ چند لامعہ از شرح قصیدہ فارضیہ خمریہ بعض
اشعار کہ از انجناب معلی تعلیم یافتہ بعینہا آوردہ میشود حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ
کہ شرح قصیدہ فارضیہ را سبقاً سبقاً در جناب حضرت مولویصاحب و قبلہ رضہ خواندہ
شدہ عجب صورت عشق است لامعہ چون ذو الجلال والاکرام والجمال حکیم ان اللہ
جمیل و یحب الجمال محبت جمال و کمال صفۃ ذاتی اوست و آدمی را بموجب خلق اللہ
آدم علی صورتہ بصورت خود آفریدہ است و خلعت صفات خودش پوشانیدہ
پس بضرورت میل خاطرش بحسن و جمال شیوۂ اصلی او باشد و انجذاب باطن بفضل و
کمال سیرت جبلی او پس در ہر مرتبہ از مراتب وجود کہ فی الجملہ جمالے بنظر شہود او در آید

دل دران بندد و رشتهٔ تعلق بدان پیوندد ــ رباعی ــ

گه در هوس روی نکو آویزم — گه در سر زلف مشکبو آویزم
القصه ز هرچه رنگ بوی دارد — از حسن تو فی الحال در آویزم

.... شک نیست که تفاوت درجات محبان بقدر تفاوت طبقات محبوبان بود هرچند محبوب را پایهٔ حسن و بهجت ارجمندتر محب طالب را پایهٔ همت بلندتر و اعلی درجات آن محبت ذاتی است که محب طالب را میلے و تعلقے و انجذابے و تشوقی بمحبوب و مطلوب مطلق در باطن پدید آید و چنان از خودش بستاند که گنجائی و توانائی بر دفع و رفع آتش نماند که نه تعین سببے تواند کرد و نه تمیز مطلبی دوست میدارد اما نمیداند که چون و چرا در خود کششی بیابد لیکن نمیداند که کجاست تا کجا ــ رباعی ــ

شیرین پسرا سنگ دلا سیمبرا — با تو کارے عجب افتاد مرا
محبوب منی لیک ندانم ز چه روی — مشعوف توام لیک ندانم که چرا

علامت صحت این آنست که بمقابلهٔ محبوب چون وعد و وعید و تقریب و تبعید و اعزاز و اذلال و هدایت و ضلالت بر محب یکسان شود و کشیدن مرارت آثار نعوت قهر و جلال چون چشیدن حلاوت احکام صفات لطیف و جمال بر وی آسان گردد

رباعی

خوبی و ز تو شکل و شمائل همه خوش — با عشق تو جان و خرد و دل همه خوش
خواهی تو بلطف کوش خواهی بستم — هست از تو صفات متقابل همه خوش

رباعی

گر نور دهٖ دیدهٔ گریان منی — ور داغ نهٖ سینهٔ بریان منی
بهر تو قدم بر سر عالم زده ام — باز آ که ز سر تا به قدم جان منی

لامعه محبت ثمرهٔ مناسبت است بین المتحابین و حکم غلبه ما به الاتحاد بر ما به الامتیاز +

پس محبت ذاتی را ناچار باشد از مناسبت ذاتی بین الحق والعبد بود و وجه بود یکی آنکه
جهت مرآتیت وحیثیة ومظهریة عین عبد مر تجلی وجودی را منفیت بود و اکثر احکام
و امکان وخواص وسایط سلسله ترتیب از وی منتفی و تعین آن تجلی بواسطه تقیدین
عبد در قدس ذاتی او تاثیر نتواند کرد وطهارت اصلی او را تغیر نتواند داد و تفاوت
درجات مقربان حضرت محبوبی نزدیکان مجذوب باعتبار تفاوت در کمال و نقصان
این وجه تواند بود — رباعی دیدم پیرے که زیر این چرخ کبود * چون او
دگرے نبود خود پاک نبود * بود آینه که عکس خورشید وجود * جاوید در او بصورت
اصل نمود * و وجه دیگر از مناسبت خط عبد است از مرتبه جمعیت الهیت باعتبار
تخلق باخلاق الهی وتحقق باوصاف نامتناهی واین متفاوت میباشد بحسب تفاوت
جمعیت هر که وسعت دائره جمعیتش بیشتر قدم او در استیفای این حظ بیشتر ومن جمع
بین هذین الوجهین من المناسبة فهو محبوب الحق وله الکمال المطلق وحقیقة مرآت
الذات والالوهیة معا واحکامها ولوازمها جمیعا بآنکه او برزخیت جامع بین رتبتی
الوجوب والامکان ومراتب واقع بین عالم القدم والحدثان از یکسو ومظهر سر
لاهوتیت واز دیگر و جمیع احکام و آثار ناسوتی علی الدوام لسان مرتبه اش بدین مقالت
متکلم است و زبان جمعش بدین ترانه مترنم که رباعی برابرج کمال صبح صادق
مائیم * حل نکت و کشف دقائق مائیم * سر حق و خلق از دل ما بیرون نیست
مجموعه مجموع حقائق مائیم * و تالی محبت ذاتیت محبت حق سبحانه وتعالی
بواسطه اموری که اختصاص کلی و ارتباط تمام بآنحضرت داشته باشد چون معرفت
و شهود و قرب و وصول به او و این نسبت مرتبه اولی اگرچه ناریست ومعلول فان للمحبة
فی المرتبة الاولی وقوفا مع الحق سبحانه وفی هذه المرتبة وقوف مع الحظ منه
وشتان بین الوقوف معه وبین الوقوف مع الحظ منه رباعی

معشوق کہ شد ز کار ما عایق من ٭ وی گفت نہ بعاشقی لایق من ٭ وصل است ز من کام
تو ازی ہستی ٭ تو عاشق کام خویش نہ عاشق من ٭ لامعہ اما نسبت بمرتبۂ کہ تالی اوست
رفیع و عالی است و آن محبت حق است سبحانہ بواسطۂ اموری کہ اختصاص و ارتباط
مذکور نداشتہ باشند چون فوز بمرادات عاجلہ از مطعومات و مشروبات و ملبوسات و
مرکوبات و چون ظفر بسعادات آجلہ از حور و قصور و غلمان و ولدان زیرا کہ ہمچنانکہ تفاوت
بسیار است میان وقوف مع الحق و وقوف مع الحظ سنہ ہمچنین فرق بسیار است بین الوقوف
مع الحظ منہ و بین الوقوف مع الحظ من آلائہ و نعمائہ چہ صاحب این مرتبہ را مطلوب ٭
بالاصالۃ و مقصود بالحقیقۃ راحات دنیوی و لذات اخروی است و حضرت حق را سبحانہ
وسیلۂ حصول آن ساختہ و واسطۂ وصول بدان شناختہ و کدام غبن ازین فاحش تر
کہ مطلوب اصلی را تابع مطالب عارضی دارند و مقصود حقیقی را طفیل مقاصد مجازی پندارند -
رباعی - آنم کہ وفای دلبری خواست مرا ٭ کونین بہای یکسر مو است مرا ٭ شرمت
بادا کہ با چنین حسن و جمال ٭ دارد بطفیل دیگران دوست مرا ٭ رباعی من تشنۂ شہد لبری
بس باشم ٭ ز انبازی این و آن مقدس باشم ٭ خوبان جہان طفیل خوان منند ٭ ہیہات
کہ من طفیل کس باشم لامعہ ما عدای مرتبۂ اول کہ محبت ذاتی است از قبیل محبت اسمائی
و صفاتی یا افعالی و آثاری تواند بود محبت اسمائی و صفاتی آنست کہ محب بعضے از اسمای
و صفات محبوب را چون افضال و اعزاز و انعام و اکرام بر اضداد وی ایثار و اختیار کند بی ملاحظہ
وصول آثار آنہا بوی و محبت افعالی و آثاری آنست کہ آن اختیار و ایثار بنا بر وصول احکام
و آثار آنہا باشد بوی و این محبت لایزال در صدد زوال و معرض تغیر و انتقال میباشد ہرگاہ کہ
محبوب بصفات حمیدہ و افعال پسندیدہ کہ متعلق محبت محب است تجلی کند بکلی قصد توجہ
خود بآن اقبال نماید و دران آویزد و چون بمقابلات این صفات و افعال کہ ملائم ہوا
و موافق رضاء او نباشد تجلی کند بتمامی ازقوت خود ازان اعراض کند و بپرہیزد قال اللہ تعالی

ومن الناس من یعبد اللّٰه علی حرف فان اصابه خیر اطمأن به وان اصابته فتنة انقلب علی وجهه رباعی۔ چون یار وفای کند در آویزی + ور تیغ جفا زند از وگریزی
آب رخ عاشقان چرا میریزی + کاش از سرکوی عاشقی برخیزی لا سعد ادنی مراتب محبت آثاری است و متعلق آن جمال آثاراست که معبر میشود بحسن و منظر میگردد بروح درقالب تناسب وفی الحقیقة ظهور سر وحدت است درصورت کثرت و آن یا معنوی و حالی باشد چون تناسب و عدالت اخلاق و اوصاف کاملان حکمل که متعلق ارادت و محبت طالبان و مریدان میگردد و ارادت و اختیار خود را در فدای ارادت و اختیار ایشان می کنند و یا صوری غیر روحانی چون تناسب اعضاء و اجزاء بعضے از صور عنصری انسانی که بصفت حسن و لطافت موصوف باشند و مشاهدان صفت جمال در صور عنصری انسانی بر چهار طبقه اند طبقه اولی۔ روشندلانے که نفوس طیبه ایشان از شوب شهوت مصفا شده باشد و قلوب طاهره ایشان از لوث طبیعت مبرا گشته در مظاهر خلقیه جز مشاهده وجه حق نمی کنند و در مرائی کونیه جز مطالعه جمال مطلق ادمی نمایند و در عشق شکلهای مطبوع و صورتهای زیبا مقید نیستند بلکه بهر صورت که در کل عالم است نسبت بایشان کا آن اشکال و صور میکنند:
رباعی۔ سه را بینم روی توام یاد دهد + گل را بویم و بوی توام یاد دهد +
چون زلف بنفشه را زند بر هم باد + آشفتگی موی توام یاد دهد + رباعی
عارفان زوجود خویش رسته الحق + در بحر شهود حق بود مستغرق + بر خود محجب حسن مقید نزده شوق + حیران شده در نور جمال مطلق + طبقهٔ دویم پاکبازانے که نفوس شان بنهایت سیئات یا بواسطه مجاهدت و ریاضت از احکام کثرت و انحراف ظلمت و کدورت طبیعت فی الجمله صافی شده باشد اگرچه آن احکام بالکلیه زائل نه گشته باشد ادراک معانی از روح شان بمظهری مناسب حال و شان ایشان میسر نگردد لاجرم برابطه معنی حسن صوری از بشریه مظهر انسانی که اتم مظاهر است آتش عشق و شورش شوق در نهاد شان شعله ور گردد

ولقا یای احکام مابہ الامتیاز سوختن گردد... وحکم مابہ الاتحاد قوۃ یابد آن تعلق و میل
حسبی ازان منقطع گردد و سر جمال مطلق از صورت حسن مقید تجرید یابد دریای ازدر بای مشاہدہ بر
روی ایشان کشادہ گردد و عشق مجازی عارضی رنگ محبت اصلی حقیقی گیرد +
رباعی بس کس بپدیروی خوبان طراز + افتادہ ز داغ عشق در سوز و گداز +
در مجلس اہل ذوق شد محرم راز + نوشید مئی حقیقت از جام مجاز + طبقہ سیوم گرفتارا
اند در صدد عدم ترقی بلکہ در معرض احتجاب باشد چنانچہ بعضے بزرگان ازان استعاذہ کردہ
اند و گفتہ اند کہ نعوذ باللہ من التنکر بعد التعرف و من الحجاب بعد التجلی و تعلق آن سینہ بایشان
از صورت ظاہر حسی کہ بصفت حسن موصوف باشد تجاوز نہ کنند ہر چند شہود و کشف متقیدان
دست دادہ باشد و اگر آن تعلق و میل حسبی از صورتے منقطع شود بصورت دیگر کہ آن
بحسن آراستہ باشد پیوند گیرد و دائما درین کشش بماند و آن تعلق و میل بصورتہا و
شہوتہا سبب حجاب و حرمان و فتنہ و آفت خذلان شود در دین و دنیا اعاذنا اللہ
و سائر الصادقین من شر ذلک رباعی دریاند کسے کہ بست در خوبان دل + وز
مہر بتان بخت پیوند گسست + در صورت گل معنی چنان وید و بماند + پائے دل او
تا بقیامت در گل + رباعی - ای خواجہ ز حسن خاکیان خود اکن + آہنگ جمال
اقدس و اعلےٰ کن + تا چند در آب چاہ می بینی ماہ + سر تافتہ ز اوج چرخ سر بالا کن
طبقہ چہارم آلودگانے کہ نفس امارہ ایشان نمردہ است و آتش شہوت شان نہ فسردہ
در اسفل السافلین طبقہ افتادہ اند در سجین سجن بہیمہ رخت نہادہ وصفت محبت از ایشان
منتفی است و نعت رقت و لطافت در ایشان مختفی محبوب را بالکلیہ فراموش کردہ اند
با محبوبان مجازی دست در آغوش آوردہ بہ آرزوی طبع آرام گرفتہ اند بہوای نفس را
عشق نام نہادہ ہیہات ہیہات رباعی - اینہا ز کجا و عشقبازی ز کجا + ہندو ز کجا
زبان تازی ز کجا + چون اہل حقیقہ سخن عشق کنند + بیہودہ این قوم مجازی ز کجا +

رباعی قومی که نیایند در عشق تمام + خواهند هوای نفس را عشق بنام + کے شاید در حرم
عشق مقام + خود هست برایشان سخن عشق حرام + رباعی - عشق ار نه کمال نسل
آدم بودی + آوازه عشق در جهان کم بودی + در شهوة نفس عشق بودی خر و گاو +
سر دفتر عاشقان عالم بودی + لامعه ادنی مراتب محبت آثار ہی محبت شهوت است
و این نسبت با محبوبت که هنوز از رق نفس و قید طبع خلاص نیافته است و پرتو کشف و
مشاهده بر ساحت ذوق و ادراک او نتافته جز مراد نفس مقصودی نه بیند و مطلوبی
نداند هرچه دهد بحکم نفس دهد و هرچه ستاند بحکم نفس ستاند اما نسبت با اهل الله که ارباب کشف و
شهود اند از قبیل تجلیات اسم بزرگوار الظاهر است بلکه آن را صاحب فصوص الحکم رضی الله
تعالی عنه اعظم شهودات داشته اند و آنکه علماء و عرفاء آنرا مذمت کرده اند و انه
مراتب پستی شمرده نسبة با اهل حجاب است الا تری ان النبی صلی الله علیه وسلم
کیف قال حبب الی من دنیاکم ثلث النساء والطیب وقرة عینی فی الصلوة مع انه
اکمل الوری وانزل من شانه ما زاغ البصر وما طغی وشرح این حدیث و سر این محبت
در حکمت فردیه از فصوص مذکور است فمن اراد الاطلاع علیه فلیرجع الیه - اینجا تنبیه است که
آنچه اهل الله میگذرانند صورت شهوت طبیعت است نه حقیقة آن تا محجوبان جمال انبساط ایشان
را بر خود قیاس نه کنند و خود را معذور در ورطهٔ ادبار و رد و انکار نیفگنند رباعی خوش نیست
قیاس پاکبازان کریم + در شهوة از خبیثان لئیم + زان آتش جان فروز کس دید
کلیم + تا آتش خانه سوز فرقیست عظیم + رباعی احکام طبیعت که بود گوناگون +
نحس است یکی را و یکی را میمون + در قصه شنیده باشی از نیل که چون + بر سبطی آب شد و
بر قبطی خون + لامعه اسباب محبت پنج چیز است اول محبت نفس و وجود و بقاء او
بضرورت معلوم است که همه کس طالب بقاء وجود خود است و اهتمام همه در جذب منفعت
و دفع مضرت بجهة ابقاء وجود خود است چون محبت وجود و بقاء ضروری انسانی باشد

محبت موجد و مبقی بطریق اولی عجب بود از کسی که از گیاه گریزد و سایهٔ درخت را دوست
دارد و درخت که قیام سایه بویست دوست ندارد و گرانیست خود ندانند و شکر نعمت که حاصل حقیقت
را سبحانه دوست ندارد زیرا که محبت وی ثمرهٔ معرفت وی است رباعی تا کی بهوای
خویش یکدل باشی + وز حق به بقای نفس مایل باشی + ای بردهٔ بسایه رخت در پای درخت
سهل است که از درخت غافل باشی + دویم محبت منعم و محسن - پوشیده نیست که آفریننده
منعم و محسن بحضرت حق است و همچنین باعث منعم را بر انعام نیز وی است زیرا که حق سبحانه در خاطر
منعم می افگند که سعادت و خیریت وی در رسانیدن نعم به است بمنعم علیه او را در آن مضطر
می گرداند که نتواند که نرساند پس حضرت حق سبحانه بمحبت اولی باشد از منعمی و محسنی رباعی
بین نعمت از آن کس نعمت دیدن از وست + کو شکر کسی که شکر ورزیدن از وست + بخشش
از خدای دان که در ملک وجود + بخشنده و بخشیده و بخشیدن از وست + سیوم محبت صاحب کمال
چون شخصی که بصفتی از صفات کمال موصوف است از علم و سخاوت و تقوی و غیرها آن صفت
کمال موجب محبت میگردد پس حضرتی که منبع جمیع کمالات و همه مکارم اخلاق و محامد اوصاف
شمه از فیض کمال اوست بمحبت اولی رباعی هست گر کند کمان زیبائی زه مه صد
دل شده پیش باشد ش از که و مه + ای جمله نشان تو پاک از همه خیره - چون دل ندهم ترا
خود انصاف بده + چهارم محبت جمال است چون جمال عاریتی که در حقیقت عکس و خیال
بیش نیست که از پس پردهٔ آب و گل و حجاب گوشت و پوست پیدا میشود و با وجود آن اندک
عارضه متغیر می گردد فی حد ذاته محبوب است پس جمیل علی الاطلاق که جمال جمیع ممکنات پرتو
انوار جمال اوست و ظهورش بمظهر و صورتی مقید به محبت اولی رباعی گر جلوه گر از عارض
گلگون باشی + گر خنده زن از لولؤ مکنون باشی + در پردهٔ چنین لطیف و موزون باشی +
آن لحظه که بی پرده شوی چون باشی + پنجم محبتی که نتیجهٔ تعارف روحانی است و این تعارف
مترتب بر مناسبت روحانیت است بین المتحابین و این مناسبت متفرع بر اشتراک مزاج

بالمعنی که مزاج شان در یک درجه از درجات اعتدال واقع باشد یا درجه مزاج یکی
باشد بدرجه مزاج دیگری زیرا که موجب تفاوت درجات ارواح در شرف و علو
بعد قضاء الله و قدرت تفاوت درجات امزجه است فالاقرب نسبة الاعتدال
الحقیقی یستلزم قبول روح اشرف و اعلی والابعد بالعکس فی الجنة و نزول الدرجة
لاجرم چون دو مزاج در شرف و علو بعینها مرتبه آن دیگری باشد یا قریب بدان بواسطه
این اتحاد یا قرب مرتبه میان ایشان تعارف واقع شود که موجب ایتلاف و محبت
گردد پس چون تعارف روحانی که مترتب بر این اسباب است موجب محبت می‌گردد
و حضرت مسبب الاسباب که بتقدیر این اسباب فرموده هیچ علتی و استحقاقی در آئینه
محبت ازلی نیست رباعی ای رشته عشق در گریبان من و تو + در مهر و وفا یکیست جان من و تو
من بنده آن یگانه کز عهد ازل + برخاست یگانگی میان من و تو انتهی قال الامام
العالم العامل السالک العارف الفاضل شرف الدین ابو حفص عمر بن علی السعدی
المعروف بابن الفارض المصری قدس سره و اعلی فی الملأ الاعلی ذکره
شربنا علی ذکر الحبیب مدامة + سکرنا بها من قبل ان یخلق الکرم + الشرب
بالحرکات الثلاث آشامیدن آب و غیر آن از باب سمع از ابواب سه گانه ثلاثی مجرد
و مدامة خمر را گویند باین اعتبار که شارب آن بران مداومت مینماید و السکر
بفتحتین مست شدن از باب سمع الکرم درخت انگور جمله سکرنا بها صفة مدامة است و
جار مجرور من قبل ان یخلق متعلق بشربنا میگوید که نوش کردیم و با یکدیگر باده سه گانه
خوردیم بر یاد حضرت دوست که روی محبت همه با دوست شرابی که بدان مست
شدیم بلکه ببوی آن از دست شدیم و این پیش از آفریدن کرم بود که درخت
انگور است و باده شراب [illegible] رباعی [illegible] افلاک نبود
آمیزش آب آتش و خاک نبود + بر یاد تو مست بودم و باده پرست +

هر چند نشان باده و تاک نبود + رباعی ما ئیم ز جام عشق تو جرعه کشان +
هر جرعه کشان خود گذر جرعه فشان + بر یاد تو آن گه صبح صبوحی زده ایم +
کز تاک نشان نبود از تاک نشان ملا صحه حضرت حق تعالی را دو تجلی است یکی
علمی عینی که عبارت از ظهور وجود حق است سبحانه بر خودش در حضرت علم بصور
اعیان و قابلیات و استعدادات ایشان و درین تجلی اعیان متصف بوجود عینی
نیستند و کمالات اعیان چون علم و معرفت و عشق و محبت و امثال آن در ایشان
پوشیده است و پنهان و دوم تجلی وجودی شهودی که عبارت از ظهور وجود حق است
سبحانه بحسب الاستعدادات و قابلیات اعیان روحاً و مثالاً و جسماً و این تجلی
ثانی مترتب است بر تجلی اول مظهر است مر کمالات را که تجلی اول استعدادات قابلیات
ایشان اندراج در شته است رباعی ما را طلب و نیاز دادی ز آغاز + بس بر سبب
طلب کرم کردی باز + اینها همه چیست تا کنی گنج پنهان + بر خلق جهان عیان
گنجینه راز + پس میشاید که مراد بجام محبت ذاتیه باشد و بشرب جام قبول استعدادات
محبت در مرتبه اعیان ثابته و بذکر حبیب تجلی علمی عینی خودش در حضرت علم بصور اعیان
و قابلیات و حینئذ اضافه ذکر بحبیب از قبیل اضافه مقدر باشد بلفظ تعلق و مراد
بسکر استعداد و شکر باشد در همان مرتبه یا حقیقت سکر در مراتب دیگر از آن فرود تر
یکی هم کثرت وجودی علمی یعنی قابل شدیم و مستعد گشتیم نزد یک تجلی علمی عینی سبحانه
و تعالی بصورت اعیان ثابته تا در حضرت علم مر شراب صفت محبت ذاتیه را که
سبب استعداد سکر ما بود در همان مرتبه یا موجب حقیقت سکر در مراتب دیگر و این
قبول استعدادش از ظهور کثرت وجودی عینی بود رباعی خوش آنکه برون
ز عالم سر و علن + نه راحت روح بود نه زحمت تن + در زاویه کتم عدم کرده
وطن + من بودم و عشق تو و عشق تو و من + و میشاید که مراد بشراب مدام

تحقق بصفت محبت باشد در عالم ارواح اضافه ذکر بجیب اضافه مصدر باشد بمفعولش و مراد
بسکر حقیقت سکر باشد یعنی حیرت و حیرانی که ارواح کمل را در مشاهده جمال و جلال
حق سبحانه و تعالی بوده باشد یعنی آشامیدیم پیش از تعلق جان به تن و تعلق ارواح
به بدن بریاد دوست شراب محبتی راکه مستی و حیرت ارواح ما در مشاهده جمال و جلال
با آن شراب بود رباعی زان پیش که خضر جان فتد در ظلمات ✣ در چشمه تن وان
شود آب حیات ✣ خوردیم همی عشق ز میخانه ذات ✣ بی کام و دهان ز جام اسما و صفات
سوال اگر کسی سوال کند که توجیه ثانی موقوف است بر وجود ارواح پیش از اشباح و این
مسلم نیست زیرا که مذهب حکما آنست که وجود ارواح بعد از حصول مزاج و تسویه اشباح
است و امام حجة الاسلام با ایشان موافقت و این خبر مشهور را که ان الله تعالی
خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام بر آن حمل کرده که مراد بارواح ارواح ملکیه
که مبادی سلسله وجود اند و در لسان حکما تعبیر بعقول و نفوس مراد باجساد عالم که عرش
و کرسی و افلاک و انجم و عناصر است جواب گوییم که شیخ کامل محقق شیخ صدر الدین قونوی
قدس سره در بعضی از رسائل خود اینجا تحقیق و تفصیل است و تقریرش آنکه وجود نفوس
جزئیه انسانیه که عموم آدمیان راست بعد از حصول مزاجست بحسب آن اما وجود
نفوس کلیه انسانیه که کمل و خواص راست پیش از حصول مزاج است و از شیخ خود صاحب
فصوص الحکم نقل میکند و می گوید اخبرنی الشیخ الامام الاکمل رضی الله عنه بسرالحالة
این ثمه من یکون مدبر الاجزاء بدنه قبل اجتماعه بعلم و شعور و بعد از ان می گوید
و ذلک بکلیة نفسه اذ من یکون نفسه جزئیة یستحیل علیه ذلک لان النفوس
الجزئیة لا یتعین الا بعد المزاج و بحسبه فلا وجود لها قبل ذلک حتی یتاتی لها
تدبیر الاجزاء البدنیة بعلم و شعور و مراد بنفوس کلیه چنانکه از کلام شیخ مذکور در همان
رساله معلوم میشود نفوسیست جزئیه که در استعداد ایشان باشد ترقی کردن

از مرتبهٔ جزئیه و منسلخ شدن از صفات تقید بسبب ضعف تجلی که بکلیات خود متحد و گشته و مشغول گردند

وذلك لان ذواتها الجزئية من حيث جزئيتها محال ان تشاهد مبدء الاول اذ من المتفق عليه عند اهل الشهود انهم لا يشاهدون كليا تامة حتى يصيرون كذلك ثم يزدادون ترقيا باتصالهم بالكليات على الوجه المذكور في المعراج طبقة بعد طبقة مستفيدين من كل اتصال استعدادا وجوابا ونورا وبصيرة هكذا حتى ينتهوا الى العقل الاول فيستفيدون من الاتصال به ما يستفيدون به المشاهدة المبدء كما هو شان العقل الاول سوال - اگر گویند که دلائلی که اقامت کرده اند بر وجود ارواح جزئیه بعد از حصول المزاج خصوصیه بسببی دون بعض ندارد جواب گوییم که آن دلائل ناتمام است و دلیل بر تمامی آن همین بس که مکاشفات ارباب شهود که مقتبس از مشکوة نبوة است بخلاف آن گواهی میدهد رباعی در وحی جلیل کی رسد عقل علیل + هر چند که بهره ور است ز علم و دلیل - گر پشه جو فیل صاحب خرطوم است + هیهات که پشه را بود قوت پیل لا سیما هر جزوی از اجزاء عالم مظهر اسمی است از اسماء الهی مجموع عالم مظهر جمیع اسماء - اما بسبیل تفرقه و تفصیل حقیقة انسانیه کمالیه جامع جمیع مظاهر است هیچ جزوی از اجزاء عالم نیست که او را در انسان نمودار نیست لیکن بسبیل جمعیت و اجمال گوئیا عالم کتابیست مفصلا و مبوب و انسان کامل انتخاب آن یا فهرست فصول و ابواب آن رباعی - اینکه نگاشت خامهٔ احسانش + ابواب کتاب عالم و ارکانش + بر لوح وجود زد رقم فهرستی + در آخر کار نام کرد انسانش + پس میباید که اسرار شرب و سکر بالضروره فوق شکل و احاطه برای اشاره به جمعیت مذکوره بوده باشد بملاحظهٔ مشارکان در بین شرب و سکر و میباید که بنا بر ملاحظه این مشارکت باشد زیرا که اعیان و ارواح کمال افراد و اقطاب شرب و سکر این شراب با شیخ ناظم مشارک اند و سابهم رباعی تنها نه منم ز عشق تو باده پرست + آن کیست که او ز خود نگوید بی باده پرست + آن روز که من گرفتم این باده بدست + بودند حریفان همه سرمستان الست + شعر لولا البدر لكان وهو شمس يديرها + هلال وكم يبدو اذا مزجت نجم

الکاس لا تسمی کاساً الا فیها الشراب + والشمس تطلق علی الجرم وعلی الضوء الذی ظاهر
شدت والمزج آمیختن هر دو از باب اول واو در هی شمس هر یک از عطف و حال را میشاید
ممیز کم خبریه محذوف است ای کم مرة بیدو نجم تشبیه کرده است جام مدام را در استداره
واشتمال بر امر صافی کثیر الفیضان ماه تمام و مدامه را در صفایت و نور و فیضان بصور شمس
انگشتان ساقی را حین اخذ الکاس در وقت و استقواس بهلال و شکلهای حبابی را در استداره
و نورانیة و صغر حجم بنجم می گوید مران شراب علی الدوام ماه تمام است جام و صاف آنکه خود شمس
آفتابی است در فیضان و براقی که بیگرداندش انگشت هلال مثال ساقی و بسیار پیدا می آید
وقت آمیختن با آن ستاره رخشنده از شکلهای حباب رباعی ماهی است تمام جام می
مهر منیر + وان مهر منیر را هلال ست مدیر + صد اختر رخشنده هویدا گردد + چون آتش می
زآب شود لطف پذیر لا منقصه حقیقة محمدی را که صورت معلومیة ذات است مع التعین الاول و
صورت وجودی وی قلم اعلاست نسبة با شمس ذات احدیة محاذات تمام و مقابله
کامل که بیرتر از ان مرتبه متصور نیست حاصل ست و استفاضه نور وجود و کمالات تابع ان
احتیاج بهیچ واسطه ندارد بلکه سائر حقایق و اعیان که تاریک نشینان ظلمات امکانند در
استفاضه مذکور بوی محتاجند پس نسبة وی در کمال محاذات با ذات احدیه و توسط او میان
آن ذات و حقایق امکانی در افاضه وجود و توابع آن اعیناً چون نسبة مقابله ماه تمام
باشد با آفتاب و توسط او میان آفتاب و ساکنان شب ظلمانی در افاضه نور و لوازم آن پس
بنا برین علاقه لفظ مدیر را که موضوعست بازاء ماه تمام برای آن حقیقة استعاره توان کرد
رباعی ای جان و دل آخر بچه نامت خوانم + هم جانی و هم دل بکدامت خوانم + چون
یافت شب تمام عالم ز تو نور + معذورم اگر ماه تمامت خوانم + و بعد از تعبیر از ان حقیقة
بمدیر و از محبة بمدامه چون مشغلتان بادیه ضلال و گمراهی بشرب را سلسبیل و را کاس آن
مدام توان داشت و جام شراب توان نگاشت رباعی در مدرسه رخسار تو ای ماه تمام

جامی است که زو خورم می عشق مدام ❊ از بس که فتاد پیچ و دم زین می و جام + می بینت نمی
شناسم و جام کدام ۱۱ چون متصدی اداره این کاس خیر اسماء الوهیت و او صفات ربوبیت
که در حدیث قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن ازان باصابع تعبیر رفته نتواند بود
بلال را که مشیر بانگشت ساقی است اشارة بدان نتوان داشت و اسناد اداره باو نتوان کرد
رباعی این بزم چه بزم است که ارباب کمال + نوشند می محبت از جام جمال + بین کف
ساقی قدح مالامال + بدری که بود مدیران چند بلال **لامعه** اصلان و کاملان دو قسم اند
جماعتی مقربان حضرت جلال اند که بعد از وصول بدرجه کمال حواله تکمیل دیگران بایشان نرفت
چندان شراب عشق و محبت برایشان پیمودند که ایشان را از ایشان بربودند غرقه بحر جمع گشتند
از لجه علم و عقل منخلع شدند احکام شریعت و آداب طریقت از ایشان بیفتاست سکان قباب
عزت و قطان دیار حیرت اند ایشان را از وجود خود آگاهی نبود بدیگری کجا توانند پرداخت
رباعی مستان خوش وقت کسی که می درین میخانه + از خم و سبو خورده نه از پیمانه + صد بار گر از نیست
شود عالم و هست + واقف نشود که هست عالم یا نه + و قسم دویم آنانند که چون ایشان را
از ایشان بربایند باز بحضرت جمال ازل ایشان را بایشان دهند و از استغراق در عین جمع
و لجه فنا بساحل تفرقه و میدان بقا خلاص ارزانی دارند باحکام شریعت و آداب طریقت
معاودت نمایند شراب تجلیلی جذب محبت را بازلال سلسبیلی علم و معرفت بیامیزند از مزج
این آب باران شراب بسیار حباب نجوم آثار معارف و اسرار پدید شود و هر یک نجم هدایت
فرو ماندگان ظلمت بیابان ضلال و حیرت شوند همانا که اشارت باحوال این طائفه تواند بود
قول ناظم قدس الله سره و کم بیده ۲ ذا مزجت نجی + رباعی
این طائفه اند مطلق از قید رسوم ❊ خارج شده نه اندیشه احوال علوم ❊ بر ظاهر شان لوامع نور سما
اللذی نجوم للشیاطین رجوم ❊ **لامعه در بیان سلسله حدیث شریف**
که از جناب حضرت سلطان الاولیا تعلیم شده و اجازت یافته ـ بسم الله الرحمن الرحیم

بیان سلسله حدیث شریف

اخبرنا سلطان المحققين وبرهان العارفين ونور القلوب السالكين واقف الاسرار وقدوة الاخيار مرشد الخلائق وموضح الطرائق ظل الله على العالمين امام الموحدين وملجأ الطلاب والمسترشدين وتسكين قلوب الموحدين قطب فلك الحقيقة مركز دائرة الطريقة الشيخ محمد عاقل قدس الله سره العزيز قال اخبرنا شيخنا ومولانا الامام الكامل المكمل والجامع بين الشريعة والحقيقة محي السنة وماحي البدعة الشيخ نور الحق والدين محمد قدس سره وافاض علينا فيضانه قال اخبرنا شيخنا ومولانا امام العارف بالله والجامع بين الشريعة والحقيقة خادم الكتاب والسنة الشيخ فخر الدين محمد ابن الاورنگ آبادي ثم الدهلوي القشندي من آبائه والفاطمي من امه نسباً والحنفي مذهباً ابن الشيخ نظام الدين النورسي ثم الاورنگ آبادي قدس الله سره وافاض علينا فيوضهما قال اخبرنا شيخنا الامام العالم الكامل حافظ كلام الله الشيخ الحافظ محمد اسعد الانصاري المكي ثم الاورنگ آبادي قال اخبرني فحل الرجال الشيخ محمد طاهر بن شيخ محمد ابراهيم الكردي الشهرزوري المدني المكي قال اخبرنا شيخي ووالدي وهو الشيخ محمد ابراهيم الكردي قال واقل لنا الرواية الصحيح من طريق الحافظ ابن حجر من طرق اعلاها بيننا وبينه ثلثة بالسماع والاجازة الخاصة لما فات ومن طريق الحافظ السيوطي من طرق اعلاها بيني وبينه ثلثة بالسماع والاجازة الخاصة لما فات وبالاجازة العامة بيني وبينه اثنان واعلى اسانيد السيوطي الى البخاري بينه وبين البخاري ثمانية وذلك من رواية الداودي ايضاً فبيني وبين البخاري بالسماع والاجازة الخاصة للفائت من طريق الحافظ ابن حجر احد عشر ومن طريق السيوطي اثنا عشر وبالاجازة العامة احد عشر واعلى ما عند البخاري الثلاثيات واطول اسانيد التساعي فيقع لنا ثلاثيات البخاري من طريق الحافظ ابن حجر واحد طريقي السيوطي خمسة عشر واسط ومن الاخرى السيوطي ستة عشر وهو عال اليوم وثلاثياته قد افردها الحافظ ابن حجر وهي اثنان وعشرون حديثا فاقل لنا رواية الصحيح من طرق الحافظ

الى الفتوح المسلسلة بالمعمرين بيني وبين البخاري ثمانية فنساوي فيه السيوطي
وكاني من حيث العدد سمعته من الحافظ ابن حجر وصافحته وكان الشيخ عبد الله
الأهوري الذي رويناه سمع من ابي اسحاق التنوخي وصافحه وبين وفاتهما ما ينيف
الى اثنان وثمانون سنة واشهر فان التنوخي توفي سنة ٨٠٠ واللاهوري توفي سنة ٨٨٣
فهذا غاية العلو اليوم لاستلزامه فيقع لي ثلاثيات اثنى عشريات ورباعيات ثلث عشريات
وهذا غاية العلو اليوم فيما يروى بشرط الصحة ولاسيما صحيح البخاري الذي هو في اعلى الدرجات
في الصحة عند النقاد فيكون ما وقع لنا عاليًا جامعًا بين العلوين العلو المتعارف بين اهل
الحديث الذين هو قبل المسافة وقلة العدد والعلو المعنوي الذي هو صحة السند و
بالله التوفيق الواحد الاحد قال الحافظ زين الدين العراقي رحمه الله تعالى روينا
عن السلفي من لفظه نظم ليس حسن الحديث قرب رجال * عند ارباب علمه النقاد
بل علو الحديث من اولي الحفظ * والاتقان صحة الاسناد * واذا ما اجتمعا في حديث
فاغتنمه فذاك اقصى المراد * قال ابن الصلاح هذا ليس من قبيل العلو المتعارف
اطلاقه بين اهل الحديث وانما هو علو من حيث المعنى فحسب انتهى فالحمد لله العلي
القريب رفيع الدرجات حمدًا كثيرًا طيبًا مباركًا ملاء السموات والارض مطلع الانشاد
واذا سمعته ما تقرر من الفوائد فيكون هذا أوان الشروع في ايراد اربعين حديثًا
من رباعيات البخاري من رواية العزيزي المتصلة بالسماع بتوفيق الله الحميد المجيد
مكتفيًا من طرقها الكثيرة بطريق ابي ذر عن مشايخه الثلثة وطريق الداودي و
طريق الحافظ الى الفتوح وطريق الكشميهني وطريق الى الوقت لان رواية ابي ذر كما
مر اتقن الروايات ورواية الداودي لحافظ ابن حجر ورواية ابي الفتوح
لنا اعلى الروايات ورواية الكشميهني اتفقت لنا مسلسلة بالمحمدين تبركًا باسم حبيب الله
صلى الله عليه وسلم ورواية ابي الوقت اتفقت لنا مسلسلة بالصوفية المحققين

من اهل الله قدس الله تعالى ارواحهم وافاض علينا من بركاتهم رحمة الله

اما طريق ابي ذر فحدثنا بها الفقيه الصالح اسحاق بن محمد بن ابراهيم القاسم

... بن اسحاق بن ابراهيم المعروف كسلفه بابن جمعان الصديقي الدوالي

الحكمي المعدناني السهيفي الزبيدي رحمة الله تعالى سماعا عليه بجميعه الا قدرا يسيرة

تقارب جزئين في ثلثة وخمسين مجلسا اولها خامس صفر واخرها ثالث ربيع الاول سنة ۱۰۶

بالروضة المقدسة على مشرفها افضل الصلوة والسلام واجازت لما فات وجمعان

بفتح الجيم وسكون العين المهملة لقب جده الخامس عشر واسمه عبد الله وهو مخفف

جاع مات اى غلب وسببه انه اشتغل بالرياضة وجاع كثيرا فتعرض له الشيطان في

ذلك فدفعه وغلبه فقيل جاع ومات اى الشيطان اى غلبه كذا شافهني به وكتب لي

بخطه رحمه الله تعالى عليه عن والده شيخ الاسلام ومفتي الانام جمال الدين محمد بن

ابراهيم بن ابي قاسم بن اسحاق بن جمعان قرأة منها عليه بجميعه عن عميه الامامين الجليلين

شيخ الاسلام ومفتي الانام جمال الدين محمد بن ابي القاسم بن اسحاق بن جمعان وشيخ الاسلام

ومفتي الانام وجيه الدين عبد الرحمان بن ابي القاسم بن اسحاق بن جمعان قراة منه عليهما

بجميعه غير مرة عن والدهما شيخ الاسلام ومفتي الانام شرف الدين ابي القاسم بن

اسحاق بن جمعان قرأة منها عليه بجميعه غير مرة قال اخبرني به شيخنا العلامة شيخ الاسلام

مفتي الانام شرف الدين ابو القاسم بن محمد الطاهر بن احمد بن عمر بن جمعان قال

اخبرني به مشائخ الاعلام شيخي والدي الفقيه الصالح العلامة جمال الدين محمد طاهر

بن احمد بن عمر بن جمعان وشيخي العلامة الفقيه الصالح برهان الدين ابراهيم بن ابي القاسم

بن جمعان وشيخ الفقيه الصالح العلامة تقي الدين عمر بن محمد بن جمعان وشيخي واخي الفقيه

الصالح العلامة صفي الدين احمد بن الطاهر بن جمعان فالاول والثاني يرويانه عن

الفقيه الصالح الناسك ابي القاسم بن ابراهيم بن جمعان والثالث والرابع يرويانه

عن الفقيه الصالح المعمر عبد الله بن عمر بن جمعان كلاهما عن الفقيه الصالح ولي
الله تعالى احمد بن عمر بن جمعان قال أخبرنا الفقيه برهان الدين ابراهيم بن عبد الله
بن جمعان عن الفقيه جمال الدين محمد بن موسى الدوالي عن والده الفقيه موسى بن محمد
الدوالي عن الفقيه برهان الدين ابراهيم بن عمر العلوي عن الامام الحافظ شهاب الدين احمد
بن ابي الخير بن منصور الشماخي عن والده الفقيه ابي الخير بن منصور الشماخي عن المشايخ
الاجلاء الاعلام ابي بكر بن ابي احمد بن محمد الشراحي ومحمد بن اسماعيل الحضرمي وبطال
بن احمد الركبي وعبد السلام بن عبد المحسن الانصاري امام المقام وسليمان بن خليل
العسقلاني عن الشيخ ابي عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابي الصيف اليمني والشريف يونس بن
يحيى بن ابي البركات الهاشمي عن الشيخ ابي الحسن علي بن حميد الطرابلسي عن الشيخ ابي مكتوم عيسى
ابن حافظ ابي ذر ابن احمد الهروي عن والده الحافظ ابي ذر عبد الله ابن احمد الهروي
عن الشيوخ الثلثة ابي محمد عبد الله بن احمد بن حمويه السرخسي وابي اسحاق ابراهيم بن احمد
بن المستملي وابي الهيثم محمد بن المكي بن محمد الكشميهني عن ابي عبد الله ابن محمد بن يوسف بن
مطر الفربري عن الامام محمد بن اسماعيل البخاري رحمة الله تعالى عليه واما طريق الداودي
فحدثنا بها الفقيه الصالحي المقري نور الدين علي بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن محمد
اليمني الوجيه عبد الرحمن بن علي بن محمد بن عمر المعروف كسلفه بابن الديبع الشيباني اليمني
الزبيدي رحمة الله تعالى عليه سماعا من لفظه بجميعه لا قراءة يسيرة نحو جزوين بالروضة
المقدسة زيدت شرفا واجازنا بما فات سنة عن الفقيه محمد بن الصديق الخاص اليمني
الزبيدي عن والده الصديق بن محمد الخاص الزبيدي عن المحدث اليمني السيد الطاهر بن
الحسين الاهدل الحسيني الشافعي الزبيدي عن محدث اليمن وجيه الدين بن عبد الرحمن
بن علي بن محمد بن عمر بن الديبع بفتح الدال المهملة وسكون المثناة التحتانية بعدها موحدة
وآخرها مهملة وهو لقب جده الخامس واسمه علي ومعناه الابيض بلغة اليونانية

قال انا شیخنا الامام خاتمۃ الحفاظ خادم السنۃ ابو العباس زین الدین احمد بن عبد اللطیف الشرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ قراءۃ منی علیہ سنۃ ۸۹۶ھ بمنزلۃ من مدینۃ زبید قال انا شیخنا الامام الحافظ نفیس الدین ابو الربیع سلیمان بن ابراھیم العلوی اجازۃ ان لم یکن سماعًا بمدینۃ تعز سنۃ ۸۲۳ قال انا الشیخ الامام الحافظ شرف الدین شیخ المحدثین موسیٰ بن موسیٰ بن علی الدمشقی المعروف بالغزولی قراءۃ علیہ سنۃ ۷۹۵ قال انا الشیخ المسند ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار الصالحی سماعًا علیہ سنۃ ۷۲۵ قال انا الشیخ الصالح ابو عبد اللہ الحسین بن المبارک بن محمد بن یحییٰ بن زبیدی البغدادی سماعًا منہ سنۃ ۶۲۳ قال انا الامام الحافظ ابو الوقت عبد الاول بن عیسیٰ بن شعیب السجزی الہروی الصوفی سماعًا منہ فی شہر صفر سنۃ ۵۵۲ قال انا الشیخ الامام ابو الحسن بن المظفر الداؤدی ابوشجی سماعًا منہ سنۃ ۴۶۵ قال انا الامام ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن حمویۃ الحموی السرخسی سماعًا منہ فی شہر صفر سنۃ ۳۸۱ قال انا الشیخ الامام ابو عبد اللہ محمد بن یوسف ابن مطر بن صالح الفربری سماعًا منہ سنۃ ۳۱۵ خمس عشر او سنۃ ۳۱۶ ستۃ عشر وثلث مائۃ قال انا الامام الحافظ الکبیر سید حفاظ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن مغیرۃ الجعفی البخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ سماعًا علیہ مرتین مرۃ بفربر سنۃ ۲۴۸ ومرۃ ببخارا سنۃ ۲۵۲ مرح واخبرنی عالیًا بدرجۃ الفقیہ الامام المقری الشیخ ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلام بن اسماعیل المزاحی الازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ قراءۃ منی علیہ بطرف من جامع الازہری فی رمضان سنۃ ۱۰۶۳ واجازۃ السائر بقراءۃ الجمعیۃ علی الشہاب الدین احمد بن خلیل السبکی بقراءۃ الجمعیۃ علی الشیخ نجم الدین محمد بن احمد بن علی الغیطی السکندری الاصل القاہری المولد ح واخبرنا اعلیٰ بما قبلہ بدرجۃ شیخ الاسلام ومفتی دمشق الشام

عبارۃ بین تحویل سندا الی الاسناد آخر الخ

نجم الدین محمد بن بدر الدین محمد بن رضی الدین محمد العامری الغزی ثم الدمشقی رحمہ اللہ سماعاً علیہ للاطراف منہ سنہ ۱۰۹۹ھ واجازۃ بسائرہ بجامع دمشق عن والدہ البدر محمد واخبرنا بہذا العلو شیخنا الامام العارف باللہ سیدی صفی الدین احمد بن محمد الانصاری المدنی قدس اللہ سرہ قراءۃ منی علیہ للاطراف من اولہ واوسطہ واخرہ واجازۃ لسائرہ باجازۃ العامۃ من الشمس محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی وبروایتہ والنجم الدین الغیطی والبدر الغزی عن شیخ الاسلام زین الدین زکریا بن محمد الانصاری السنیکی القاہری عن شیخ الاسلام حافظ العصر شہاب الدین احمد بن علی بن حجر الکنانی العسقلانی ثم المصری سماعاً علیہ لکثیر منہ واجازۃ لسائرہ عن برہان الدین ابی اسحاق ابراہیم بن احمد بن عبد الواحد التنوخی البعلی ثم الدمشقی ثم المصری قال اخبرنا ابو العباس احمد بن ابی طالب بن نعمت بن حسن بن علی الصالحی الحجار سماعاً علیہ بجملۃ السابق واما طریق ابو الفتوح الطاؤسی المسلسلۃ بالمعمرین فاخبرنا بہا العبد الصالح الناسک المعمر الصوفی عبد اللہ بن ملا سعد اللہ اللاہوری ثم المدنی سماعاً علیہ لجمیع ثلاثیاتہ وحدیثین من رباعیاتہ التی بہ الحافظ ابن حجر علی انہا ملحق بالثلاثیات وہی التی بین البخاری وبین التابعی فیہا واحد ثم التابعی اما ان یرویہ عن تابعی اخر عن الصحابی او عن صحابی وہو عن صحابی اخر واجازۃ لسائرہ یوم الاثنین ثالث صفر سنہ ۱۱۳۳ھ بمنزلہ داخل المدینۃ المنورۃ علی ساکنہا افضل الصلوۃ والسلام توفی یوم الاحد سادس ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۳ھ عن تسع وتسعین سنہ باجازۃ العامۃ من الشیخ قطب الدین محمد بن علاء الدین احمد النہروالی الاصل الدری المولد المکی الوفات المفتی بہا وعن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزیز ابن فہد المکی فالثانی عن عمہ جار اللہ بن عبد العزیز ابن فہد عن الطیب محمد بن عبد اللہ بامخرمۃ العدنی عن الشریف ابی ہبۃ اللہ بن عطا اللہ الحسنی الحسینی عن جدہ لامہ الحافظ ابی الفتوح نور الدین احمد بن جلال الدین عبد اللہ الطاؤسی والاول وہو اعلی بدرجتین عن والدہ علاء الدین احمد بن الشمس محمد النہروالی ثم المکی عن الحافظ ابی

نور الدین احمد بن جلال الدین عبد الله الطاوسی سماعاً علی عمه المولی ظهیر الدین
عبد الرحمن بسماعه علی عمه المولی صدر الدین ابی اسحاق بسماعه علی جده المولی نور الدین
عبد القادر الحکیم الدین قوهی بسماعه علی الشیخ المعمر ابی سعید الرحمن بن شادبخت الفرغانی
[illegible] بن عبد الله الطاوسی وهو اعلی بدرجتین بسماعه علی الشیخ المعمر
[illegible] المشهور بسی صد سال معناه ثلث مایة سنة وهو عن الامام المعمر بن
شادبخت الفرغانی بسماعه علی الشیخ المعمر ابن لقمان یحیی بن عمار بن مقبل بن شاهان الختلانی
بسماعه علی الامام ابی عبد الله محمد بن یوسف الفربری عن الامام محمد بن اسماعیل البخاری
رحمة الله تعالی واما طریق الکمهنتی المسلسلة بالمحدثین فاخبرنا بها الفقیه المحدث الشمس
محمد بن علاؤ الدین البابلی اجازة سنة ۱۰۶۲ بمکة المعظمة زیدت شرفاً عن شمس محمد
بن عبد الله الانصاری المعروف بحجازی والواعظ شارح الجامع الصغیر عن النجم محمد
بن احمد الغیطی عن الشمس محمد بن محمد الدلجی العثمانی عن الحافظ شمس الدین محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الامام تقی الدین محمد بن النجم محمد بن ابی الخیر محمد بن عبد الله
محمد بن فهد الهاشمی العلوی المکی انا الحافظ جمال محمد بن عقیف المخزومی انا ایضاً ابو الفضل
محمد بن عبد الرحمن المالکی انا اشرف محمد بن محمد بن علی بن حسین الطبری انا ابی
عبد الله محمد بن علی اخبرنا ابو المظفر محمد بن علوان بن مهاجر الموصلی انا ابو بکر محمد بن
علی یاسر الجیانی انا فقیه الحرم ابو عبد الله محمد بن ابو الفضل بن احمد الصاعدی
الفراوی انا محمد بن علی بن الحسن الخبازی النیسابوری ومحمد بن ابو سهل المسیح بن احمد
عبد الله الجعفی المرقدی قال اخبرنا ابو الهیثم محمد بن المکی بن زراع المرقدی الکشمیهنی
انا عبد الله محمد بن یوسف الفربری انا الامام ابو عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری
و اما طریق ابوقت المسلسلة بالصوفیة فاخبرنا بها شیخنا الامام العارف بالله
المحقق الراسخ صفی الدین احمد بن احمد بن الانصاری المدنی قدس الله سره عن شیخه

العارف باللہ ابی المواہب احمد بن علی بن عبد القدوس العباسی الشناوی ثم المدنی قدس اللہ سرہ بالاجازۃ العامۃ من الشیخ قطب الدین محمد بن احمد النہروالی المکی الصوفی عن ع المکہ علاؤ الدین احمد بن شمس محمد النہروالی ثم المکی الصوفی وعن الوجیہ عبد الرحمن بن علی بن الدبیع الشیبانی الزبیدی الصوفی بروایۃ الاول عن شیخ العارف باللہ قطب الدین محمد بن محی الدین بن نظام الدین محمود الانصاری الکو شکناری الصوفی الرحلۃ بن نور الدین ابی الفتوح احمد بن جلال الدین بن عبد اللہ الطاؤسی الصوفی وبروایۃ الثانی عن الحافظ زین الدین احمد بن عبد اللطیف الشرجی الصوفی عن العارف باللہ شرف الدین ابی الفتح محمد بن زین الدین المراغی ثم المدنی الصوفی باجازتہما من القطب شرف الدین اسماعیل بن ابراہیم الہاشمی العقیلی الجبرتی الزبیدی الصوفی اجازۃ عامۃ للطاؤسی وخاصۃ للمراغی ان لم یکن سماعا بالاجازۃ العامۃ من المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر بن ابی بکر الوانی الصوفی باجازۃ العامۃ من استاد المحقق محی الدین محمد بن علی العربی الحاتمی الصوفی قدس اللہ سرہ عن جمال الدین ابی محمد یونس بن یحیی بن ابی الحسن بن ابی البرکات الہاشمی العباسی الصوفی وبہ الی شرف الدین الجبرتی قدس اللہ سرہ باجازۃ العامۃ من مسند المعمر احمد بن ابی طالب الحجاز عن احمد بن یعقوب المارستانی عن القطب الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی ثم البغدادی قدس سرہ ونفعنا بہ وبرد والجمال العباسی عن ابی الوقت عبد الاول بن عیسی بن شعیب بن ابراہیم بن اسحاق السجزی الہروی الصوفی عن ذی القدم الراسخ فی التقوی ابی الحسن عبد الرحمن بن محمد بن المظفر بن محمد بن داود الداودی فی التقلید للحافظ لقطۃ ان ابا الحسن الداودی بقی ربعین سنۃ لا یاکل اللحم وقت تشویش التر کمان والنہب کان یاکل السمک فشکی الیہ ان بعض الامراء اکل السمک علی حافۃ النہر الذی یصاد منہ السمک وانفقت سفرۃ وما فضل منہ فی النہر فما اکل السمک بعد ذلک انتہی عن السرخسی عن الحرزی عن ابی ہادی

شرف الدین الطاوسی
شرف الدین المراغی
تمہید

رحمۃ اللہ تعالی و شکر سعیہم و اعاد علینا من برکاتہم امین بحق رب العالمین
و بیان طریق الثانی حدثنا عبد اللہ الاہوری عن شیخہ عبد الرحمن عن شیخہ حافظ اللہ
عن شیخہ طیب محمد عن شریف ہیبت اللہ عن جدہ الحافظ ابی الفتوح عن عمہ شیخ
ظہیر الدین عن شیخہ صدر الدین عن شیخہ نور الدین الحکیم الابرقوہی عن شیخہ المعمر بن
شاہجہت عن شیخہ المعمر بن لقمان عن الشیخ الامام ابی عبد اللہ ابن محمد غوریزی عن
الامام البخاری رحمہ اللہ تعالی والطریق الاول وھو اعلی بدرجتین من الثانی حدثنا
شیخنا عبد اللہ الاہوری عن شیخہ قطب الدین عن شیخہ و والدہ علاؤ الدین عن
الحافظ ابو الفتوح عن عمہ شیخ ظہیر الدین بسماع عن الشیخ صدر الدین عن شیخہ نور الدین
حکیم ابرقوہی عن شیخہ المعمر بن شاہجہت عن شیخ المعمر بن لقمان عن الشیخ ابی عبد اللہ
بن محمد غوریزی عن الامام البخاری رحمہ اللہ تعالی والطریق الثالث وھو اعلی بدرجتین
من الاول حدثنا شیخنا عبد اللہ الاہوری عن شیخہ قطب الدین عن شیخہ و والدہ
علاؤ الدین عن الحافظ ابو الفتوح عن الشیخ المعمر ابو یوسف عن الشیخ المعمر بن شاہجہت
عن الشیخ المعمر بن لقمان عن الشیخ المعمر ابی عبد اللہ محمد غوریزی عن الامام البخاری
رحمہ اللہ تعالی اجمعین **لامعہ دربیان ثلاثیات بخاری** بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید
عن سلمہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یقل علی ما لم اقل فلیتبوء
مقعدہ من النار حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن عبید عن سلمہ قال
کان جدار المسجد عند المنبر ما کادت الشاۃ تجوزہا حدثنا مکی بن ابراہیم
قال حدثنا یزید بن ابی عبید قال کنت اتی مع سلمہ بن الاکوع فیصلی
عند الاسطوانۃ التی عند المصحف فقلت یا ابا مسلم اراک تحری الصلوۃ عند
ھذہ الاسطوانۃ قال فانی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری الصلوۃ عندھا

حدثنا المکی ابن ابراھیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمہ قال کنا نصلی مع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب اذا توارت بالحجاب حدثنا ابو عاصم عن یزید
بن ابی عبید عن سلمہ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا ینادی
فی الناس یوم عاشورا ان من اکل فلیتم او فلیصم ومن لم یاکل فلا یاکل حدثنا
المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید بن عبید عن سلمہ ابن الاکوع قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا
من بنی اسلم ان اذن فی الناس ان من کان اکل فلیصم بقیۃ یوم ومن لم یکن
اکل فلیصم فان الیوم یوم عاشورا حدثنا المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید
بن ابی عبید عن سلمہ بن الاکوع قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اتی بجنازۃ فقالوا صل علیھا فقال ہل علیہ دین قالوا لا قال ہل ترک شیئا
قالوا لا فصلی علیہ ثم اتی بجنازۃ اخری فقالوا صل علیھا قال ہل علیہ دین قیل
نعم قال فہل ترک شیئا قالوا ثلثۃ دنانیر فصلی علیہ ثم اتی بالثالثۃ فقالوا صل علیھا
قال ہل ترک شیئا قالوا لا قال ہل علیہ دین قالوا نعم ثلثۃ دنانیر قال صلوا علی
صاحبکم قال ابو قتادۃ صل علیہ یا رسول اللہ علی دینہ فصلی علیہ حدثنا ابو عاصم
عن یزید بن ابی عبید اللہ عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتی بجنازۃ اخری فقال ہل علیہ من دین قالوا نعم قال صلوا علی صاحبکم قال
ابو قتادۃ علی دینہ یا رسول اللہ فصلی علیہ حدثنا ابو عاصم الضحاک بن مخلد
عن یزید بن ابی عبید اللہ عن سلمہ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای نیرانا
توقد یوم خیبر فقال علی ما توقد ہذہ النیران قالوا علی الحمر الانسیۃ قال اکسروھا
واھریقوھا فقالوا الا نہریقوھا ونغسلھا قال اغسلوا حدثنا محمد بن عبد اللہ
الانصاری قال حدثنا حمید ان انسا حدثھم ان الربیع وھی ابنۃ النضر کسرت
ثنیۃ جاریۃ فطلبوا الارش وطلبوا العفو فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر

بالقصاص فقال انس بن النضر انکسر ثنیة الربیع یا رسول الله والذی بعثک بالحق
لا تکسر ثنیتها قال یا انس کتاب الله القصاص فرضی القوم فعفو فقال النبی صلی الله
علیه وسلم ان من عباد الله من لو اقسم علی الله لابره حدثنا المکی بن ابراهیم قال حدثنا
یزید ابن ابی عبید عن سلمة قال بایعت النبی صلعم ثم عدلت الی ظل شجرة فلما خفت الناس
قال یا ابن الاکوع الا تبایع قال قلت قد بایعت یا رسول الله قال وایضا فبایعته الثانیة
فقلت له یا ابا مسلم علی ای شیء کنتم تبایعون یومئذ قال علی الموت حدثنا المکی بن
ابراهیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید الله عن سلمة انه اخبره فاخبرنا من المدینة
ذاهبا نحو الغابة حتی اذا کنت بثنیة الغابة بقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف قلت
ویحک ما بک قال اخذت لقاح النبی صلی الله علیه وسلم قلت من اخذها قال
غطفان وفزارة فصرخت ثلث صرخات اسمعت ما بین لابتیها یا صباحاه ثم اندفعت
حتی القاهم وقد اخذوها فجعلت ارمیهم واقول انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع
فاستنقذتها منهم قبل ان یشربوا فاقبلت بها اسوقها فلقینی النبی صلی الله علیه وسلم
فقلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان القوم عطاش وانی عجلتهم قبل ان یشربوا
سقیهم فابعث فی اثرهم فقال یا ابن الاکوع ملکت فاسجح ان القوم یقرون فی قومهم حدثنا
عصام بن خالد قال حدثنا حریز بن عثمان انه سال عبد الله ابن بسر صاحب النبی
صلی الله علیه وسلم قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم کان شیخا قال کان فی عنفقته شعرات
بیض حدثنا المکی ابن ابراهیم قال حدثنا یزید ابن عبید قال رأیت اثر ضربة فی ساق
سلمة فقلت یا ابا مسلم ما هذه الضربة فقال هذه ضربة اصابتنی یوم خیبر فقال
الناس اصیب سلمة فاتیت علی النبی صلی الله علیه وسلم فنفث فیه ثلث نفثات فما
اشتکیتها حتی ساعة حدثنا ابو عاصم الضحاک بن مخلد قال حدثنا یزید ابن ابی عبید
عن سلمة بن الاکوع قال غزوت مع النبی صلی الله علیه وسلم سبع غزوات مع النبی

ابن حارثة فاستشهد علينا حدثنا[16] محمد بن عبد الله الانصاري قال حدثنا حميد
ان انسا حدثهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كتاب الله القصاص حدثنا[17] المكي ابن
ابراهيم قال حدثني يزيد ابن ابي عبيد عن سلمة ابن الاكوع قال لما مسوا يوم خيبر
اوقدوا النيران قال النبي صلى الله عليه وسلم على ما اوقدتم هذه النيران قالوا
على لحوم الحمر الانسية فقال اهريقوا ما فيها واكسروا قدورها فقام رجل من القوم فقال نهريق
ما فيها ونغسلها فقال النبي صلى الله عليه وسلم او ذاك حدثنا[18] ابو عاصم عن يزيد بن
ابي عبيد الله عن سلمة بن الاكوع قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ضحى منكم فلا
يصبحن بعد ثالثة وفي بيته منه شيء فلما كان العام المقبل قالوا يا رسول الله صلى الله
عليه وسلم نفعل كما فعلنا العام الماضي قال كلوا واطعموا وادخروا فان ذلك العام
كان بالناس جهد فاردت ان تعينوا فيها حدثنا[19] المكي بن ابراهيم قال حدثنا يزيد
بن ابي عبيد عن سلمة قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى خيبر فقال رجل
منهم اسمعنا يا عامر من هنيهاتك فحدا بهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم من السائق قالوا
عامر فقال رحمه الله تعالى فقالوا يا رسول الله هلا متعتنا به فاصيب صبيحة ليلته فقال
القوم حبط عمله قتل نفسه فلما رجعت وهم يتحدثون ان عامرا حبط عمله فجئت الى
النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا نبي الله فداك ابي وامي زعموا ان عامرا حبط عمله
فقال كذب من قالها ان له لاجرين اثنين انه لجاهد مجاهد واي قتل يزيده عليه حدثنا[20]
الانصاري قال حدثنا حميد عن انس ان ابنة النضر لطمت جارية فكسرت ثنيتها
فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فامر بالقصاص حدثنا[21] ابو عاصم عن يزيد بن ابي عبيد
عن سلمة قال بايعنا النبي صلى الله عليه وسلم تحت الشجرة فقال يا سلمة الا تبايع قلت
يا رسول الله قد بايعت في الاول قال وفي الثاني ايضا حدثنا[22] خلاد بن يحيى حدثنا
عيسى بن طهمان سمعت انس بن مالك يقول نزلت اية الحجاب في زينب بنت جحش و

واطعم علیہا یومئذٍ خبزاً ولحماً وکانت تفخر علی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
کانت تقول ان اللہ انکحنی فی السماء   غالب   و   ابیض

فصل دوم در ذکر بعضے لوامع کہ بغیر از کتاب از حضرت سلطان الاولیاء رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اتفاق ذکر آنہا افتاد لامعہ روزے میفرمودند کہ در دہلی شریف بر کاب
فیض انتساب شیخنا حضرت قبلہ مہاروی رضی اللہ عنہ بودم شبی اتفاق سبیت بمکانے
افتاد کہ آن مکان از آب باران فارغ نبود چند چہارپائی میسر آمدند حضرت قبلہ
رضی اللہ عنہ فرمودند کہ بر یک یک چہارپائی دو دو آدم استراحت کنند و لتنگی چہارپائی
ارشاد چنان صادر شد کہ ہر یک آدم پاء خود بسر دیگرے کند و باین درویش چنان ارشاد
شد کہ غلام (یعنی سلطان الاولیاء) و مولا یعنی حضرت قبلہ مہاروی بر یک چارپائی بطریق
مذکورہ استراحت نمودہ آید درویش را این امر صعب شد لیکن موجب امتثال پائے
خود را تا زانو از بالین گذرانیدہ ہمراہ حضرت قبلہ عالم خسپیدم و عجیب راحت رسیدم
الحمد للہ علی ذلک لامعہ دیگر میفرمودند کہ روزے در دہلی شریف حضرت مولوی صاحب
و قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخنا قبلہ مہاروی رضہ ہر دو نیرین بہم شدہ برای مار یعنی
سیارہ یعنی درویش کہ عبارت از سلطان الاولیاء باشد و حضرت نارو والہ صاحب
و حضرت حافظ صاحب ملتان والہ و مولوی صاحب مولوی محمد اکرم راجن پور والہ صحنک ہای
طعام بدست مبارک ہا خود بر داشتہ آوردند و پیش ما چہار کس نہادند و حضرت مولوی
صاحب و قبلہ رضی اللہ عنہ بحضرت قبلہ مہاروی فرمودند کہ این درویشان بطعام مشغول
شوند و شما یعنی آنحضرت قبلہ مہاروی رضہ استادہ برایشان بادکشی نمایند کہ موسم تابستان
است حضرت قبلہ مہاروی رضہ ہمچنان نمودند از ما درویشان کسی را طاقت نبود کہ چیزی
عرض نماید چون ما یان دست بہ طعام کردیم خود بدولت حضرت مولوی صاحب
و قبلہ رضی اللہ عنہ بخلوت خانۂ خود تشریف بردند بعد ازان یکی از ما در جناب شیخ خود

عرض نمود که حال حضرت مولویصاحب قبله رضی الله عنه بخلوتخانه تشریف برده اند ذات
سامی از یاد کشی بس کنند و معاف فرمایند حضرت قبله مهاروی رضی الله عنه فرمودند
که حضرت مولویصاحب و قبله از شما غائب اند پیش چشم من حاضر و ناظر اند **لامعه** حضرت
سلطان الاولیاء میفرمود که روزے در جناب شیخ خود عرض نمودم که در خیال خود چنان
می اندیشم که همگی مصروف خود حواله فرزند خود میان احمد علی رضی الله عنه نمایم و خود فارغ
البال باشم حضرت شیخ رضی الله عنه فرمود که چنین نه باید اندیشید زیراکه از فرزند شما البته
صرف جا و بیجا خواهد شد این برکت نخواهد ماند باید دانست که راقم مناسب این مقوله حکایت
حضرت شیخ شبلی و حضرت ابوحفص رضی الله عنهما می آرد تا معنے صرف جا بیجا روشن شود در
تذکرة الاولیاء آورده که شبلی چهار ماه بوحفص را مهمان کرد هر روز چند لون طعام و چند گونه
حلوا آوردی آخر چون بوداع او برفت گفت یا شبلی اگر به نیشاپور آئی میزبانی و جوانمردی
بتو آموزم گفت یا ابا حفص چه کردم گفت تکلف کردی و متکلف جوانمرد نه بود چنان باید
داشت که خود را [illegible] آمدن مهمان گرانی نه بود و برفتن او شادمانی نه آید چون تکلف کنی
آمدن او گران بود و رفتن آسان و هر کرا با مهمان حالت چنین بود نه جوانمرد باشد چون
شبلی به نیشاپور آمد بوحفص فرود آمد و چهل تن بودند شبانه چهل و یک چراغ درگرفت شبلی گفت
نگفته بودی که تکلف نه باید کرد بوحفص گفت چه تکلف کردم گفت چهل و یک چراغ درگرفته
بوحفص گفت برخیز و بنشان شبلی هر چند جهد میکرد از یک چراغ بیش نتوانست نشاند گفت
یا شیخ این چه بوده است بوحفص گفت شما چهل تن بودند فرستاده حق که مهمان فرستاده
حق بود لاجرم بنام هر یک چراغ گرفتم برای خدا تعالی و یکے از آن چهل که برای حق مهمان بود
تو نتوانستی نشاند و از آن یکے که برای من بود نشاندی و تو هر چه در بغداد کردی برای من کردی
و من برای خدا تعالی لاجرم آن تکلف باشد و این نه بود **لامعه** وقتی در ذکر حضرت
مولویصاحب و قبله قطب الهی فرمودند که کلام حضرت مولانا رضی الله عنه پر معانی می بود

عوام را مطابق ظاهر می‌نمود و خواص از اشارات آنجناب بهره اندوز میشدند و در تمثیل این حکایت
فرمودند که روزی شخصی از ضابطه خان که از مریدان آنجناب بود مبالغ نقد نیاز رسانید حضرت
مولانا لطیفه فرمودند آنکه داده است شکر او باید نمود یا آنکه او رسانیده شکر او نیز کرده شود بعد
ازان حضرت مولانا فرمود که یاران شکر هردو باید کرد ظاهران بود که ضابطه خان تحفه
داده است و شخصی که آورده است این هردو را باید کرد و معنی لطیف مراد آنجناب آن بود که
شکر حق تعالی باید کرد و یاران مظهر که ازو عطا رسیده آن را نیز شکر باید کرد بعد ازان فرمود که
رعایت هردو باید ساخت زیرا که من لم یشکر الناس لم یشکر الله این کلام برای تعلیم بود
لامعه روزی در تعلیم این غلام خود این بیت حافظ شیراز خواندند بیت نگویمت که همه
سال می پرستی کن سه ماه می خور و نه ماه پارسا می باش ؛ و فرمودند که حضرت شیخ قبله
جهاروی رضی الله عنه در تعلیم این درویش این بیت خوانده بودند پس ازان همچنین میکردم که
سه ماه کامل هر سال بجناب شیخ خود در حجره مشغول میبودم لامعه روزی فرمودند که حضرت
مولانا مولوی صاحب قبله رضی الله عنه این بیت خوانده بیت برزخ و ذات و صفات و مد و شد
و تحت و فوق ؛ می فزاید طالبان را کل نفس ذوق و شوق ؛ از معنی متعارف که در جهر و در
ذکر رسته باید مشهور داند معنی غیب پرورد دیگر فرمودند که در شغل البرازخ بکار می آید یعنی برزخ خود
را ذات حق داند و صفات الهی داند و مد یعنی دراز داند که از عرش تا فرش رسیده است
و شد یعنی عریض سینه که تمام جهت را محیط است و فوق تحت داند لامعه روزی غریب ورد
می فرمودند که حضرت مولوی صاحب و قبله رض مرا در خلوت چند اشغال عجیب و غریب آموختند
بجناب حضرت شیخ خود قبله جهاروی رض عرض و گذارش ساختم حضرت شیخ مرا فرمود که این
نشان لیاقت او است مبارک باشد لامعه روزی ذکر در صحبت شیخ افتاده
فرمودند آنچه گفته اند فرد یک زمانه صحبت با اولیا ؛ بهتر از صد سال بودن با لتقا
مراد از صحبت صحبت معنوی است و صحبت ظاهری نیز برای آنکه مثمر صحبت معنوی می شود مفید است

والا سود ندارد **مثنوی** چو پیوندی نباشد جان و دل را + چه خیزد از ملاقات آب و گل را + آنکه را روی به بهبود نبود + دیدن روی نبی سود نبود **لاحقه** وقتی ذکر در حضور صورت مثالی افتاده فرمودند سالک را که وقتی تجلی صورتیه شود آنوقت سالک را فنای غیر حاصل میباشد و فنای نفس خود حاصل نیست یعنی درانوقت همه عالم از نظر سالک ساقط گردد و رائی مرئی باقی میباشد از ین مشاهده ساقط نشده **لاحقه** وقتی ذکر در واردات افتاده فرمودند اگر بعد وارد سالک را اشتیاق غلبه کند و از فراق آن وارد دردمند شود بداند که تجلی ذاتی بود و اگر این آثار پیدا نباشد بلکه در طبع وحشت شود بداند که تجلی ملکی است **لاحقه** روزی ذکر در ان افتاد که بعضی بزرگان اویسی میباشند فرمودند که ما همه اویسی هستیم مگر خلافت اویسی آنرا میگویند که در ظاهر کسی پیر نداشته باشد و از روح بزرگی بروفیض شود والا فی الحقیقة هر کس که فیض میشود روحی میشود پس همه اویسی اند **لاحقه** روزی ذکر اعمال افتاد فرمودند که سالک را برای نفس عمل کردن نشاید بلکه همین تفویض عمل کافی است اعمال برای دیگران محتاجان که غرض حق داشته باشند باید نمود **لاحقه** راقم را فرزندی بود احمد بخش نام رحمة الله تعالی با آزار چیچک ازین جهان فانی درگذشت روزی حضرت غریب پرور از غلام راقم الحروف پرسیدند که عملی برای دفع آزار چیچک بتو ارزانی داشته بوده یم نموده بودی عرض کردم بخیر فرمودند بچه سبب گذارش کردم که در زبان خود اثر ندیدم فرمودند که آینده من هم برای کسی محتاج عمل نمایم در زبان خود اثر دانسته نمیشود بعد ازان ارشاد و تعلیم نمودند و فرمودند نسبت اثر بخود کردن عین شرک است موثر حقیقی حق تعالی است و برکت پیران که اعمال از ایشان سند بسته با رسیده اند نگاه باید نمود بخود نگاه نباید ساخت **لاحقه** روزی شخصی در خدمت حضرت غریب پرور آمد و خلوة طلبید بعد از خلوة بیباکانه رخصت شده برفت این راقم را از روی دریافت حقیقت آن شخص مستفسر شد حضرت غریب پرور از راه کرم باین غلام اطلاع بخشیدند که این بزرگ مرا می گفت که

وصل سیزدهم

که من اگر در کسی نظر و توجه سازم تاثیر در آن کس فی الفور پیدا میشود این قدر بهم رسانیده ام
بخدمت شما از آن رسیده ام که ازین مرتبه بفیض شما زیادتی پیدا سازم غریب پرور فرمودند
که در جواب آن بزرگ عرض کردم که این قدر شما را حاصل است من هیچ نیستم اگر باور دارید
دست بر کلام الله در شته حلقه بردارم ازین سبب شتاب رخصت گرفته رفته است ازین
کلام پر معانی آنحضرت راقم را حیرت درگرفت باز خود بدولت از بنده پروری فرمودند
که موثر حقیقی اوست دیگر کسی است که اثر کند هر که نسبت تاثیر بخود میداند از و چه خواهد شد
و کدام ثمره بران مرتب خواهد بود **لامعه** ذکر در فنای سالک افتاده فرمودند که در فنا فقط
از نظر سالک بر میخیزد و حقیقة مرتفع نمیشود و حکم امکانی باقی باشد حضرت استادی خالی
مدظله العالی دران مجلس حاضر بودند پرسیدند که مولانا جامی علیه الرحمة فرموده

قدم زنگ حدوث از جان او شست * وجوب آلایش امکان او شست *

معنی این کلام چگونه باشد حضرت غریب پرور فرمودند مولانا جامی زنگ حدوث و آلایش امکان
را شسته گفته است و نفرموده است که نفس امکان و حدوث برخواست چون این مسئله
نا مصفی بود برای تائید آن از فصوص شرح آن که از مولانا جامی است سند مرقوم میگردد
ناظرین را ارتیاب نماند فلا یزال العالم فی حجاب ای فی حجاب تعینه وانیته عن
ادراک الحق لا یرتفع ذلک الحجاب عنه بحیث لم یبق اثرها عن الشهود و لم یبق له
حکم فیه فانه وان امکن ان یرتفع تعینه عن نظر الشهود لکن یکون حکمه باقیا فیه
و یکون یحجبه لا یحتجب ما هو المشهود علیه فلا یرتفع الحجاب بالکلیة این کلام در
فص الهیة فی کلمة آدمیة مرقوم است هر که وضوح طلبد بدان رجوع نماید **لامعه**
روزی ذکر در بیان معنی نحن اقرب الیه من حبل الورید افتاده فرمودند که حبل الورید
جزو ورید است ورید را با حق تعالی عینیت حقیقی و مغایرة اعتباریست پس حق تعالی اقرب
است از حبل الورید **لامعه** ذکر مرتبه لاتعین و ذات بحت افتاده فرمودند

[illegible]

که ذات مقدس موجود حقیقی اوست که بذات خود موجود است نه بامری زاید و وجود همه اشیا بر تعلها و علیها باوست چون نور که بنفسه ظاهر و روشن است پوشیده نماند که حضرت ذات بحت دیده نمیشود و معلوم بکنه کما هی نیست و چیزی منسوب و محکوم بران ذات مقدس نگردد جمیع اعتبارات درانجا ساقط اند بلکه اطلاق نیز ازان مرتبه مسلوب است و اینکه مطلق می گویند اشتراطات ستیقل نفی اند و صفات سلبی نه آنکه وصف ثبوتی کنند تقیید است معتبر و نیز اینکه موجود گفته میشود معنی موجود من تعلق به الوجود مراد نیست بلکه مراد آن است انچه من تعلق به الوجود را حاصل میشود از نسبت وجود آن ذات مقدس را فی ذاته بطریق اکمل و اولی حاصل است بغیر ملاحظه اعتبار امری باو بلکه صرف ذات بحت اعتبار باید نمود و برای توضیح این معنی عبارة از نقد النصوص مرقوم می گردد .

فان قیل کیف یوصف الضوء بانه مضیئ مع ان معنی المضیئ کما یتبادر الی الافهام ما قام به الضوء قلنا ذلک المعنی هو الذی یتعارفه العامة وقد وضع له لفظ المضیئ فی اللغة ولیس کلامنا فیه فانا اذا قلنا الضوء مضیئ بذاته لم نرد انه قام به ضوء اخر فصار مضیئا بل الضوء بل اردنا به ان ما کان حاصلاً لکون حد من المضیئ بالغیر والمضیئ بضوء هو غیره اعنی الظهور علی الابصار بسبب الضوء فهو حاصل للضوء فی نفسه بحسب ذاته لا بامر زاید علی ذاته .

و نیز فرمود نه اینکه گفته میشود که ذات بحت را بوجوب امکان صفت نتوان کرد معنی این کلام آنست که وجوب که ضد امکان است درین مرتبه مسلوب الاعتبار است وجوب ذاتی که عبارت از خود آیندگی ذات مقدس است فی نفسه بغیر ملاحظه امر آخر ثابت و مقرر است و اگر کسی سوال کند که در بحت هیچ امری مثبت و منسوب و موجود نیست مگر ذات صرف و شمار وجوب ذاتی درانجا ثابت و موجود میگوئید پس وی اگرچه اعتباری بود لاجرم آمد جواب آنست چنانچه در تحقیق معنی موجود و اطلاق گذاشته است بران قیاس باید گفت که ذات مقدس فی ذاته خود آینده است یعنی محتاج بغیر نیست و خود آیندگی ذات از عین ذات منتزع میشود نه از اعتبار امری دیگر و وجوب ذاتی را بامکان تقابل نیست بلکه متقابل امکان

وجوب وصفی است چنانچه وحدت ذاتی را تقابل بکثرت نیست مقابلات آنجا همه نسب و اعتبارات
ساقط اند و مقابل وجود مطلق عدم مطلق است که ممتنع لذاته است پس چنانچه عدم مطلق ممتنع
الوجود لذاته همچنان وجود مطلق واجب لذاته است در مراتب تنزلات ممکن و واجب است
باید دانست که برای توضیح مرام راقم الحروف تشریح این مقام مینماید و اول چند مقامات را
نوشته میشود یکی آنکه صفات نزد متکلمین موجود و زاید بر ذات مقدس اند و نزد حکماء عین
ذات یعنی اگرچه بحسب مفهوم مغایر اند اما باعتبار حقیقت و ماصدق علیه متحد اند مثلاً واجب و
ذات مقدس بحسب مفهوم مغایر اند و ماصدق علیه ایشان هر دو واحد است و نزد صوفیه
صافیه صفات عین ذات اند باعتبار وجود و تحقق و غیر ذات اند بحسب تعقل یعنی صفات
چنانچه باعتبار مفهوم با یکدیگر و با ذات مقدس متغایر اند همچنان ماصدق علیه ایشان نیز
متغایر است لیکن مغایرة در تعقل است نه در وجود و تحقق مثلاً چنانچه مفهوم واجب با ذات
مغایر است همچنان ماصدق علیه واجب نیز متغایر است زیرا که ماصدق علیه واجب نفس
ذات نیست بلکه باعث بالوجوب و همچنان سائر صفات فائده باید دانست که دیگر امور
منفصله مثل زید و عمرو و بکر را نیز مغایرة با ذات مقدس بهمین صورت مذکوره است در میان
صفات و دیگر امور درین باب هیچ فرق نیست مگر صفات را با ذات مقدس خصوصیتی دیگر
است که بآن خصوصیت امتیاز از امور منفصله دارند و نیز باید دانست که تاثیر برای ذات
مقدس است نه برای صفات و این تحقیق در حاشیه درهٔ فاخره که از مولانا عبد الغفور است
مفصل مذکور است فان اردت زیادة التوضیح فلیرجع الیه **مقدمه دوم** آنکه ذات
مطلقه را مطلق دانستن نیز در تعقل است والا در وجود از نسب و اعتبارات بر ذات مقدس
زائد نیست لیکن عقل انتزاع میکند نسب و اعتبارات را از ذات مقدس و معری و مجرد می سازد
ذات مقدس را از نسب در تعقل و تفصیل این در نقد النصوص مرقوم است **مقدمه سوم**
آنکه از ثبوت شئ برای شئ ثبوت الشئ فی نفسه لازم نمی آید قال المحقق الدوانی لا یلزم

من کون الشئ صفة لشئ و ثابتا له کونه موجوداً او ثابتاً فی نفسه مطلقاً کالقدم الذاتی والوجوب الذاتی انتہیٰ **مقدمہ چہارم** آنکہ ہر چیز از مقابل خود ممتاز و جدا می گردد و آن چیز کہ بینہما تقابل باشد **مقدمہ پنجم** آنکہ ہر مرتبہ کہ فوق متقابلین باشد ہر دو متقابلین دران مرتبہ جمع میشوند پس باید دانست کہ ذات مطلق فوق متقابلات است و مقابل ذات مقدس نیست مگر عدم صرف و هو لیس بشئ یعنی آنکہ فرض کردہ شود ما صدق علیہ برای عدم مطلق علی تقدیر الاتفاقہ بالعنوان و ما هو کذالک فهو لیس بشئ پس چنانچہ عدم مطلق ممتنع الوجود بذاتہ است وجود مطلق واجب لذاتہ است چنانچہ حضرت خواجہ شیخ محمد پارسا در رسالہ خود آوردہ است **نظم** + ہستی کہ وجود او بخود نیست + ہستیش نام نہادن از خرد نیست + ہستی کہ بحق قوام دارد + او نیست ولیک نام دارد + وآنکہ واجب لذاتہ باشد غنی لذاتہ باشد و ہمچنین واحد لذاتہ باشد از تعین زائد کہ بر ذات او باشد وآنکہ متعین بذاتہ باشد مطلق باطلاق حقیقی باشد کہ مقابل تقیید و اطلاق نیست ولکونه مطلقاً بهذا المعنی صح ان یتجلی فی المظاهر المتعددة بالصور المختلفة مع بقاء التنزیه بلیس کمثله شئ لکونه مطلقاً بالاطلاق الحقیقی لا یتقید بشئ من التعینات المختلفة باختلاف المظاهر و ما لا یتقید بشئ من التعینات لیس کمثله شئ مما یتقید و یتعین و کلما هو کذالک فهو واحد بالذات وحدة حقیقیة لا تقابل کثرة ولا وحدة اضافیة یقابل الکثرة و باید دانست کہ ان الحدوث عند ظهوره فی الصور المختلفة بالتجلیات المتعاقبة غیر المتکثرة پس چون مطلق حقیقی را صحت تجلی در صور مختلفہ وجوب ذاتی منافی حدوث و امکان نباشد زیرا کہ وجود ممکن نزد ایشان عبارة است از ظہور وجود مطلق و تقیدا و بقید ظہور خاص و عدم آن عبارت است از بطون وجود مطلق و تقیدا و بقید بطون خاص پس از ینجا دانستہ شد کہ امکان نسبتی است کہ منتفی از عدم تقید وجود مطلق بظہور و بطون است و آن منافی وجوب

ذاتی نیست فافہم باید دانست کہ خلاصۂ کلام آن است کہ وجوب ذاتی و قدم ذاتی و وحدت ذاتی و اطلاق حقیقی اینہا امور زائد بر ذات نیستند در تعقل و در وجود بلکہ در حقیقۃ اندمنطبق بنہایت لعنا الذات بل عینہا بمعنی انہ ذاتہ تعالیٰ من حیث حقیقۃ مبدأ لانتزاعہا و مصداق لحملہا بلا اعتبار حیثیۃ اخری کما یعتبر الحیثیۃ فی حمل الصفات علی الذات فتدبر باید دانست اینکہ می گویند کہ لا یصح ان یحکم علیہ بحکم معنی آنست کہ ہیچ حیثیت آنجا معتبر نیست و میگویند کہ نہ ذات توان گفت و نہ صفت معنی آنست کہ چون ذات را مقابل صفت میکنند مراد آن دارند کہ ہو باعتبار ظہورہ فی الحالۃ التی یستلزم تعین الاحوال الباقیۃ لہا ہکذا فی نقد النصوص **لامعہ** روزے میفرمودند کہ ہر کہ بشیخے بیعت کند فردا اعمال آن مرید در شیخ او نہند بعد ازان فرمودند الحمد للہ ما ازین امر رستگاریم کہ مستمعین را ازین کلام پر رموز تعجب و استغراب حاصل شد کہ بجناب حضرت ساحی ہزاران در ہزار غلام پیوند دارند ذات مبارک چگونہ ازین تعہد فارغ البال اند از راہ کرم و نوازش تعجب حاضرین دیدہ تفصیل بشارت بخش وار فرمودند کہ سلسلۂ ما بان شکل صحیح است کہ پدید بجناب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم می رسد پس اعمال ما یان ہمہ و ما را در پلہ شیخ و ہمچنین شیخ ما را در پلہ شیخ خود ہلم جرا تا ہمہ اعمال ما را در پلہ واسع جناب مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم خواہند انداخت ے چہ غم دیوار امت را کہ باشد چو نو پشتیبان و مطابق این کلام کہ از آنحضرت صادر شدہ در کتاب فوائد الفواد در تاریخ دہم ماہ ذو القعدہ سنہ ۷۱۶ ستہ عشرہ و سبع مایتہ و در کتاب سیر الاولیاء در باب ششم مرقوم است کہ حضرت سلطان المشایخ رض فرمود کہ ہر کرا شیخ پیوند میکند ہر چہ آن مرید می کند فردا آن اعمال در پلہ پیر او نہند باید دانست چون این مقام غموض داشت تشریح این مقام کردہ میشود کہ اعمال مرید از دو قسم خالی نیستند یا بمتابعت قولی و فعلی پیر خود می کند یا سوای متابعت می کند و ہمچنان پیر نیز از دو قسم خالی نیست یا اذن

مهدی است حقیقة یا حکماً و یا فعال متصل است تا وی مهدی حکمی آنست که با مر و حکم شیخ
هادی مهدی بیعت و هدایت خلایق مینماید اگرچه خود بمرتبه تکمیل نرسیده و اما چون شیخ کامل که عالم
بعواقب امور و مامور من الله است امرا فرموده و کفیل کار او گردیده پس رشد و بیعت و ارشاد
و بیعت آن کامل مکمل است پس اعمال مرید شیخ کامل انچه بمتابعت پیر خود هستند و آن اعمال مرید
که بغیر متابعت صادر یافته بشرط ایمان و ارادت و ایقان همه مرتبه پیر کامل نهند بسبب الحاق مرید
بشیخ کامل بدلیل قطعی قوله تعالی و زوجناهم عطف علی فی جنات من قوله تعالی ان المتقین فی
جنات بحور عین والذین امنوا ـ صاحب کشاف و صاحب بیضاوی عطف والذین امنوا
بر حور عین انداخته زیرا که در تزویج معنی الصاق و قران است ای قرناهم بالحور العین وبالذین امنوا
ای بالرفقاء والجلساء منهم واتبعناهم ذریتهم این قراة ابو عمرو است بایمان الحقنا بهم ذریتهم
قال صاحب الکشاف قوله تعالی بایمان کلام علحدة معناه بسبب ایمان عظیم الشان والمحل وهو
ایمان الاباء او بسبب ایمان حصیر والی المحل ای بشئ من الایمان لا هوا یمان الذریة الحقنا
بهم قال البیضاوی الحقنا بهم فی دخول الجنة والدرجة لما روی انه علیه الصلوة والسلام قال
ان الله یرفع ذریة المومن فی درجة وان کانوا دونه فی الاعمال لتقر بهم عینه ثم تلا هذه الاية
والذین امنوا الخ وما التناهم ای ما نقصناهم من عملهم من شئ بهذا الحاق بل وفینا و وفرنا اجورهم
قال البیضاوی فان الالحاق لا یحتمل ان یکون بنقص مرتبة الاباء او باعطاء الابناء بعض
مثوباتهم یحتمل ان یکون بالتفضیل علیهم وهو الایق بکمال لطفه پس برای دفع احتمال اول
حق تعالی نص فرموده بقوله ما التناهم من عملهم من شئ ـ شنیدم که در روز امید و بیم
بدان را به نیکان ببخشد کریم ✤ وقیل الذین امنوا مبتداء خبره الحقنا بهم و قوله تعالی واتبعتهم
ذریتهم بایمان اعتراض للتعلیل وتنکیره للاشعار بانه یکفی للالحاق المتابعت فی اصل الایمان
قال القشیری تحت قوله تعالی الحقنا بهم لیکمل علیهم سرورهم بان یلحق بهم ذریاتهم فان
الانفراد بالنعمة عن المشتغل به من الاهل والذریة یوجب تنغیص العیش وکذلک

کل من القلب الی الی یلاحظ من صدیق و قریب الی و خادم انتهی پس بہر صورت خواہ
قوله تعالی والذین امنوا را معطوف نمودہ شود بر حورعین خواہ ببندد و گفتہ آید مفسرین بالحاق
خدما و رفقا قایل اند و اعمال مرید شیخ تلبیسی جیہ بمتابعت اند نیک خواہ بد .. بمقتضای حدیث
مشہور من سن حسنۃ فلہ اجرہ و اجر من عمل بہا و من سن سیئۃ فعلیہ وزرہ و وزر من
عمل بہا بجیہ مثبت - در پلہ او نہند اما آن اعمال کہ بغیر متابعت اند پیرہا دی مہدی نیست
خارج از مرام اند زیراکہ فی الحقیقۃ نہ پیر پیر است و نہ دستگیر و نہ سبب اعمال مرید و نہ مباشر
واللہ اعلم بالصواب لیکن ہین و از نقصان برای ہر دو کافی مولانا روم می فرماید مثنوی
گر قبول حق رسد آن مرد راست ✤ دست او در کارہا دست خداست ✤ دست ناقص دست
شیطان است و دیو ✤ زانکہ اندر دام تکلیف است و ریو ✤ حضرت شیخ برہان الدین برہانپوری
از شیخ خود نقل مینماید کہ می فرمودند کہ ہر کہ بدین دستہای خود یعنی با دست شیخ فانی مرید میکند
دستہای او در آتش دوزخ سوختہ گردد نعوذ باللہ منہا - باید دانست کہ بعضی ناظرین بآیۃ کریمۃ
ان لا تزر وازرۃ وزر اخری وان لیس للانسان الا ما سعی در مقام مناقشہ مینمایند
اقول و باللہ التوفیق کہ در مجمع البحار آوردہ الوزر الحمل والثقل ویطلق کثیرا علی الاثم لہذا اکثر
مفسرین در تفسیر این آیۃ وزر را بر اثم محمول نمودہ معنی لا تزر لا تاثم نمودہ و بعضی تفسیر لا
تحمل کردہ و مراد از حمل زیر بار گناہ آمدن داشتہ و این ہر دو فریقین حاصل معنی چنین گفتہ
اند کہ لا یواخذ احد بذنب غیرہ قال محمد بن ابو بکر الرازی فان قیل کیف الجمع بین الآیۃ
والحدیث المشہور فعلیہ وزرہ ووزر من عمل بہا قلنا المراد بالآیۃ وزر لا یکون مضافا
الیہا مباشرۃ او تسبیبا لتحقق اضافۃ الی غیرہا علی الکمال اما اذا لم یکن کذلک فہو وزرہ
من وجہ فلا تزرہ وقیل معناہ لا تزرہ طوعا کما زعم المشرکون ویقولون اتبعوا سبیلنا و
نحمل خطایاکم والمراد من الحدیث یحمل علیہ وزر من عمل بہا کرہا کما قال اللہ تعالی ولیحملوا
اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونہم بغیر علم و آنچہ برای متقین

الحاق رفقا و ذریة خواهد بود و اعمال آنها در پلهٔ متقین خواهند انداخت عین کرم و تفضل آ
نه برای از و یکی دیگران را مواخذه باشد کما قال الله تعالی ما التناهم من عملهم من شئ فلا
منا فتة بالآیة لهذا الالحاق وهو مراد شیخنا و سلطان المشائخ رضی الله تعالی عنهما کما لا
یخفی و بعضی مفسرین معنی لا تذر لا تحمل نموده اند یعنی برمندارد و مراد از ان رفع درازداشتهٔ هر
از کسی بار برو ارد یا دای حقوق خواه بشفاعة میگویند حمل عنه و تحمل عنه چنانچه در دلائل الخیرات
است اللهم ان لی ذنوبا فی ما بینی و بینک و ذنوبا فیما بینی و بین خلقک اللهم ما کان
لک منها فاغفره و ما کان منها لخلقک فتحمل عنی یعنی رفع کن از من بادای حقوق آنها و در مجمع البحار
آورده است تحملت علی عثمان ای تشفعت به الیه پس در ینوقت نفی بر داشتن و از مقیّد
بکافر است چنانچه در تفسیر عرائس آورده است لا تزر لا تحمل نفس وازرة ای القلبیة بالاثم
کالرضا بکونها معبودة من دون الله و از نقل معاصی نفس اخری فثبت من اسلوب الکلام
المتحمل ای الرفیع فی نفس مومنة و الالما کان لنفی حمل الکافر عند القصد الی تفضیح اثبام
سبیلهم معنی کما استدل العلامة فی شرح العقائد علی ثبوت قبول الشفاعة بقوله فما تنفعهم
شفاعة الشافعین و قال فان اسلوب هذا الکلام یدل علی ثبوت الشفاعة المقبولة
فی الجملة و الالما کان لنفی نفعها عن الکافرین عند القصد الی تقبیح حالهم و تحقیق یأسهم معنی لان
مثل هذا المقام یقتضی ان یوسموا بما یخصهم لا بما یعمهم و غیرهم و لیس المراد ان تعلق الحکم بالکافر
یدل علی نفیه عما عداه حتی یرد علیه انه انما یقوم حجة علی من یقول بمفهوم المخالفة
انتهی و علی هذا قال مولنا فی الدفتر الثالث من المثنوی ؎ گفت پیغمبر که روز رستخیز
کی گذارم مجرمان اشک ریز + من شفیع عاصیان باشم بجان + تا رهانم شان ز اشکنجه
گران + عاصیان اهل کبائر را بجهد + وارهانم از عتاب و نقض عهد + صالحان امتم
خود فارغ اند + از شفاعتهای من روز گزند + بلکه ایشان را شفاعتها بود + گفت شان
چون حکم نافذ میرود + هیچ وازر وزر غیری بر نداشت + من نیم وازر خدایم بر فراشت +

خواجه ایوب فرمود که این بیت مقوله رسول علیه السلام است و مولانا حمل وار بر شفاعت حمل
شود حاصل آنکه هیچ صاحب ورز و وزر غیری بشفاعت نتواند رفع کرد مصرعه من هم وزر
خدایم بر فراشت + تا مجرمان را شفیع باشم و وزر آنها رفع نمایم و قول باری تعالی ان لیس
للانسان الا ما سعی نزد محدثین و مفسرین و نیز نزد فقها منسوخ است و بعضے انسان را
ماسوای امت محمد علیه الصلوة والسلام مخصوص داشته اند قال صاحب المصابیح فی معالم التنزیل
قال ابن عباس هذا یعنی آیة ان لیس للانسان الخ منسوخ الحکم فی هذه الشریعة بقوله
تعالی الحقنا بهم ذریاتهم فادخل الابناء الجنة بصلاح الآباء و قال عکرمة کان ذلك
لقوم ابراهیم و موسی فاما هذه الامة فلهم ما سعوا و ما سعی لهم غیرهم قال الربیع بن
انس ان لیس للانسان الا ما سعی یعنی الکافر فاما المؤمن فله ما سعی و ما سعی له و هکذا
آورده الزیلعی فی باب الحج عن الغیر و هکذا آورده صاحب التبیان **لامعه** روزے
فرمودند که سالک را باید که در سفر زاد نه بردارد تا بتوکل او پخته شود و کامل را باید که زاد
بردارد **لامعه** روزے فرمودند که نشان گرسنگی صادق آنست که مگس بر لعاب او ننشیند
لامعه فرمودند که وقت طعام خوردن حاضر باشد و بغفلت نخورد که طعام خوردن مثل
تخم افشاندن است هر چه که تخم خواهد انداخت بار آنچنان خواهد آورد یعنی اگر بغفلت خورد
غفلت بار آرد و اگر بحضور خورد آگاهی و نور ثمره خواهد آورد و وقت باید [illegible] است و این
ابیات خواندند ابر و باد و مه و خورشید و فلک در کارند + تا تو نانے بکف آری و
بغفلت نخوری + همه از بهر تو سرگشته و فرمان بردار + شرط انصاف نباشد که تو فرمان
نبری **لامعه** روزے فرمودند که آب بعد از طعام بدیر باید خورد و معنی خیر الماء بین الطعامین
گفته اند که یک طعام هضم شود آنگاه آب باید خورد یعنی درمیان طعام صبح و شام بخورد **لامعه**
فرمودند که اصل سلوك بر این چار امور مبنی است قلة الطعام و قلة الکلام و قلة المنام و قلة
الصحبة مع الانام **لامعه** فرمودند که اصل کار خلوت است اما چله نباید کشید که درین کار

شهرت است لامعہ می فرمودند کہ صوم لقوع بسیار نباید داشت کہ موجب عجب میشود و
بلکہ بر صوم معنوی مداوم باید بود لامعہ میفرمودند کہ دریں زمان حلال با حرام مخلوط شدہ
بلکہ حلال مفقود شدہ سالک را چارہ آنست کہ دست بطعام نبرد تا گرسنگی غالب نیاید و آنقدر خورند
کہ سد رمق ہرچہ خورد حلال است لامعہ می فرمودند کہ حق تعالی از کرم و فضل خود بدرویشان
از غیب حلال میرساند اگرچہ حلال ناپدید گردد لامعہ می فرمودند برای درویش بہتر آنست
کہ از کسے وظیفہ بلا رنج برسد والا بجاس بکسب مشغول گردد و باقی اوقات در یاد حق سبحانہ مصروف
دارد لامعہ می فرمودند کہ در کلام مجید چند جا علی اللہ رزقہا واقع است پس رزق حق سبحانہ
بر خود لازم فرمود بندہ را سعی برای چہ درکار است لامعہ می فرمودند بول در میدان نہ
باید کرد شیطان کسی را زپیش می گذراند لامعہ روزے از جناب علی مسئلت نمودہ شد کہ در دست
بندہ اختیار ہست در جواب کہ حق سبحانہ و تعالی بصفت اختیار بندگی در مظاہر کہ خواست در
مظاہر عباد ظاہر شدہ است لامعہ روزی عرض نمودہ شد کہ وظیفہ گاہی فوت میشود
فرمودند کہ غایت را قضا باید نمود کہ دیگر بار فوت نشود و نیز می فرمودند کہ اخذ وظیفہ ابتدا
سہل است و بعد ترک اخذ آن صعب میشود لامعہ روزے و تفسیر آیۃ کریمہ ما من دابۃ فی
الارض الا ہو آخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم یعنی نیست ہیچ یکی از جنبندہ
مگر آنکہ حق سبحانہ و تعالی گیرندہ است موی پیشانی او بدرستیکہ رب من بر راہ راست و
مستقیم است میفرمودند کہ چون اخذ بر صراط مستقیم باشد مقرر است کہ ماخوذ نیز بر ہمان صراط مستقیم
رود زیرا کہ ماخوذ از طریق انقیاد چگونہ انحراف گیرد فرمودند کہ این صراط مستقیم اسمای است کہ
نتیجہ مقتضای الہی باشد از جلال یا جمال برای آن اسم صراط مستقیم است مثلا صراط مستقیم اسم ہادی
طریق ہدایت است و برای اسم مضل طریق غوایت و ضلالت صراط مستقیم است و آنکہ در سورۃ
فاتحہ مسطور است اہدنا الصراط المستقیم صراط مستقیم انبیاست صراط الذین انعمت علیہم غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین آمین لامعہ روزی این کلام فرمودند سہل مبتنع لاجل خلق۔

مصرعہ ہر کسی را بہر کاری ساختند + میل او در خاطرش انگاشتند لامعہ روزی در بیان معنی کلام من تحقق بسر التکوین فلا خوف علیہم ولا رجاء لہ چنین فرمودند کہ ہر کرا صفات بشریہ بصفات الہیہ متبدل شود و صفت تکوین اورا حاصل گردد بروخوف و رجا نباشد زیرا کہ میداند ہرچہ ہست از منست لامعہ روزے میفرمودند کہ آوردن تخت بلقیس پیش حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام در یک طرفۃ العین باین تصور بود کہ درانجا اعدام تخت نمودند و پیش حضرت سلیمان ایجاد مثل و ساختند لہذا حضرت بلقیس گفت کانہ ہو لامعہ روزی میفرمودند کہ عالم میداند کہ چون کسی را قرب الہی حاصل شد آنکس ہرچہ میخواہد میکند و نمیدانند کہ در قرب انحصار است و عدم خواہش و خلایق میدانند کہ بدست ما فقرا چیزے نیست و نمیدانند الامر بومئذ للہ۔ لامعہ وقتی از اہل حکام بسیار امور نامناسب در حق سلطان اولیا صدور یافت و ہمہ غلامان حاضرین بخود خون جگر می خوردند از آنہا مردی جری مولوی خدا بخش نام روزی از جوش و صدق دل پیش حضرت سلطان الاولیاء آمدہ ہر دو دست از تاسف بر سر زانوان خود زدہ و عرض نمود کہ این قدر حوصلہ کدام موقع دارد و عملہای پیران برای کدام روز بیایند اگر خود بدولت نمیکنند مارا اجازت دہند کہ عمل بخوانیم و کار بے ادبانہ ساختہ کنیم حضرت سلطان الاولیاء بتلافی و خندہ پیشانی آن بزرگ را معذرت فرمودند چون آن بزرگ از حضور برخاست باین غلام کاتب الحروف آہستہ فرمودند اگر ازین امور تنگ شویم و عمل نمائیم پس مسئلہ وحدت برای چہ پختہ کردہ بودیم لامعہ روزے فاضلے متبحر در حضور حضرت قبلہ سلطان الاولیاء سوال کرد کہ مسئلہ مقرر است کہ علم تابع معلوم باشد علم ازلی چگونہ تابع معلوم باشد فرمودند کہ باعتبار آنکہ جملہ معلومات شیون ذاتیہ حق اند بر صفت علم تقدم ذاتی دارند بہمین اعتبار تابعیت علم ازلی برای معلومات میشود لامعہ روزی در حق غلام کاتب الحروف از راہ غریب نوازی این کلام فرمودند ترا حق تعالی ہمیشہ خوش خواہد داشت الحمد للہ علی ذلک و نعمت بذلک و ارجو من اللہ تعالی حسن الخاتمۃ بجاہ و نصلی علی محمد و آلہ + خاتمہ در بیان

اعراس مطہر که بدانکه حضرت مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالی عنہ در آداب الطالبین آورده است بدان ای طالب حق وای عزیز وای محبوب باید که رعایت اعراس اولیاء اللہ کنی تا امداد ایشان شود وترا استعدادی بر کار شایب حق تعالی بطفیل ایشان وبہره بکرم خود دروارین بدآبرو باشی وفرموده است صاحب مجموعہ روایات اذا اراد ان یتخذ الولیمۃ فیتخذ بادراك یوم موتہ ویحتاط فی الساعۃ التی نقل روحہ فیہا لان ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذلك الموضع فی تلك الساعۃ فینبغی ان یطعم الطعام والشراب فی تلك الساعۃ فان بذلك یفرح ارواحہم وان فیہ تاثیرا بلیغا واذا ارد شیئا من الماکولات والمشروبات یفرحون ویدعون لہم والایلنعون علیہم انتہی پس اگر طالب را دران محل که مزار است رفتن دشوار شود بدشواری رفتن حاجت نیست ہرجا که باشد چیزے علی قدر الامکان دران ساعت کند واگر آن ساعت معلوم نباشد پس اگر در روز روح نقل شده باشد در روز کند اگر در شب نقل شده باشد در شب کند حضرت صاحب دراز گیسو عرس حضرت قطب الاقطاب در شب ہژدہم ماه رمضان المبارک بسیار خرچ کردے چہ نقل روح ایشان در شب بود ودر روز ہم کردی واگر بالیقین روز معلوم است ونہ شب پس در روز کند ودر شب ہم چیزے کند وباید دانست که اول شب قبر تمیز حکم خرچ کردن دارد وبدانکه اگر روز وشب یقینا معلوم نباشد پس در ماه کند واگر ماه ہم معلوم نباشد باید که در سال کند خصوصا در ماه رجب در لیلۃ الرغائب یا روز آن کند بدانکه اگر کسے در لیلۃ الرغائب یا یوم آن بقدر امکان بلا حرج بارواح جمیع انبیاء واولیاء واہل ایمان خرچ طعام کنند زہی سعادت آنشخص ہمہ مدد دہ شوند واگر کسے فقیر باشد باید که آنچہ در خانہ خود پختہ باشد بروح ایشان نیت کند وباہل وعیال بخورد واگر آن ہم نہ فاتحہ باشد از فاتحہ فراموش نہ کند بدان ای طالب حق سبحانہ وتعالی مسترشدان کاملان مریدان صادقان ومعتقدان اتقان را باید که بارواح پیران خویش وشیخان خود ومرشدان خود طعام برحسب قدرۃ بلا حرج

اکرام کنند و اگر تمام اعراس کردن دشوار شود رعایت بعضے اعراس کنند تا ببرکت ایشان فتوحات
و نعمات دارین مزید گردد و عمر و مال ایشان بیفزاید و بمراد خود رسند محتاج ہیچ مخلوق نگردند و
عزت و دولت بسیار باشد و عاقبت ببرکت نظر ایشان المرء مع من احب بخیر گردد انشاء اللہ تبارک
و تعالی و آنچہ بہ تجربہ و معائنہ رسیدہ کہ توفیق نمی باشد برین کار مگر کسی را کہ صاحب دولت باشد
در ہر دو سرای بدانکہ در رعایت کردن اعراس اگر از ان شیخ گیر و صورتاً یا معناً افضل است
بہتر است ما توفیقی الا باللہ والسلام علی من اتبع الہدی + تمت و تمام شد

تکملہ شریف سیر الاولیا من تصنیف آن معدن عشق و جذبات الہی مخزن غلبات شوق اسرار نامتناہی
آن بادشاہ عالم حقیقۃ اولیاء مدار مقتدای اولیاء روزگار پیشوای صلحای عالی مقدار خواجہ خواجگان
باقی باللہ از خود فانی شیخ المشائخ منظر اللہ الصمد مولانا غریب نواز حضرت خواجہ گل محمد صاحب معروفے
کرخی چشتی احمدپوری رضی اللہ تعالی عنہ ـــ و برخے از حالات کرامات آن غریب نواز حضور حضرت
صاحب قبلہ احمدپوری این فقیر خاکراہ دردمندان محمد نجم الدین سجادہ نشین خانقاہ شریف حضور معروضے
تحریر میسازد نقل است از حکیم غلام سرور صاحب ملتانی کہ مرید حضرت خواجہ غریب نواز است کہ من پیشتر
در احمدپور شرقیہ ریاست بہاولپور در مدرسہ عربی حضور تحصیل علم میکردم و نان از لنگر میخوردم کہ باندازہ
دو صد نفر فقیر و مہمان و طلاب از لنگر نان میخوردند یکے روز در حضور حضرت صاحب موصوف مشرف
بودم کہ مسمی بہادر وغیرہ قوالان حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی مشرف
بحضور شدند کہ ہمیشہ سال بسال جمیع قوالان صاحبان سلسلہ برای گرفتن معمول بحضور می آمدند
خواجہ غریب نواز فرمود کہ امروز روز عرس از پیران طریقت ماست شاید حضرت قبلہ عالم خواجہ
غریب نواز اجمیری یا دہلوی رضی اللہ عنہما باشد کہ ہمیشہ عرس جمیع صاحبان ہر سلسلہ میفرمودند مجلس
بکنید قوالان عرض کردند کہ حاضر آخر در کوٹھہ کہ برد یوڑھی است و ہمیشہ حضور وظیفہ نیز دران می
فرمودند مجلس آغاز شد چند اشخاص معدود و خاصہ در مجلس کردند پس دروازہا بند کنانیدند در
مجلس خاصہ مذکور یکے من بودم و حضرت میان محمد شریف صاحب شداوی

که از خلفاء کبار حضور بودند و میان محمد یعقوب خان مرحوم وزیر ریاست که مرید و منسلک
بغلامان حضور بود و دیگر ده شخص وظیفه خوان و حقائق آگاه و خادمان حضور بودند
حضرت صاحب قبله را وجد شد مگر نهایت بغلبه عشق اول برخاستند بعده بجز نشستن بر
فرش مجلس استراحت فرمودند تا دیر پس کسی شخص که شناخت نبض داشت نبض دیده که حرکت
حرکت نبض کم شد آن شخص وزیر و حاضرین را گفت که وصال حضرت صاحب قبله گردیده که نبض را
هرگز تحرک نیست جمیع حاضرین مجلس و خدام حیران گردیدند که این چه شد آخر بجا حاضرین یکے
حقائق و معارف آگاه که صاحب حال بود گفت که وصال نگردیده در وجد اند و در مرتبه فنا
فی الله و بقاء بالله و قوالان غزل مذا جاری دارند بعد دیر حضور ممدوح در وجد برخاستند
پیراهن مبارک که گریبان از پیش بود از درمیان پیراهن کشیدند از جسد مبارک که آن وقت
محض سوز بود و پیراهن بیرون آمد بلا انشکاف و غیره که مقام فنا فی الله بود چنانچه کسی شخص از حضرت
صاحب سلطان الاولیاء خواجه محمد عاقل صاحب پرسیدند که فنا فی الله بچه طور میباشد حضور
ممدوح سلاری بر خود کرده نشسته بودند از جسد اشرف کشیدند بیرون آمد سبحان الله سبحان الله
سبحان الله آخر وزیر مرحوم قوالان را گفته که این پیراهن که حضرت صاحب قبله احمد لوری بمن ایثار
عطا فرموده مرا بدهند و صد روپیه بگیرند میان بها در قوال مذکور گفته که نمیدهم که در این چنین
حالت کسی پارچه از کسے صاحب حال مرا حاصل نشده من فرزند خود را وصیت خواهم کرد که بوقت فوت
شدن من بر کفن این پیراهن خواهی داد هر چند که وزیر صاحب موصوف آرزو کرد قوال پیراهن مبارک
نداد **نقل** است از حکیم صاحب موصوف که مریدان حضور در ملتان شریف بسیار بودند و
مکانات بزرگان اسلاف حضور نیز در ملتان بودند که موجود اند اکثر سال بسال در ملتان شریف
تشریف فرما می شدند یکبار که رونق بخش ملتان شدند جمیع غلامان و مریدان برای زیارت
آمدند یکے شخص میان غلام محی الدین نام که مرید حضور بود و حضور را نیز بروی شفقت کمال بود
برای زیارت آمد بجز نشستن عرض کرد که یا حضرت اگر حضور بر بیچاران دستگیری نفرموده ان

جہان چہ دستگیری خواہند فرمود عیال من کثیر گردیدہ از گذران تنگ ام مرا کیمیا عطا شود حضور فرمود
کہ من کیمیا گر ام کیمیا بہ ہم من فقیرم اللہ اللہ بسیار هم شما نیز اللہ اللہ بکنید و بجوش فرمودند کہ نظر فقیران
کیمیا است نظر اقدس بر کلوخ وغیرہ کہ بر زمین افتادہ بود فرمودند آن کلوخ طلا شد بمجرد طلا شدن
میان غلام محی الدین مذکور گفتند کہ این یک بر حضار بازار بریدہ ام و فروختہ بیایم حضور آن کلوخ طلائی را گرفتہ
بر زمین افگندند ہمان طور کلوخ شد او را فرمودند کہ این حرام است کیمیا چیزی کہ ہمین وظیفہ خوان
است شخص حسب الارشاد وظیفہ آغاز کرد حکیم مذکور میگوید کہ نامبردہ در اندک مدت مالدار و تونگر شد

نقل است از منشی غلام رسول صاحب شدانوی کہ حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری بر
عرس پیر خود حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد عاقل صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ در کوٹ مٹھن
شریف تشریف آوردند قوالان غزل آغاز کردند بر ہمین بیت حضور احمد پوری را وجد شد ٭
بیت - جمال یار چون خورشید تابان ٭ ز جیب جان سر ستان برآمد ٭ از پیش حضور
ممدوح صاحبزادہ صاحب الیشان حضور حضرت فیض رسان مولانا خواجہ محمود بخش صاحب
علیہ الرحمۃ استادہ بودند نزد ایشان قریب دستہ صد روپیہ در رومال ملفوف بود از صاحبزادہ
صاحب ممدوح یکبارگی گرفتہ قوالان را عطا فرمودند این چنین در مجلس جوش شد کہ یکی عالم
صاحب ہوش بیہوش و در گریہ بودند نزد ہر کس کسی چیز نقد یا پارچہ جات بودند تصدق حضور
کردہ قوالان را دادند عجیب ذوق بود سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ ٭ **نقل** است
کہ در کوٹ موسیٰ خان علاقہ احمد پور برای لنگر حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری از سرکار ریاستی
و تخفیف بہاولی مقرر بود مزارعان اقوام آہنگر کہ از غلامان حضور بودند بحضور عالی عرض ساختند
کہ یکی قطعہ زمین بیچارہ زمین ما بسبب نبودن چاہ بیشود و قریب کسی چاہ نیست کہ مخلوق آبنوشی
سازد اگر فی سبیل اللہ ارشاد چاہ شود افضل است کہ مخلوق آبنوشی خواہند کرد و پیداواری
در فصل خواہد شد حضور یکے غلام را ارشاد دادہ خود بدولت جانب خانقاہ شریف حسب
معمول تیاری فرمودند تا یاد آن سال برای زیارت حضرت خواجہ غریب نواز اجمیر شریف

وغیره مقامات متبرکه پیران خود رفتند بوقت واپسی از ملتان براه جلال پور در کوتله مذکور بر چاه
رونق بخش شدند چاه تیار بود مزارعان قدمبوس شده عرض کردند که حضور عزّ فرموده ارشاد
تیاری چاه فرموده بودند مگر آب چاه نهایت تلخ و خراب برآمده حضرت صاحب موصوف فرموده که ایشان را
ملاحظه کرده شود بر چاه مذکور قدم مبارک فرمودند و ارشاد شد که آب از چاه کشند کشیدند حضرت
ممدوح قدری آب مذکور در دهن کرده در چاه انداختند بمجرد انداختن آب مذکور آب چاه
این چنین شیرین شد که کسی چاه در کوتله این چنین شیرین و عمده نیست و تا حال برابر استاده
گاهی شکست ریخت نگردیده و تا هنوز در یکسان است **نقل** کرمیان صاحب
حضرت خواجه غوث بخش صاحب شد اولی که در ذی الحجه ۱۳۱۱ھ برای زیارت والد
متوفی صاحبزاده میان عبدالله صاحب والد حضرت میان صاحب میان هوت صاحب بر
خانقاه شریف حضور حضرت صاحب قبلهٔ احمد پوری آمده بودند و استاد من صاحب مولوی نظام الدین
صاحب مدرس عربی احمد پور شرقیه برای زیارت آمده بیان کردند که در ملفوظات حضرت میان صاحب
قبلهٔ تونسوی دیده ام که کسی شخص نقل می کند که از حضرت صاحب قبلهٔ تونسوی شنیده بودم والله
اعلم که حضرت صاحب موصوف چه فرموده و این شخص [illegible] مرحوم
وزیر که مرید حضور حضرت صاحب قبلهٔ احمد پوری رضی الله عنه بود بوقت فوت شد [illegible]
در جیم [illegible] بیان حضرت میان صاحب قبله شد از [illegible] فرموده [illegible]
مغفور صاحب قبلهٔ احمد پوری همیشه [illegible] مذکور با صاحبزادگان حضور حضرت صاحب قبلهٔ احمد پوری
برابر نیاز داشته و خرچ لنگر و عرس مبارک هیچ یکی دار الاکسیر سید صاحب مسمی [illegible] شاه ساکن
علاقه لاهور پنجاب در پنجاب نزد وزیر مذکور آمده مستوقف شد چونکه سید صاحب مذکور بمذهب
شیعه بود بسبب صحبت او راغب بمذهب او شد و بالکلیه مذهب تبدیل کرده بسبب استماع
این خبر حضرت صاحب من خواجه تاج محمود صاحب قبله رضی الله عنه تعلق که مرید حضرت
صاحب قبله ممدوح رشته دار و آشنا وزیر بود بطرف میان یعقوب محمد وزیر مرحوم

فرستادند کہ از جانب من سلام بدہ و بگو کہ شما پیر برادر اینجانب و غلام حضرت صاحب من خواجہ
غریب نواز قبلہ احمد پوری است باید کہ از مذہب دیگر باز آ و رنہ عنقریب ہلاک خواہی شد
شخص مذکور حسب الارشاد نزد وزیر مرحوم آمدہ و پیغام داد دوبار گفت وزیر مذکور خاموش
ماند سویم بار گفت کہ جواب نشنیدی وزیر جواب داد کہ از طرف فدوی بحضور تنابہ بندگیات
بدہ و عرض کن کہ من غلام حضور و حضرتصاحب قبلہ احمد پوری ام مگر منشای حضور است کہ
اگر مرا از کسی نفع نرسد نرسد آن شخص مجرد جواب سوار شدہ بحضور حضرت صاحب خواجہ تاج محمود
صاحب قبلہ رسیدہ عرض کرد حضور ممدوح بمجرد شنیدن اینجواب بجوش آمدند و خاموش شدند
بعد دو سہ روز باستماع آمدہ کہ وزیر النوابصاحب بہادر ثالث بالخیر مرحوم شہید کردہ حضور
ممدوح شنیدہ تیاری کردند و فرمودند کہ وزیر برادر سنت نزد خانصاحب میروم و دو ارا
سیر باشم در راہ بودند کہ خبر شنیدند کہ وزیر شہید شد پس رفتند درین اثنا کسی شخص
مولوی ساکنہ علاقہ چاچران شریف کہ مرید حضور موصوف و وظیفہ خوان و صوفی بود این
خبر شنیدہ حیران شد و بسیار گریست کہ وزیر باور دیشان و بزرگان این چنین نشانہ
بیداشت و بیعت صحیح و غلام حضور قبلہ عالم حضرتصاحب احمد پوری بود و وظیفہ خوان
در شب بیدار و درین چنین حال او شد در خواب رفت دید کہ وقت صبح است ملا اذان دادہ
و من یعنی مولوی مذکور ہم وضو کردہ در مسجد شریف برای خواندن نماز صبح رفتم دیدم کہ میان
یعقوب محمد وزیر مرحوم سوار شدہ مع چار پنج صد آدمی سوار آمدہ دران مسجد شریف نماز
خواندہ و باز ہمان طور سوار شدہ رفت از ملا مسجد مذکور پرسیدم کہ فلان وزیر است او گفت
کہ بلی من امام این مسجد ام کہ این مسجد شریف ہمین وزیر بنا کردہ و ہمیشہ پس من نماز میخواند
از خواب بیدار شدم بوقت صبح از خورسندی جلدی بحضور پیر خود خواجہ تاج محمود صاحب
آمدم مرا کہ از دور دیدہ فرمودند حوصلہ حوصلہ قدمبوس شدہ نشستم فرمودند کہ شما چرا گریہ
میکردی و چہ خیال شما را بود چونکہ یعقوب محمد مرید حضرت صاحب قبلہ من احمد پوری بود

چنانچه در پیجهان به تعظیم و تکریم بود آنجا هم این طور است۔ الحال دیدنی۔ حضرت میان صاحب
خواجه غوث بخش صاحب سدا لوی رو مبارک جانب این فقیر خاکراه دردمندان محمد
نجم الدین معروفی کرتی چشتی احمدپوری و مولوی صاحب مدرس عربی وغیره حاضرین اخوی
صاحب مولوی دین محمد صاحب علیه الرحمة و حضرت مولوی محمد سیف الدین صاحب سلمه الله تعالی
فرموده فرمودند که صورت حال این چنین است هرکس گذارش کرده که بجا است که در زیر کوه
شهید و صابر و وظیفه خوان و صحبت شیخ کامل میداشت و دستور وزیر موصوف همیشه این طور
بود که یومیه پیره در بار حضور غریب نواز قبله احمدپوری آمده پنج روپیه و دو کوزه شیرینی نذر حضور
ایلی احمدپوری شیخ المشائخ مولانا خواجه محمد نظام الدین صاحب و حضرت محبوب صاحب مولانا حاجی
محمد نصیر بخش صاحب که خوردسال بودند و بیرخانقاه مبارک میرفتند داده زیارت حضرت
صاحبزاده صاحبان غریب نواز شیخ المشائخ مولانا خواجه محمود بخش صاحب و خواجه
محمد بخش صاحب کرده بعده در کچهری میرفت و نیز حضرت میان صاحب قبله سدا لوی فرموده
که حضرت صاحب قبله من خواجه تاج محمود صاحب که همیشه برای زیارت حضور حضرت صاحب
قبله احمدپوری و بر عرس در احمدپور تشریف می آوردند قریب کوتهی فرنگی که فاصله یک میل
است از سواری زیر آمده پاپیاده تا شهر می آمدند هرگاه در شهر تشریف فرما میشدند پای
برهنه تا خانقاه شریف آمده چند یوم بعضی چهل یوم توقف می فرمودند پای برهنه می ماندند
حضرت خانصاحبان والی ریاست که استدعا قدم مبارک تا دیره میکردند میفرمودند که
هرگاه از حضور رخصت خواهم شد در دیره خواهم آمد تا آنکه چند بار خانصاحبان بر خانقاه
می آمدند و گذارش میکردند حضرت میان صاحب موصوف بر وزیر روانگی مخفی روانه حاجیپوران شریف
وغیره میشدند هرگز نمی رفتند و میفرمودند که رفتن نزد اهل دنیا نامناسب است کرامات و
خوارق عادات حضور حضرت صاحب قبله احمدپوری و حضرت خواجه تاج محمود صاحب
رضی الله عنهما اظهر من الشمس اند حاجت تحریر نیست اللهم نور قلوبنا بنور معرفتک نقل است

از حضرت مولویصاحب حاجی محمد نصیر بخش صاحب قبلہ نبیرہ حضور حضرت صاحب قبلہ عالم غریب نواز
احمدپوری کہ یکبار حضرت صاحب خواجہ تاج محمود صاحب قبلہ بر عرس خواجہ غریب نواز
احمدپوری قدس سرہما بسبب ہیچ طبع وغیرہ شغل نیایند بر دیگر عرس تشریف آوردند حضرت
مولانا خواجہ محمود بخش صاحب صاحبزادہ کلان حضور حضرت صاحب قبلہ احمدپوری بخدمت
حضرت صاحب ممدوح گذارش کرد کہ بر عرس سابقہ تشریف نیاوردند جمیع مخلوق مشتاق
زیارت ماندند وخصوص مجلس بجز شیخ رونق نیشود حضرت صاحب ممدوح فرمودہ کہ چہ
شدہ کہ من نیایدم اینجانب غلام حضرت صاحب قبلہ احمدپوری است این دربار آنچنان
است کہ رونق مجلس وغیرہ تا قیامت خواہد ماند ویکے روز آن خواہد شد کہ عقدہ کشائی
وآستان بوسی جمیع خلایق اینجا خواہد شد کسی از شان حضرت قبلہ من چہ خبر است کہ خاتم
الاولیا اند خیال نہ فرمایند اینجانب موجب معمول ہمیشہ برای زیارت و بر عرس می آید و
خواہد آمد **نقل است** از حضرت مولویصاحب فیاضی مولانا مولوی محمد حامد صاحب
شدانوی کہ در ابتدا از حضرت میانصاحب میان محمد شریف صاحب قبلہ شدانوی خلیفہ
حضرت خواجہ غریب نواز احمدپوری مجاہدہ وغیرہ بر خانقاہ شریف حضرت صاحب قبلہ
عالم در کوٹ مٹھن شریف میبودند کہ بیعت ایشان نیز با حضرت صاحب سلطان الاولیاء
قبلہ عالم خواجہ محمد عاقل صاحب بود یکبار حضرت خواجہ تاج محمود صاحب رضی اللہ تعالی
عنہم برای زیارت جد امجد خویش بر خانقاہ مبارک در کوٹ مٹھن شریف رفتند میان
صاحب شدانوی موصوف بر حوض نشستہ بودند ایشان را دیدہ فرمودند میانصاحب
اگر کسے خیال فیض وغیرہ است در جناب حضرت صاحب قبلہ من در احمدپور شریف بروند
میانصاحب موصوف بمجرد ارشاد در احمدپور بحضور آمدند ومتوقف شدند بکرم ایزدی
فیضیاب ومجاز شدند یکبار بحضور حضرت صاحب قبلہ احمدپوری وحضرت میانصاحب
میان محمد شریف صاحب شدانوی وحضرت مولانا خواجہ تاج محمود صاحب قبلہ

ہر سہ صاحبان بر عرس مبارک در کوٹ شریف آمدند بوقت واپسی میاں صاحب شاہ الوی بحضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری عرض کرد کہ باز و من سپرد حضرت خواجہ تاج محمود صاحب کردہ بروند حضور احمد پوری فرمود از دست خواجہ تاج محمود صاحب گرفتہ بدست میاں صاحب شاہ الوی دادند و شان دست خواجہ صاحب گرفتہ بر سر و چشم نہادہ و از راز رموز حالات ایشاں حضرت صاحب قبلہ احمد پوری خواجہ صاحب نیاز با میاں صاحب شاہ الوی بحد پیدا شتند کہ فرمود شیخ خود حضور حضرت صاحب قبلہ عالم احمد پوری بود سبحان اللہ سبحان اللہ فیما بین چہ اتحاد بود

سلسلہ شریف چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای کہ از کنز خفی در عین اظہار آمدی / با ہمہ اسماء حسنی خود نمودار آمدی
کردی از اطلاق خود در نقطۂ وحدت نزول / در لباس میم احمد شاہ مختار آمدی
حسن مجمل را چو از اعیان مفصل ساختی / کسوت شیر خدا پوشیدہ کرار آمدی
از تجلای جمال خود حسن بصری شدی / ہمچو عبد الواحد واحد باطوار آمدی
از ظہور فیض خود گشتی مسمی با فضیل / بر سر ادہم چو سلطان جہاندار آمدی
گسد یدالدین شدی از عشق از راہ سداد / گہ امین الدین امین راز دلدار آمدی
کسوت ممشاد پوشیدی بصد شان علو / شام بو اسحاق را چون صبح انوار آمدی
خود ولی احمد شدی ای قدوۂ دنیا و دین / ناصر حق بو محمد بخت بیدار آمدی
گاہ بو یوسف شدی گاہ مودود جہان / با چنان نقد تلبس گرم بازار آمدی
در طواف کعبۂ معنی شدی حاجی شریف / ہمچو عثمان مقتدای حزب ابرار آمدی
از پی ہر مستعین کردی معین الدین لقب / رحمت اہل جہان خورشید انوار آمدی
مرکز عالم گرفتی در محیط فیض خود / عین قطب الدین شدہ بر ہر فلک پرکار آمدی
از کمال انوار فیض خود فرید الدین شدی / صد ہزاران تحفہ ہا ان شکر بار آمدی

همچو محبوب الهی با هزاران عز و ناز — از نظام اندر جهان سلطان سلطان آمدی

کردی از رخسار خود روشن چراغ دهلوی — در کمال از علم علامه گهربار آمدی

در شبستان و عالم خود سراج الدین شدی — همچو علم الحق بعلم دین خبردار آمدی

کسوت محمود را چون کرده گشتی جلوه گر — خود جمال الدین با حسن رخسار آمدی

با همه خلق و حسن مثل حسن کردی ظهور — وه که چون شیخ محمد خوب کردار آمدی

از پی احیاء دلها کرده محیی لقب — قطب را اندر هدایت مرکز اسرار آمدی

بر سر کوه طور دل مثل کلیم الله شدی — در تماشای تجلی محو دیدار آمدی

خود نظام الدین اول او ثانی شدی — ور نظام سلسله چون در شهوار آمدی

بسکه از فقر اتم کردی لقب فخر جهان — آشکارا رحمت عالم پدیدار آمدی

جلوهٔ نور محمد کردی از ناب وجود — وه که در شهر شهود این مهر پرانوار آمدی

بعد از آن قاضی شدی بر مسند دین نبی — چون محمد عاقل اندر شرع مختار آمدی

کردهٔ هم نام خود سلطان محمود از کرم — وه که با این بادشاهی بنده دربار آمدی

گل محمد از نسیم فیض خود بشگفته — تازه در بازار احمد بهر گلزار آمدی

ای شریف از جمله بس نازی نهان گنج — آخر اندر شهر شیدائی باظهار آمدی

سپهر حسن تو تاج محمود است همه — عاشقان را روی خود را پرده بردار آمدی

حافظ فضل علی کان مظهر آیات الست — خود تو تاج درسگاهی والی شیدا آمدی

الهی بکربت و غربت خاکراه دردمندان غوث بخش دعا هد عافیت برادر ایشان میان صاحب میان محمد نجم الدین بخیر گردان ۞

تاریخ تولد و وصال حضور حضرت صاحب قبله محمد نور رضی قدس سره

سنیش — تولد فیض رزاق — وصالش دان تو منظور الهی

ایضا

مولوی و عالم علم علی — مظهر اسرار خفی و جلی

آن گل بستان محمد چون گنج — زیر زمین شد به بسی خوشدلی

ماه وچو فرش ز کمال ظہور
وقت صبحی شد بکان علی
فکر بودم پئے تاریخ آن
گفت لبید دہن شد ازین … ۱۳۲۲
لفظ تاریخ وصال او ہاتف
ناظم محرم از جہان جدا شد ۱۳۲۲

بر فلک غیب شد متجلی
آه کزین عالم دو اقعہ
کرده ز دست گرش سالے
ایضاً مولوی شیخ گل محمد …
گفتہ مغفور حشتا و جواب ۱۳۲۳
ایضاً وصل اللہ بیت یہ جنید ۱۳۲۲

یوم الجمعہ ز محرم نہم
گشتہ زغم جملہ جہان مبتلے
ہاتفم از سال وصالش زغیب
کرد در رفتن بہشت شتاب
ایضاً باسن اول ہر روز جمعہ
ایضاً تاریخ تعمیر روضہ مبارک

جدید حضور ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ - از تصنیف مولوی صاحب مولوی عبد الرحمن صاحب
مرحوم سابق مدرس عربی شیرپور

گل محمد خواجہ مولانا کہ بود
گشت در فردوس مغفور الہ
با تعلق شد مولوی نصیر بخش
شد برای اجر مزدور الہ

از کمال زہد منظور الہ شد
بود چون او مظہر انوار حق
زین سعادت گشت مامور الہ
از سر بہجت پئے تاریخ آن

کرد چون از دار دنیا انتقال
روضہ اش ہم مظہر نور الہ
مولوی نجم دین ہم سعی کرد
گفت ہاتف روضہ نور الہ ۱۳۰۵

ایضاً تاریخ وصال حضرت شیخ المشائخ مولانا خواجہ محمود بخش صاحب صاحبزادہ کلان حضور حضرت صاحب قبلہ احمدپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما از تصنیف مولوی صاحب مولوی محمد ادریس سکنہ اوچ متبرک علاقہ احمدپور شرقیہ ریاست بہاولپور بوقت صبح و مزار پُرانوار در روضہ مبارک حضور ممدوح است

مسکنش بود شہر احمدپور
برگزیدہ ترین از ابرار
بر سر شاخسار سدره نشست
تا کرد دہم لیسہ بدیدہ دو چار
یا الٰہی طفیل ختم رسل

چونکہ محمود بخش مسعودی
کو ست شرقیہ شہر ای الدار
روز جمعہ بہ بستم رمضان ۲۰
آشیانہ گزیدہ دار قرار
ہمہ یاران فنا بودم ناگاہ
ابر رحمت بروح پاکش بار

کرد و چشتی بود نیکوکار
عالم با عمل نجیبہ سیر
طائر روح او شدہ طیار
بہر تاریخ وصل آن عارف
گفت ہاتف بگو جنت مکان ۱۲۸۹
بندہ ادریس ہر صباح و مسا

بہر روانش کند درود و ثنا ٭ **ایضاً** تاریخ حضرت مولانا شیخ المشایخ خواجہ محمد بخش صاحب صاحبزادہ خورد حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری رضی اللہ تعالی عنہما و مزار پر انوار ایشان در ملتان قریب روضہ مبارک حضرت غوث بہاؤالدین ذکریا رض است ٭

چون محمد بخش نیکو خوش لقا
رخت ہستی بست زین دار فنا
ہر دم از ما صد درود از جان و دل
حرمت آن سید خیر الوری

بود عالم باعمل فرخندہ رای
بہر سال وصل آن ادریس را
بہر روانش باد تا یوم الجزا

از ربیع اولین بگذرہ و بیست
اختری نیکو ز ہاتف شد ندا ۱۲۹۴ھ
خاتمہ نیکو شود ادریس را

ایضاً تاریخ وصال حضرت ابو الصاحب قبلہ مولانا شیخ باصفا خواجہ محمد نظام الدین صاحب صاحبزادہ کلان حضور حضرت مولانا خواجہ محمود بخش صاحب رضی اللہ عنہما بوقت مغرب مزار پر انوار ایشان نیز در احاطہ خانقاہ شریف حضور

زہی خجستہ خلق نیکو چو مہر اشہر نظام دین نام
شب آدینہ بہم محرم بوقت شام الیقین برائی
بروز جمعہ چو غنچہ از زر گشت مدفون بحکم یزدان
بظاہر چو خجستہ پا فشردہ نہادہ دیدہ بدیدہ بر ہم
چو چشم یکشاد بندہ ادریس پر زاندوہ گشتہ خاطر

ندیدہ آفاق مثل و ہر کسی بوصف نیکو کمالش
ز دار فانی بدار باقی نمود وحش چو رخش حالش
ہمہ عزیزانش اشک ریزان ز درد ہجران نمود نالش
بسال وصل آن خجستہ سیکرد بود نیکو جمیع خصالش
بفرق آہی نجست ۱۲۸۸ھ و بدا گشت ظاہر سن وصالش

ایضاً تاریخ وصال حضرت عمو الصاحب مولانا میان اللہ یار صاحب صاحبزادہ خورد حضرت مولانا خواجہ محمود بخش صاحب رضی اللہ عنہما بوقت ظہر مزار ایشان نیز در احاطہ خانقاہ شریف حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری است ٭

مولوی اللہ یار آن خوش خو
خندہ پیشانی بود نادر گو
بیست و ششم ز ربیع آخر بود
گفت ہاتف بگو عزیز نکو ٭ ۱۲۸۸ھ

نوجوان خوش زبان نیکو رو
طائر روح او باوج فلک
قرب حق را گزید زد دل او

عالم و خوش لقا فرشتہ صفات
رفت و با حور گشت ہم زانو
سال وصلش چو فکر کرد ادریس

ایضاً تاریخ وصال اخو الصاحب حضرت مولوی دین محمد صاحب

علیه الرحمة مزار ایشان اندر روضه مبارک حضور حضرت صاحب قبله احمدپوری رضی الله عنهما است بروز جمعه بوقت ظهر

جمادی الآخرین را بود هشتم
درآوردند حور الیش در آغوش
بیا آورد پیغامش بابش زین لب
صدای مرگت آید نیز در گوش

دریغا دین محمد قاضی با هوش
ز جام قرب حق شد مست و بیهوش
ز درد فرقت آن نیک محضر
درودش خوان آه و ناله پرجوش
زسال هجرتش چون جست اندیشه

براه نیک مردان چست و با هوش
درون روضه اجداد خود خفت
برآمد از جهان صد آه پرجوش
بخواهی شربت فرقت چشیدن
ندایش گشت از هاتف بآغوش

ایضا قطعه تاریخ وصال حضرت حاجی الحرمین الشریفین مولانا مولوی محمد نصیر بخش صاحب علیه الرحمة والغفران سابق وکیل سرکار ریاست بهاولپور هو الحی ولا یموت

چو بر تارک بخش بخشی کلاه
ز ذی قعده عشرون احد لی شبه
بشد بد قفس و لا ابتکا نیز
که ساکن بدروازه اش هست قنبر

رهی مولوی معنوی بی نظیر
ز لفظ نصیر آنکه اسمش نصیر
اجل گسیلاندش طناب امل
وز آن پس بروضه که جدش کبیر
بجنت خرامید گفتا سروش

بصورت منور بمعنی چو پیر
بهنگام مغرب بروز اربعه
سفر کرد زین عالم دلپذیر
بستر قبه احمدپوران واقع است
زسال وصالش بآید لبیب

نسب نامه حضور حضرت صاحب قبله خواجه غریب نواز مولانا شیخ المشایخ مظهر الله الصمد
حضرت خواجه گل محمد صاحب رضی الله عنه از آدم علیه السلام تا برخوردار شیخ غلام معین الدین
زید صیانته وطول عمره بحرمت سیدنا محمد و آله واصحابه جمیع مشایخ کرام الی یوم الدین
حضرت ابو البشر آدم صفی الله علیه السلام ابنش حضرت شیث علیه السلام ابنش انوش
ابنش قینان ابنش مهلائیل ابنش یارد ابنش اخنوخ ابنش متوشلخ ابنش لامک ابنش نوح
علیه السلام ابنش سام ابنش ارفخشد ابنش شالخ ابنش عابر ابنش فالغ ابنش ارغو ابنش
شاروغ ابنش ناخور ابنش آزر ابنش حضرت ابراهیم علیه السلام ابنش حضرت اسماعیل عم
ابنش قیدار ابنش حمل ابنش ثابت ابنش سلامان ابنش همیع فی بعض النسخ هميسع ابنش

آدد ابنش اُدّ ابنش عدنان ابنش معد ابنش نزار ابنش مضر ابنش الیاس علیہ السلام ابنش مدرکہ ابنش خزیمہ ابنش کنانہ ابنش نضر ابنش مالک ابنش فہر ابنش غالب ابنش لوی ابن مبارکش کعب است کہ حامل نور جناب سرور کائنات مبدء موجودات حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم است و اولادش تا روز قیامت اظہر من الشمس کہ حاجت تحریر نیست از لوی دو فرزند یکے کعب وثانی عامر است فرزند کعب مرہ ابنش کلاب ابنش قصی ابنش عبد مناف ابنش ہاشم ابنش عبد المطلب ابنش حضرت عبد اللہ ابن مبارکش حضرت سرور دو جہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وثانی فرزند لوی عامر و از او دو فرزند یکے فضیل ابنش مالک ابنش نضر ابنش عبید و ابنش عبد الشمس ابنش فہمی ابنش لیث ابنش عبد العزی ابنش بزیل کہ بدست حضرت امام المشارق والمغارب علی المرتضی کرم اللہ وجہہ بعقیدہ باغیہ شہید گشتہ و ابنش بسلام مشرف گشتہ وثانی معاویہ جانب امیر المؤمنین علی المرتضے کرم اللہ وجہہ از دست فید باغیہ شہید گشتہ ابنش محمد محسن با امام در دشت کربلا شہید شدہ ابنش عیسی ابنش سلمان ابنش عبد الرحمن ابنش زید ابنش سعد ابنش مسعود ابنش سلیمان ابنش فیروزان بعضے گویند کہ اسمش فیروزین و بعضے گویند فیروز علی کرخی مولی یعنی آزاد کردہ حضرت امام علی موسی رضا در بان آنحضرت بود روزی مردمان ازدحام کردند در پا در آمد ہلاک شد و بعضے گویند بسبب ازدحام پہلو شکستہ بیمار شدند بہمان بیماری بحق پیوستند ابن مبارکش شیخ الشیوخ خواجہ خواجگان سر سلسلۂ چشتیان وقادریان چشتیان و سہروردیان وغیرہ عالیجناب حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کنیت وی ابو محفوظ قدس سرہ از طبقۂ اولی مشایخ است وصال ایشان دوم ماہ محرم سنہ ۲ مائتین است و مزار پر انوار ایشان در بغداد شریف در محلہ کرخ است و مجرب است ہر کہ بر آستان مبارک ایشان دعا خواہد مستجاب گردد خلافت از حضرت سلطان اولیاء امام الہمام حضرت امام علی موسی رضا صاحب میدارند وصحبت

رباعی

[illegible]

با حضرت شیخ المشایخ خواجه داود طائی رضی الله عنهم نیز بود و حالات کشف و کرامات در
تذکرة الاولیاء مندرج و قبل از شیخ المشایخ خواجه شیخ معروف کرخی رضه به بیعی غلام معروف
بودند و از شیخ حبیب قدس سره در بغداد به سکنیت و در بخارا بخواجه اشتهار میدارند و اولادش
را ازین سبب شیخ و خواجه زاده منسوب می سازند فرزند مبارک حضرت خواجه معروف کرخی
خواجه محمد محفوظ ابنش شیخ محمد ابنش شیخ حامد ابنش شیخ محمد جعفر ابنش شیخ عبد الغنی ابنش
شیخ جمال الدین ابنش شیخ محمد عارف ابنش شیخ شهاب الدین ابنش شیخ محمد صالح ابنش
شیخ حیدر ابنش شیخ محمد نصیر ابنش شیخ نظام الدین ابنش شیخ سعید الدین ابنش شیخ [illegible]
ابنش شیخ محمد تقی ابنش شیخ عباس علی ابنش شیخ نور الدین ابنش شیخ امان الله ابنش
شیخ مراد علی ابنش شیخ حافظ محمود ابنش شیخ حاجی احمد ابنش شیخ حاجی علی رضا ابنش
شیخ حافظ احمد ابنش شیخ ظهیر الدین در عهد حضرت سلطان خلد آشیان شاه جهان بادشاه
از بخارا در دار السلطنت بادشاه موصوف رسیده بمنصب شیخ الاسلام در دار الامان
ملتان در شهر سکونت ورزیده و در مسجد جامع اذان خود میدادند ازین سبب عوام الناس
بشیخ الاسلام بانگه شهرت یافته بودند از بسکه لقب بانگه مقرر شده شیخ الاسلام شیخ ظهیر الدین را
دو پسر بودند یکی شیخ بدر الدین که او استاد و پیر شاه عبد العزیز بادشاه ملک بخارا بود
و آنجا استقامت داشت دوم شیخ حاجی رحیم علی که در دار الامان ملتان تولد شدند فقط شیخ
بدر الدین را یک پسر شیخ کرم علی که معروف بشیخ کرم داد است تولد شده بود بعد وفات
پدر بزرگوار خود در عهد بادشاه غازی اورنگزیب بملتان شریف رسیده فاتحه
خوانی جد بزرگوار خویش ادا ساخته بملاقات بادشاه موصوف در دهلی رفتند و از بادشاه
غازی بخلعت فاخره سرفراز گشته دو پرگنه ظریف پور کهند و محل پرگنه ملتان بجهت لنگر و مدد
معاشش ایراد شده چون در ملتان بآن خلعت فاخره و دستار کلان رسیدند در عوام
الناس بشیخ کرم داد و دیگر اشتهار یافتند شیخ کرم داد چهار فرزند داشت شیخ محمد حسین و شیخ

خالق داد لاولد و شیخ اللہ داد لاولد و شیخ رحیم داد و شیخ محمد حسین چہار فرزند داشت یکے شیخ
حافظ عبد الرشید و شیخ محمد صدیق و شیخ محمد زمان و شیخ کریم داد لاولد و شیخ رحیم داد و شیخ
محمد صدیق دو فرزند میداشت یکے شیخ محمد بخش لاولد و ثانی شیخ محمد فاروق کہ بطرف بنگالہ
شہر ہندوستان رفتہ دراینجا سکونت پذیر شدہ و از اولاد دیگر صاحبان برادران در
ملتان و خیرپور ـ بہاولپور ـ مبارکپور ـ احمدپور موجود اند و شیخ حافظ عبد الرشید را کہ در ملتان
فرزند تولد شدہ حضرت شیخ گل محمد حکیم است و از ایشان پنج فرزند شدند یکے شیخ غلام حسین
لاولد کہ در گلہی اختیار خان سمت عزیز جیانپور ریاست ہذا فوت شد دوم شیخ محمد رشید حکیم سوم
شیخ محمد صدیق حکیم چہارم شیخ محمد یوسف حکیم پنجم حضرت شیخ مولوی صاحب مولوی اللہ یار صاحب
حکیم کہ از ایشان یک فرزند اسم مبارکش حضرت شیخ المشائخ غریب نواز خواجہ گل محمد صاحب قبلہ
احمد پوری کہ در جمیع سلسلہا خصوصاً در چشتیہ خاتم الاولیاء اند و از حضرت خواجہ خواجگان شیخ
المشائخ مولانا مظہر قاضی الحاجات حضور خواجہ محمد عاقل صاحب قبلہ رونق افروز کوٹ مٹھن شریف
و چاچڑان شریف و از شیخ کامل مولانا خواجہ سلطان محمود صاحب رونق بخش خان بیلہ کہ خلیفہ اعظم
حضور موصوف اند بخلافت ممتاز اند و الی یوم القیام فیض ایشان سرایان باد بیت میان جملہ
اصحاب محمود ماہی بود ❊ چہ نسبت ہمہ بلکہ پادشاہی بود ❊ ہر کہ زدل دامن پیران گرفت ❊ گنج
بقا زین دہ ویران گرفت ❊ و از حضرت غریب نواز قبلہ احمد پوری دو فرزند شدند یکے حضرت
مولانا شیخ فیض رسان حضرت خواجہ محمود بخش صاحب قبلہ و ثانی حضرت مولانا خواجہ محمد بخش صاحب
قبلہ و از ایشان حضرت عمو صاحب حاجی الحرمین الشریفین مولانا مولوی شیخ حاجی محمد نصیر بخش
صاحب کہ از طرف حضرت نواب صاحب بہادر والی ریاست ہذا بعہدہ وکالت در بیکانیر مامور
اند دام اقبالہ و مد ظلہ العالی و حضرت خواجہ محمود بخش صاحب را دو فرزند اند یکے ابی امجدی حضرت
مولانا شیخ محمد نظام الدین صاحب مرحوم و ثانی حضرت شیخ مولوی اللہ یار صاحب مرحوم لاولد
و از ابی امجدی سہ فرزند شدند یکے حضرت اخی صالح مولوی شیخ دین محمد صاحب مرحوم کہ

ازایشان دو فرزند یکے شیخ محمود بخش و ثانی شیخ خدابخش زید حیاتہما و دوم حضرت اخی
حافظ کلام الٰہی مولوی شیخ محمد سیف الدین صاحب وازایشان یک فرزند شیخ گل محمد المعروف
محمد نواز طول العمرہ در ملتان اند و سوم این خاکراہ درویشان فقیر محمد نجم الدین معروفی کرتجی چشتی سجادہ
نشین خانقاہ شریف حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری وازین یک فرزند شیخ غلام معین الدین کہ
بفضلہ و کرمہ امدادہ و طول العمرہ تمت سلسلہ چشتیہ بہشتیہ از تصنیف حضرت عارف کامل فنا فی
شیخی مرشدی فیاض زمان آن مصباح مشکوٰۃ ولایت و کرامت نور کوکب ہدایت شیخ المشایخ غریب
نواز مولانا خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین رونق بخش کوٹ مٹھن شریف و چاچڑان شریف
دام اللہ فیوضہم و مدظلہ العالی کہ حسب الارشاد حضور بتجویز طبع شدن این کتاب تکملہ شریف
سیر الاولیاء کالشمس فی الضیاء گشتہ ہر کہ مطالعہ فرماید این فقیر بیچاران خاکراہ دردمندان محمد
نجم الدین احمد پوری عفا عنہ را بدعاء خیر یاد نماید ٭

بیچارہ و عاجز و مضطرم
از بہر رسول امین مددی
از بہر شہا بدہ جان طبیبم
بے شبہ رؤف رحیم توئے
از خوان تو ہر کس زلہ ربا
ای مسند دین یقین مددی
ای باب قصر علے و ولے
مولای ہمہ اصحاب توئی
تو مردم دیدہ ہر بشری
سر حلقۂ مجتہدین مددی
بو الفضل شیخ عبد الواحد

ای حضرت رب معین مددی
درماندہ و بیکس و مستعصم
ای راحت روح حزین مددی
بے شک احمد بے میم توئی
از جود تو نشو و نما ہمہ را
مخصوص برحمت لم یزلی
ای والی حصن حصین مددی
فاروق خطا و صواب توئی
در جہد جہاد اولی النہی
متشرع و متقی و زاہد
ابو اصل عتیقین مددی

ہر لحظہ عنایت سے طلبم
ای چارۂ مضطرین مددی
سبط رسول کریم توئے
یا طٰہٰ و یٰسین مددے
محمود محمد نور خدا
دانندۂ راز خفی و جلی
ای وارث علم باب توئی
ای افضل صد یقین مددی
ای خواجہ حسن البصری
متورع و محتسب و جاہد
از فیض فضیل عیاض شہا

مطلع سنت رشک مها
ای زیب عرب ای فخر عجم
ای شیخ شیوخ زمین مددی
ای شیخ حذیفه نیک شیم
در اهل دلان لبس صاحب فر
با عشق الهی معموری
محبوب کهین و مهین مددی
سلطان ابو اسحاق توئی
ای عارف عالی پاک نسب
سرمست ز جام مئی سرمد
مشهور بنا صدر دین مددی
خورشید منور اوج بقا
هر قاصد را مقصود توئی
ارباب شریعت را افسر
ای حاجی مکه نشین مددی
ای گنج حیا و وفا عثمان
با صدق و وفا هر یکجان ز تو
از خنجر عشق شهید شدی
ای خواجه قطب الدین مددی
مشهور جهان بنام تو شد
منظور نبی محبوب خدا

در جیب قبا جیبت مهر شها
سلطان دو کون امیر اهم
سلطان طریقت راسخ دم
ای عین خصال هبیره مددی
معروف هبیره عرش مقر
هم ز جام محبت مخموری
در علم شهی آفاق توئی
سر سلسله تلقین مددی
مشفقی مذهب و صوفی مشرب
ای واحد گشته بذات احد
تو یوسف مصر ولایت را
ای مشرق نور سبحانی مددی
هر عارف را مقصود توئی
اصحاب طریقت را سر
ای رکن ولایت جان جهان
در بقعه مکه مکین مددی
اسلام بهندوستان ز تو شد
با دولت وجد و حمید توئی
با صدق فرید علام تو شد
ای شیخ فرید الدین مددی
از مهر تو تافت بهند ضیا

ای شمع بهشت برین مددی
ای ابراهیم ابن الادهم
خوش خلق و سرا پا جود و کرم
اعلی العرفان بلند قدر
ای شیخ امین الدین مددی
ممشاد علو الدینوری
در کشف حقائق طاق توئی
ای بو احمد ابدال لقب
ای مایه محتشمین مددی
ای خواجه ابن ابی احمد
از حسن تو زینت زیب و ضیا
هر حامد را محمود توئی
ای قطب لبا یکین مددی
مخدوم جهان شریف سیر
در قبضه حکم تو کون و مکان
ای تازه شده ایمان ز تو
ای شیخ معین الدین مددی
در طبقه صدق قصید توئی
از روز ازل در دام تو شد
خورشید جبین و ماه لقا
ای شیخ نظام الدین مددی

٢٥ مستغرق بحر شہود توئی
ای شیخ نصیر الدین مددی
سرمایۂ فضل و کمال توئی
در راہ طریقت نور آئین
٢٦ از لطف خدا امداد ترا
ای ناصر علم الدین مددی
در جملہ صفت محمود توئی
در عشق حقیقی غرق شدہ
٢٧ ای اطیب اطہر ظاہر باطن
در ذات صفات حسین مدد
ای شیخ محمد ہادی ما
مختار رشتہ لولاک توئی
٢٨ متخلق با اخلاق الہٰ
حقدان و حقائق بین مددی
شد حال و مقام تمام ز تو
بہر عشق حقیقی راسبے
٢٩ ای قبلۂ ما غوث زمن
ای قبلۂ معتقدین مددی
ای شیخ محمد عاقل ما
٣٠ خوش نام خدا بخش برہان
ای زینت فخر مکان و مکین

٣١ پیوستہ ملک نور وجود توئی
ای گلبن حسن جمال توئی
ای شیخ کمال الدین مددی
مصباح منیر زجاجۂ دین
وز فیض نبی ارشاد ترا
٣٢ ای واصل با مقصود توئی
ای طاہر حمید گزین مددی
در تجرد احد با فرق شدہ
٣٣ ای روح محمد پاک زتن
ای لائق مرتبۂ علیا
ای قدوۂ عہد یقین مددی
بر خاک سبہ افلاک توئی
در قصر ولایت عالی جاہ
٣٥ در ملک سلوک نظام ز تو
ای شاہ نظام الدین مددے
محبوب اللہ محب سبے
ای خواجہ خلق بہا وطن
٣٦ در دست تو ہست زمام قضا
ای قاضی شرع متین مددی
ای قطب مدار سنت زمان
بر تخت ولایت صدر نشین

موجود محقق مشہود توئی
وی بلبل باغ وصال توئی
٣٧ ای بزم ولایت را تزئین
ای شیخ سراج الدین مددی
با نفس مدام جہاد ترا
وی ناظر نور وجود توئی
٣٨ ای نور قدم را مشرق شدہ
ای شیخ جمال الدین مددے
ای حسن محمد حسین حسن
مکشوف بتو ہمہ از حق و صفا
٣٩ ای قطب سبۂ پاک توئی
ای یحیی محی الدین مددے
ای شیخ جلیل کلیم اللہ
ہر سالک را انعام ز تو
٤٠ تسکین ہمہ ہر مضطرے
مولانا فخر الدین مددی
ای نور محمد مرشد من
٤١ از صدر و تحقیق تو نور حق
ای بخشایندۂ اہل جہان
ای [illegible] مددی
ای شاہ نظام فخر الدین

با دولت وصل قرین مد دی اسرار سلوک پدید ترا از خضر حیات مزید ترا	ای پردہ ز خود توحید ترا دل باخت ہر آن کس دید ترا حقا کس مثل ندید ترا	از کون و مکان تجرید ترا ای نام غلام فرید ترا حضرت سجادہ نشین صاحب

تواریخ اعراس مشائخ کرام ہر چہار سلسلہ وغیرہ

ماه	تاریخ	اسمای حضرات مشائخ	ماه	تاریخ	اسمای حضرات مشائخ
محرم	۱	حضرت عمر خطاب رضی الله عنه			و تولد مبارک در اجودهن سنه ۵۶۹ھ
"	"	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی	محرم	۵	نواب محمد بہاول خان ثالث بالخیر رح
		روز چہارشنبہ سنہ ۶۳۲ ہجری -	"	۷	یوم وصال خواجہ ابو علی فضیل ابن عیاض
"	"	حضرت فضیل عیاض و حضرت شیخ			روز جمعہ سنہ ۱۸۷ھ مرقد در مکہ معظمہ گورستان
		ابو الحسن ہنکاری و شیخ ابو سعید			جنت الاعلیٰ متصل روضہ مبارک حضرت
		سنہ ۴۹۵ھ ہجری نبوی صلی الله علیہ وسلم			خدیجۃ الکبریٰ و تولد در سمرقند -
"	"	ابو الخیر مخزومی + وصال ہر سہ	"	۹	جناب شیخ المشائخ مولانا حضرت خواجہ
		صاحبان در این ماہ بلاتعین تاریخ			گل محمد صاحب احمدپوری رضی الله عنه
		علی الاصح +			وقت پیشین اول روز جمعہ سنہ ۱۲۴۳ھ در
"	۲	حضرت خواجہ خواجگان شیخ الشیوخ			احمدپور روضہ مبارک زیارتگاہ خلق است
		خواجہ معروف کرخی رض سنہ ۲۰۰ھ و بغداد	"	"	حضرت ابی الجدی مولانا شیخ محمد نظام
		زیارتگاہ خلق الله است -			الدین صاحب رضی الله عنه بوقت سحر
"	۴	یوم وصال حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری			شب آدینہ شب ۹ محرم سنہ ۱۲۶۹ھ
"	۵	خواجہ غریب نواز سلطان الہند	"	۱۰	حضرت امیر المومنین امام حسین صاحب شہید
		خواجہ معین الدین در اجمیر			رضی الله عنه وقت ظہر جمعہ بروایتے
		شریف زیارتگاه خلق الله است سنہ ۶۳۳ھ			ہمراہ شدند سنہ ۶۱ھ

ماہ	تاریخ	اسماء مشائخ رضی اللہ عنہم
محرم	۱۰	خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ در شب۔
〃	۱۴	حضرت خواجہ کریم الدین عشاہ علو دینوری ۲۹۸ھ مرقد و تولدش دینور است۔
〃	۱۸	حضرت امیر المومنین امام زین العابدین صاحب رضہ
〃	〃	حضرت مولانا مولوی جامی صاحب رضی اللہ عنہ۔
〃	۱۹	شیخ محمد صادق گنگوہی رضہ
〃	۲۰	حضرت شیخ المشائخ قاضی خواجہ تاج محمود صاحب در شب یکشنبہ بوقت عشا ۱۲۷۳ھ مصرعہ بیستم از ماہ محرم بد عشا ر از احد۔
〃	۲۴	حضرت قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین رضہ ۷۹۱ھ
〃	۲۶	وصال حضرت والدہ شریفہ خواجہ تاج محمود صاحب رضہ بروز دوشنبہ ۱۲۶۳ ہجری ھ
〃	〃	حضرت مولانا خواجہ محمد شرف الدین

ماہ	تاریخ	اسماء مشائخ رضی اللہ عنہم
		شہید خلیفہ حضرت سید محمد حسن شاہ چشتی دہلوی روز یکشنبہ وقت ظہر ۱۲۶۶ھ مرقد مبارک در دہلی گنگی شاہ تارا و تولد در دہلی ۱۱ رجب ۱۲۱۰ھ
محرم	۳۰	حضرت شیخ المشائخ مولانا فیاضنا مولوی خواجہ خدابخش صاحب خیرپوری ۱۲۵۰ھ اگر ایام محرم ۲۹ شوند یکم صفر عرس می شود۔
صفر المظفر	یکم	بقولے حضرت امیر المومنین امام علی موسی رضا صاحب ۲۰۳ھ
〃	۳	والدہ شریفہ حضرت مولانا خواجہ گل محمد صاحب قبلہ احمدپوری رضہ
〃	۷	حضرت غوث الملک خواجہ بہاء الدین ذکریا ملتانی رضہ ۶۶۵ھ بقولے حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زید رضہ مرقد منورہ در بصرہ ۱۷۷ھ
〃	*	حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد سلیمان تونسوی رضہ روز ہفتم بود و ثانی از صفر
〃	۱۷	حضرت مخدوم عارف بن ۱۲۰۵ھ حضرت شیخ عبدالحق صاحب توشہ

ماہ	تاریخ	اسماء مشائخ
صفر المظفر	۲۶	حضرت شیخ علاء الدین بن حضرت شیخ سراج الدین رضہ مرقد منور در پیران پٹن و تولد نیز۔
”	۲۷	خواجہ عبد الواحد رضہ و بقولے حضرت خواجہ شیخ یحییٰ مدنی سنہ ۱۱۲۲ھ
”	۲۸	حضرت امیر المومنین امام حسن صاحب شہید۔
”	”	حضرت خواجہ یحییٰ مدنی۔
”	”	حضرت شیخ اللہ یار صاحب والد بزرگوار حضرت مولانا خواجہ گل محمد صاحب احمد پوری رضہ
ربیع الاول	۱	جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بقول احد۔
”	۲	بقولے حضرت فضیل عیاض رضہ
”	”	حضرت شیخ رضی الدین علی لالا رضہ سنہ ۶۴۲ھ
”	”	حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضہ
”	۵	خواجہ ہاشم نقشبندی۔
”	۸	امیر المومنین حضرت امام حسن عسکری رضہ

ماہ	تاریخ	اسماء مشائخ
ربیع الاول	۹	حضرت شیخ شیر سرخ سید جلال الدین بخاری رضہ در اوچ زیارت گاہ خلق است۔ بقولے حضرت خواجہ محمد صاحب عرف محمد اعظم صاحب چشتی سنہ ۱۱۳۱ھ مرقد منورہ و تولد در احمد آباد۔
”	۱۰	بقولے شیخ رضی الدین علی لالا رضہ
”	۱۱	حضرت مولانا خواجہ محمد بخش صاحب صاحبزادہ خورد حضرت خواجہ گل محمد صاحب احمد پوری مزار شریف در ملتان قریب روضہ مبارک حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی سنہ ۱۲۹۰ھ
”	۱۲	جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم بقول مشہور
”	”	حضرت امام احمد حنبل رضہ
”	۱۳	حضرت مخدوم علی صابر رضہ
”	”	حضرت شیخ جلال الدین صاحب پانی پتی رضی اللہ عنہ۔
”	۱۴	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ
		اوشی رض ۶۳۳ھ مرقد منور در مہرولی معروف بقطب کہ از دہلی ہفت کروہ بجانب جنوب است و تولد در اوش کہ از مضافات ماوراء النہر است ۵۸۳ھ
ربیع الاول	۱۵	بپوتے حضرت امام حسن صاحب رض
〃	۲۴	حضرت شیخ فانی باقی باللہ
〃		حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رض ۱۱۴۲ھ در دہلی مابین قلعہ و جامع مسجد زیارت گاہ است و تولد مبارک ۲۴ جمادی الثانی یک ہزار شصت ۱۰۶۰ھ کہ مخفی تاریخ تولید خود حضرت در مکتوبات کلیمی صد و بست چہارم تحریر فرمودہ۔
〃	۲۶	حضرت شیخ محمد صاحب ابن شیخ حسن محمد صاحب رض
〃	〃	خواجہ عبید اللہ احرار رض
ربیع الثانی	۳	حضرت مولانا شیخ المشائخ خواجہ سلطان محمود صاحب رض روز یکشنبہ وقت زوال ۱۲۳۹ھ مزار مبارک در خان بیلہ علاقہ ریاست [illegible]

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ
ربیع الثانی	۴	حضرت خواجہ خواجگان خواجہ ابو یوسف چشتی رض ۴۵۹ھ مرقد منور در چشت و تولد در ۳۶۲ھ۔
〃	۵	حضرت خواجہ جمال الدین البیر صاحب رض مزار قریب بہاولپور پیر انوار است
〃	۷	حضرت امام مالک رض۔
〃	۹	پیر کلان حضرت محبوب سبحانی محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رض علی الاصح۔
〃	۱۱	بپوتے حضرت محبوب سبحانی رض
〃	۱۳	بپوتے ایضاً
〃	۱۴	حضرت خواجہ خواجگان خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رض ۳۲۹ھ مرقد منور در شہر عکہ کہ از بلاد شام است و تولد در چشت۔
〃	〃	مولوی محمد مراد صاحب [illegible] خلیفہ حضرت مولانا ضیاء الدین شیخ حافظ مولوی عبید اللہ صاحب ملتانی۔
〃	۱۶	حضرت محبوب سبحانی رض علی الاشہر
〃	۱۸	حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ رض

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
ربیع الثانی	۱۸	خواجہ نظام الدین بعد طلوع آفتاب روز چہار شنبہ سنہ ۲۵ھ (۶۳۶) و تولد در بدایون
"	۲۰	بقول حضرت محبوب سبحانی رض
"	۲۲	حضرت شیخ محی الدین عربی صاحب فتوحات مکی۔
"	۲۳	والدہ صاحبہ حضرت اخوی صاحب شیخ مولوی دین محمد صاحب علیہ الرحمۃ احمد پوری سنہ ۱۲۶۱ ہجری۔
"	۲۶	حضرت خواجہ ابو یوسف صاحب چشتی رض کذا فی آداب الطالبین
"	"	حضرت عمو صاحب شیخ اللہ یار صاحب علیہ الرحمۃ در احاطہ خانقاہ شریف حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری در سنہ ۱۲۸۸ ہجری۔
"	۲۸	حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ عبد اللہ صاحب احمد پوری رض خلیفہ حضرت سلطان الاولیا

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
		شیخ المشائخ خواجہ محمد عاقل صاحب رونق افروز کوٹ مٹھن شریف و چاچڑاں شریف رضی اللہ عنہ
ربیع الثانی	۲۹	حضرت شیخ احمد جورغانی رض۔
"	"	حضرت سلطان التارکین خواجہ حمید الدین صوفی ناگوری رض
جمادی الاولیٰ	۵	حضرت شیخ المشائخ خواجہ حافظ محمد جمال صاحب ملتانی قبل زوال۔
"	"	حضرت شیخ المشائخ خواجہ غلام فخر الدین صاحب رونق افزای کوٹ مٹھن و چاچڑاں شریف قبل زوال سنہ ۱۲۸۸۔
"	۶	حضرت شیخ المشائخ خواجہ نور محمد صاحب نارووالہ رضی اللہ عنہ مزار پُر انوار در حاجی پور شریف۔
"	"	حضرت مولانا فیاضی شیخ حافظ محمد عبید اللہ صاحب رض ملتانی۔
"	۸	حضرت سید امیر کلال صاحب نقشبندی
"	۹	حضرت قطب الاقطاب شاہ رکن عالم رکن الدین

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
		ملتانی رضی اللہ عنہ سنہ [illegible]ھ
جمادی الاول	۱۰	حضرت شیخ المشائخ خواجہ نجم الدین کبریٰ رضہ
"	۱۳	حضرت شیخ نورالدین اسفرائنی المشہور بالکسرفی رضہ شب یکشنبہ سنہ [illegible]ھ
"	۱۶	حضرت خواجہ خواجگان خواجہ ابراہیم بن الادہم رضہ بقولے۔ و بقولے حضرت شاہ رکن عالم ملتانی حضرت
"	"	مائی صاحبہ معصومہ حضرت مولانا خواجہ گل محمد صاحب قبلہ احمد پوری رضہ
"	۱۸	حضرت خواجہ ابو تراب نخشبی رضہ
"	۱۹	حضرت شیخ سراج الدین بن حضرت خواجہ کمال الدین صاحب علامہ رضہ سنہ ۸۱۴ھ مرقد منور در پیران پٹن و تولد در اودھ۔

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
جمادی الاول	۲۶	بقولے حضرت خواجہ ابراہیم بن الادہم رضہ
"	۲۸	بقولے شہنشاہ اقلیم عرفان حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ شب جمعہ سنہ ۱۶۲ھ و تولد در بلخ در سنہ ۱۰۶ھ بیت مرقدش در ولایت شام است ؎ نور حق بر مزار او عام است
جمادی الثانی	یکم	حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رضہ سنہ ۳۵۵ھ مرقد منور در چشت و تولد ششم رمضان ۲۶۰ھ
"	"	حضرت خواجہ شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی درین ماہ بلا تعین تاریخ سنہ ۴۲۵ھ
"	۵	حضرت مولانا شیخ جلال الدین صاحب رومی رضی اللہ عنہ
"	۶	حضرت دیوان بدرالدین اسحاق رضہ
"	۷	حضرت اخی صالح مولوی شیخ دین محمد صاحب در روضہ مبارک حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری مزار ایشان است بروز جمعہ بوقت ظہر سنہ ۱۳۰۹ھ
"	۱۰	بقولے خواجہ ابو احمد رضہ کذا فی السفینۃ
"	۱۲	حضرت شیخ ضیاء الدین ابی النجیب

ماہ	تاریخ	اسمای مشایخ کرام
جمادی الثانی	〃	عبدالقاہر سہروردی رضہ شب دوشنبہ بقولے ۔
〃	۱۳	بقولے حضرت امیرالمومنین امام علی تقی رضی اللہ عنہ ۔
〃	۱۴	حضرت امام محمد صاحب امام ابو حنیفہ صاحب کوفی رح
〃	〃	حضرت شیخ محمد شریف صاحب چشتی رضہ بروز دوشنبہ وقت یکپاس روز برآمدہ سنہ ۱۲۶۸ھ در رشدائی شریف مزار مبارک ایشان است ۱۴ ص
〃	۱۶	حضرت قطب شیخ راجن قتال صاحب شب شنبہ سنہ ۸۲۷ھ دراوچ متبرکہ زیارت گاہ خلق است
〃	۱۷	بقولے حضرت شیخ ضیاء الدین ابی النجیب عبدالقاہر سہروردی بروز جمعہ سنہ ۵۶۳ھ
〃	۲۲	حضرت امیرالمومنین ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ بقولے ۔
〃	۲۳	بقولے امیرالمومنین موصوف رضہ
〃	〃	حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی

ماہ	تاریخ	اسمائی مشائخ کرام
		صابری رضہ
جمادی الثانی	۲۷	حضرت محبوب النبی شیخ المشائخ مولانا خواجہ محمد فخرالدین صاحب در آخر شب سنہ ۱۱۹۹ھ مزار مبارک بجوار حضرت قطب الاقطاب در دہلی و تولد در اورنگ آباد سنہ ۱۱۲۶ھ
〃	۲۹	حضرت امیرالمومنین امام علی تقی رضی اللہ عنہ ۔
رجب المرجب	یکم	حضرت خواجہ خواجگان خواجہ حسن البصری رضہ
〃	〃	بقولے حضرت خواجہ مودود چشتی رضہ
〃	〃	حضرت شیخ فرح زنجانی رضہ
〃	〃	حضرت خواجہ ابو محمد چشتی ابن خواجہ ابو احمد چشتی رضہ سنہ ۴۱۱ھ مرقد منور در چشت و تولد ش شب اول عاشورہ محرم الحرام سنہ ۳۳۱ھ
〃	سوم	حضرت خواجہ خواجگان خواجہ حاجی شریف رضہ
〃	〃	حضرت خواجہ اویس قرنی رضہ بقولے
〃	〃	بقولے ابو یوسف چشتی رضہ ۔

جمادی الثانی ۱۵ [illegible]

ماہ	تاریخ	اسمای مشایخ کرام
الرجب المرجب	۵	حضرت خواجہ حسن بصری رضہ روز جمعہ سنہ ۱۱۰ھ و تولد در مدینہ منورہ سنہ ۲۱ھ بیست سال انتقال بعد وصیت حضرت خوان ٭ قدوہ وشیخ بصرہ نہان
	۶	بقولے حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی سنہ ۵۸۴ھ مرقد منور در زندنہ از بلاد بخارا و تولد ہم سنہ ۴۹۲ھ
″	″	حضرت خواجہ غریب نواز بزرگ خواجہ معین الدین صاحب رضہ سنہ ۶۳۳ھ و قرار پر انوار در اجمیر شریف تولد در سنجر سنہ ۵۳۷ھ
	″	بقولے امیر المومنین حضرت امام موسیٰ کاظم صاحب رضہ سنہ ۱۸۳ یا سنہ ۱۸۲ھ
″	۷	بقولے حضرت امیر المومنین موصوف رضہ
″	۸	حضرت شیخ المشایخ مظہر قاضی الحاجات سلطان الاولیا خواجہ محمد عاقل صاحب رونق افزا کوٹ مٹھن شریف و چاچڑان شریف وقت صبح صادق در سنہ انی شریف و زیارت گاہ در کوٹ مٹھن شریف رضہ بیست از مصنف صاحب تا سن ۲۲۹ از رجب بامداد دوشنبہ

ماہ	تاریخ	اسمای مشایخ کرام
		الیضاً روز ہشتم بود از تاریخ رجب ۱۲۲۹
الرجب المرجب	۱۰	بقولے خواجہ نصیر الدین صاحب شریف زندنی رضہ
″	۱۳	بقولے خواجہ حاجی شریف رضہ
″	۱۵	حضرت امیر المومنین امام جعفر صادق صاحب رضہ روز دوشنبہ سنہ ۱۴۸ھ
″	″	بقولے حضرت امام موسیٰ کاظم صاحب رضہ
		حضرت امام ابو حنیفہ صاحب کوفی رحمۃ اللہ علیہ
″	۱۹	حضرت ثانی صاحب مرحوم اہل پیرہ دہلوی
″	″	شیخ رحیم بخش صاحب معروف احمد پوری شب یکشنبہ بوقت دو پاس سنہ ۱۲۸۹ھ
″	۲۲	حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ شب جمعہ سنہ ۷۳۶ھ
″	۲۵	حضرت امیر المومنین امام موسیٰ کاظم صاحب رضہ
″	۲۶	حضرت شیخ احمد معروف بمیاں جیو بن حضرت شیخ نصیر الدین نبیرہ شیخ کمال الدین صاحب علامہ حضرت شیخ مولوی رحیم بخش صاحب معروف احمد پوری سنہ ۱۲۸۹

ماہ	تاریخ	اسمائی مشائخ کرام
رجب المرجب	۲۷	حضرت شیخ جنید بغدادی و صاحب رضو سنہ ۲۹۷ ہجری۔
〃	〃	حضرت شیخ نصیر الدین صاحب نبیرہ حضرت شیخ کمال الدین صاحب علامہ رض
〃	〃	حضرت امام ابو یوسف صاحب رض
〃	۲۹	حضرت امام شافعی صاحب رض
شعبان المعظم	۵	حضرت مولانا مولوی عبدالغفور صاحب لاری شارم رض
〃	۹	حضرت شیخ المشائخ شیخ احمد عطا صاحب ابن حضرت سلطان الاولیا خواجہ محمد عاقل صاحب قدس اللہ ایشان بیرون کوٹ مٹھن شریف
〃	۱۵	حضرت خواجہ خواجگان سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی صاحب رض۔
〃	۱۹	حضرت شیخ شمس الدین صاحب ترک صابری پانی پتی رض
رمضان المبارک	یکم	حضرت شیخ محمد یوسف صاحب کریم سروری

ماہ	تاریخ	اسمائی مشائخ کرام
رمضان المبارک	یکم	احمد پوری۔
〃	〃	حضرت مائی صاحبہ اہل پردہ۔
〃	〃	حضرت مولانا شیخ خواجہ محمود بخش صاحب قبلہ معروفی کرجی چشتی احمد پوری رض
〃	۳	حضرت ام المومنین خاتون جنت صاحبہ رض۔
〃	〃	حضرت شیخ ابی عبداللہ خفیف صاحب رض۔
〃	〃	حضرت شیخ سری سقطی صاحب رضی اللہ عنہ سنہ ۲۵۳ھ
〃	۱۳	حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رض
〃	〃	نواب محمد صادق خان صاحب مرحوم
〃	۱۷	حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب سلطان الاشجعین و الشائقین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ لیولی
〃	۱۸	حضرت شیخ المشائخ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی شب جمعہ ۷۵۷ تولد در اودھ سنہ ۶۷۵ھ

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
رمضان المبارک	۲۰	حضرت شیخ شرف الدین صاحب خلیفہ حضرت سلطان الاولیاء رونق افزا کوٹ مٹھن شریف رض
"	"	حضرت مولانا شیخ خواجہ محمود بخش صاحب بن حضرت خواجہ گل محمد صاحب قبلہ احمد پوری بروز جمعہ بعد طلوع سنہ ۱۲۸۹ھ
"	۲۱	حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب سلطان الاولیاء مظہر العجائب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سنہ ۴۰ھ شہید شد در نجف اشرف مرقد منور است و تولد در بیت اللہ شریف روز جمعہ سیزدہم رجب علی الاصح
"	"	بقولے حضرت امام علی موسیٰ رضا صاحب رض علی الاصح ـ
"	۲۹	بقولے حضرت امام علی موسیٰ رضا صاحب رض سنہ ۲۰۳ھ
شوال المعظم	یکم	بقولے حضرت خواجہ ابراہیم ادہم صاحب رض
"	۵	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رض

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
		بقولے سنہ ۶۱۷ھ
شوال	شوال	والدہ شریفہ حضرت مولانا شیخی خواجہ محمود بخش صاحب معروف بہ کرمی چشتی احمد پوری رض سنہ ۱۳۰۶ھ
"	۶	بقولے خواجہ عثمان صاحب ہرونی رض
"	"	حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر عبد الرزاق صاحب رض مزار مبارک ایشان در علاقہ سیلسی ضلع ملتان است ـ
"	۷	حضرت خواجہ ہبیرہ بصری صاحب رض علی الاصح سنہ ۲۸۷ھ مرقد منور در بصرہ و تولد در سنہ ۱۷۶ھ
"	۱۴	حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی صاحب قدس سرہ
"	۱۶	حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سنہ ۶۱۷ھ مرقد مبارک در مکہ شریف تولد در قصبہ ہارون سنہ ۵۲۷ھ
"	۱۸	حضرت امیر خسرو صاحب رض
"	"	وبقولے حضرت ہبیرہ بصری رض
"	۲۲	حضرت شیخ محمد الدین صاحب بن حضرت شیخ سراج الدین صاحب رض ـ
"	"	حضرت مولوی شیخ عظیم بخش صاحب معروف فی احمد پوری

ماہ	تاریخ	اسمائے مشائخ کرام	ماہ	تاریخ	اسمائے مشائخ کرام
شوال	۲۴	بقولے حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی رض سنہ ۲۷۶ھ			حضرت میاں صاحب قبلہ احمد پوری مزار مبارک قریب خانقاہ شریف حضرت مخدوم جہانیان جلال الدین بخاری صاحب در اُچ متبرکہ ہست
"	۲۵	بقولے خواجہ موصوف —			
"	"	حضرت شیخ عبدالوہاب صاحب رض			
"	۳۰	مولوی محمود صاحب بن خلیفہ حضرت محمد اعظم صاحب [illegible] خلیفہ سلطان الاولیاء رونق افروز کوٹ مٹھن شریف۔	ذیقعدہ	۱۶	حضرت شیخ المشائخ خواجہ سید محمد گیسو دراز صاحب رض سنہ ۸۲۵ھ مزار مبارک گلبرگہ شریف —
ذیقعدہ	۹	حضرت شیخ المشائخ خواجہ حافظ غلام حسن صاحب [illegible] — خلیفہ حضرت قبلہ عالم صاحب مہاروی و مزار شریف نیز در چشتیاں شریف قریب روضہ مبارک حضرت قبلہ عالم غریب نواز رض	"	۱۸	حضرت خواجہ شاہ محمد عظیم صاحب خلیفہ حضرت قبلہ مولانا فخر جہان صاحب دہلوی سنہ ۱۲۳۳ھ وقت صبح صادق مرقد مبارک بیرون دہلی و تولد در دہلی
"	۱۲	حضرت شیخ المشائخ خواجہ نظام الدین صاحب اورنگ آبادی — تاریخ تولد در قصبہ [illegible] —	"	۱۹	حضرت خواجہ سید محمد حسن علی شاہ صاحب خلیفہ خواجہ محمد عظیم صاحب دہلوی وقت صبح صادق روز شنبہ سنہ ۱۲۳۳ھ و تولد در [illegible] سنہ ۱۲۰۰ھ
"	۱۳	حضرت مولوی صاحب شیخ مولوی غوث بخش صاحب مصنف تحفہ غوثیہ در حکمت [illegible]	[illegible]	۲۶	حضرت شیخ المشائخ خواجہ کمال الدین صاحب علامہ رض سنہ ۷۵۶ھ مزار [illegible]

ماه	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
		مزار پرانوار در دہلی و تولد در اودہ
ذیقعدہ	۲۹	حضرت شیخ المشائخ خواجہ حسن محمد صاحب رض سنہ ۱۱۸۲ھ مرقد منورہ و تولد در احمد آباد گجرات عمر شریف ۵۹ سال۔
ذی الحجہ	۲	بقولے حضرت خواجہ جمال الدین عرف جمن چشتی رض سنہ ۸۹۰ھ مزار پرانوار در احمد آباد گجرات و تولد در سیدان پٹن است
〃	۳	حضرت خواجہ خواجگان غریب نواز قطب مدار قبلہ عالم شیخ المشائخ مولانا و مرشدنا خواجہ نور محمد صاحب مہاروی رضی اللہ عنہ در آخر شب مزار پرانوار در چشتی شریف علاقہ شہر فرید ریاست بہاولپور
〃	۶	حضرت امیر المومنین امام محمد تقی صاحب رض۔
〃	〃	حضرت شیخ سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ سیدنا علی

ماه	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
		ثانی۔ و بسم اللہ الرحمن الرحیم بر دو تاریخ اوست۔
ذی الحجہ	۷	حضرت امیر المومنین امام محمد باقر صاحب رض
〃	〃	حضرت شیخ المشائخ شیخ شبلی صاحب رض
〃	۱۰	حضرت قطب الاقطاب شیخ المشائخ مخدوم جہانیان جلال الدین بخاری رضی اللہ عنہ مزار مبارک در اوچ است
〃	〃	حضرت شیخ سعد الدین حمویہ صاحب رضی اللہ عنہ۔
〃	۱۲	حضرت امیر المومنین حضرت عثمان رض بقولے۔
〃	〃	حضرت شیخ المشائخ خواجہ خدا بخش صاحب وصال در چاچڑاں شریف و مزار پرانوار در کوٹ مٹھن شریف است
〃	۱۳	حضرت امیر المومنین صاحب موصوف رض بقولے۔
〃	۱۴	حضرت شیخ جلال تھانیسری صاحب رض
〃	۱۸	حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بقولے۔
〃	۲۰	حضرت شیخ جمن رض سنہ ۹۴۲ھ

ماه	تاریخ	اسمای مشایخ کرام	ماه	تاریخ	اسمای مشایخ کرام
ذی الحجہ	۲۲	حضرت خلیفہ محمد اعظم صاحب سندالوی رضہ خلیفہ حضرت سلطان الاولیارض	ذی الحجہ	۲۸	حضرت مولوی صاحب مولوی سلطان محمود صاحب معروف مولوی جندوڈہ خلیفہ حضرت خواجہ تاج محمود صاحب و مزار مبارک در بیت پیچہ ضلع مظفر گڈھہ است
"	۲۷	حضرت شیخ المشایخ ابوبکر شبلی رضہ [illegible] سنہ ۳۳۴ھ			
"	۲۸	حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضہ			

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب تذکرہ اولیاء متقدمین و متاخرین مخصوص سلسلہ چشتیہ فخریہ رضی اللہ عنہم علیہم اجمعین مع ملفوظات ولوامع حضرت سلطان الاولیا قطب العرفا شمس الہدی شیخ کامل خواجہ محمد عاقل صاحب خلیفہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ نور محمد صاحب مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کہ جمع کردہ حضرت المحققین تاج العارفین مظہر اسرار احد حضرت خواجہ گل محمد صاحب احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ ہست باجازت خاص قدوۃ السالکین زبدۃ الکاملین حضرت خواجہ محمد نجم الدین صاحب معروف کرخی چشتی احمد پوری سجادہ نشین خانقاہ شریف حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ بماہ مبارک جمادی الاخر سنہ ۱۳۱۲ ہجری قدسی در مطبع مجتبائی واقع دہلی بحسن اہتمام ہیچکارہ من سید میر حسن غفر اللہ ذنوبہ بحلیہ انطباع در پوشید امید کہ بملاحظہ

ایں مطبع کتب دیگر صاحب بقصد اطلاع نظر فرمایند

اطلاع مندرجہ ذیل کتب دریں مطبع عنقریب طبع خواہند شد ہر شخص کہ طالب باشد درخواست فرماید گنج اسرار من کلام حضرت معین الدین چشتی اجمیری رح فارسی منتخب لطایف سیر حالات حضرت سلطان المشائخین صاحب السیر رح اردو حیات اعظم سوانح عمری حضرت امام اعظم کوفی رح اردو نفایس التواریخ حکما